مُفتیانِ دینِ متین اور فقیہانِ ملّت سے

ایک

اِستُفتاء

تالیف: حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدّد صد چہاردہم

ترجمہ شفیق مرزا

احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور

اِستفتاء

تالیف

حضرتِ اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مجدّد صدچہاردہم



ترجمہ

شفیق مرزا

ناشر

احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور

بار اول　　　تعداد ۱۰۰۰　　　سنہ ۷۳

پیش لفظ

کسی تحریر کو دُوسری زبان میں منتقل کرنا بڑا مشکل آرٹ ہے ۔ اور اگر یہ نگارشات نظریات وافکار سے متعلق ہوں تو مترجم کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے ۔

ترجمہ سے متعلّق تو ویسے ہی مقولہ مشہور ہے :

It gives the design but not the beauty

لیکن اس ترجمہ میں اس امر کی انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ زبان کی نوک پلک درست کرتے وقت منشائے متکلّم الفاظ کی مینا کاری کا شکار نہ ہو ۔

حضورؑ کی اس معرکہ آرا تحریر کے ترجمہ کی تحریک مجھے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے ایک شذرہ سے ہوئی اور پھر احباب کی پسندیدگی اور اصرار نے اسے تکمیل تک پہنچایا ۔ ناشکر گزاری ہوگی ۔ اگر فاضل جلیل حضرت مولینا شیخ عبدالرحمان صاحب مصری کی محنت اور ژرف نگاہی کو خراج تحسین نہ پیش کیا جائے جنکی نظرثانی سے یہ کتاب مہ پارہ سے شہ پارہ بنی ۔ بہرحال اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اگر کوئی خامی ہے تو وہ میری ہے ۔ کیونکہ حسن وخوبی کا منبع اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے ۔

شفیق مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے ہمارے ربّ ہم مظلوم ہونے کی حالت میں تیرے پاس آئے ہیں پس ہمارے اور ظالم لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما! آمین

امابعد! آگاہ رہیئے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کہ میں نے اس رسالہ کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے اور دو ابواب پر مشتمل بنایا ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ اہل عناد پر حجت قائم کی جائے۔ میں نے اسے آنسوؤں کے پانی اور دل کی سوزش تحریر کیا ہے اور ربّ العباد پر توکّل کرتے ہوئے اسے اختتام تک پہنچایا ہے۔

پہلا باب

اے علماء اسلام اور فقیہان ملت خیر الانام! مجھے ایک ایسے آدمی کے بارہ میں فتویٰ دو جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا مدعی ہے اور کتاب اللہ اور اس کے رؤف ورحیم رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خارق عادت امور، روشن نشانات اور عجائبات نصرت ظاہر فرمائے اور وہ ایسے زمانہ میں ظاہر ہوا جو دین سے تہی دست اور اسلام کے بیٹھنے پر نیزہ کی مانند تھا اور علمائے وقت اس آدمی کے مشابہ تھے۔ جن کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوں جبکہ پادری اس پہلوان کی طرح نکل پڑے تھے۔

جو دو تیروں سے مسلح ہو۔ ایک تیر کو وہ اس لئے تیز کرتے ہیں تاکہ کذب و افتراء اور گوناگوں بہتانوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو زخمی کریں اور دوسرے تیر کو اس لئے سوفار لگاتے ہیں تاکہ لوگوں کو عیسائیت میں داخل کریں۔ تم انہیں پھاڑنے والے بھیڑیئے یا سامان لوٹنے والے چور کی مانند پاؤ گے اور ان کے پاس نقل اور بعید از عقل باتوں کے سوا کچھ نہیں اور ان کے دین کا ستون کفارہ کی خشک لکڑی ہے اور اس سے انہوں نے نفس امارہ کے لئے ہر دروازہ کھول دیا ہے۔ کیا اس عقیدہ سے زیادہ وحشت ناک۔ فحش اور سعید طبائع کے قبول کرنے سے دور کوئی عقیدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے باوصف وہ اللہ تعالیٰ کے دین اور حضرت خیر الانام کو گالیاں دیتے ہیں اور یہ اسلام پر سخت ترین مصیبت ہے۔ وہ دین جو خشک لکڑی پر قائم ہے وہ محتاج تحقیق نہیں اور عقل اس کی تصدیق کی طرف بہائی نہیں کرتی بلکہ فطرت طیبہ اس سے گریز کرتی اور ایسی باتوں سے بھاگتی اور تثلیثی مذہب کو تین طلاقیں دیتی ہے۔ اور جہاں تک صعود و نزول عیسیٰ کا تعلق ہے۔ سو یہ ایک ایسا امر ہے جسے عقل اور کتاب اللہ قرآن جھٹلاتی ہے۔ اور یہ ایک گڑیا کی طرح ہے جس سے بچوں کو بہلایا جاتا ہے یا ان تماثیل کی مانند ہے جس سے لڑکے اور لڑکیاں کھیلتی ہیں۔ کوئی دلیل اور برہان اس پر قائم نہیں۔ سو خلاصہ کلام یہ کہ یہ مدعی فتنوں اور بدعات کی کثرت اور اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں ظاہر ہوا ہے اور اس کے دعویٰ سے پہلی زندگی میں جھوٹ اور افتراء کی عادت نہیں پائی گئی۔ نہ نوجوانی کے عالم میں نہ بڑھاپے میں۔ اور اس کے عمل میں سنت خیر الانبیاءؐ کے خلاف کوئی چیز نہیں پائی گئی۔ بلکہ وہ حضور صلعم کے لائے ہوئے تمام احکام و اخبار اور سید الانبیاءؐ سے ثابت شدہ ہر چیز پر

ایمان رکھتا ہے۔ اور یقیناً وہ نفسانی خواہشات کے چارہ گروں میں سے ہے اور اس نے گناہوں کے زخموں کا علاج کیا۔ اور دوا دی ہے اور وہ مخلوقات کی غمخواری کرنے اور پہلی اُمتوں کو آخری اُمت سے ملانے آیا ہے اور اگر تو اس سے علاج چاہے گا تو اس میں محمد مصطفےٰ کا نمونہ پائے گا اور وہ ہدایت کی ہر راہ میں اسی کی پیروی کرتا ہے۔ دشمنوں نے ہر ممکن کوشش کی اور بلا کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کے معاملہ کی پوری چھان بین کی تاکہ اس میں کوئی نقص یا اس کی طرف سے کسی ایسی بات پر اطلاع پائیں جس میں ملتِ غرا کی مخالفت مترشح ہوتی ہو۔ انہوں نے بغض و حسد کے پیش نظر اس کے سوانح کی پڑتال کی مگر شدتِ عداوت کے باوجود وہ عیب چینی، استخفاف اور تحقیر کا موقع نہ پا سکے اور نہ کوئی ایسا طریق عمل جو خواہشاتِ نفسانی اور اغراض پر محمول کیا جا سکے اور وہ اوائل میں گوشۂ گمنامی میں مستور تھا۔ نہ اسے کوئی جانتا تھا۔ اور نہ اس کا ذکر کیا جاتا تھا نہ اس سے کوئی امید رکھی جاتی تھی اور نہ اس سے کسی قسم کا خوف کیا جاتا تھا۔ بلکہ اسے اجنبی سمجھا جاتا اور اس کا احترام نہ کیا جاتا۔ اور وہ ان اشیاء میں شمار نہ ہوتا تھا۔ جن کا ذکر خواص و عوام میں کیا جاتا ہے بلکہ اسے لاشئے سمجھا جاتا اور دانشوروں کی مجالس میں اس کے ذکر سے اعراض کیا جاتا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اُسے خبر دی کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔ اور اس نے اسے چن لیا۔ اور اپنے محبوب بندوں میں داخل کر لیا ہے۔ وہ اس کے ذکر کو عزت بخشے گا اور اس کی شان کو بلند کرے گا۔ اور اس کی دلیل کو عظمت دے گا۔ وہ لوگوں میں شہرت پائے گا۔ اور زمین کے مشرق و مغرب میں اس کی تعریف اور ذکر جمیل کیا جائے گا۔

آسمان کے رب کے حکم سے اس کی عظمت زمین پر پھیلائی جائے گی اور حضرت کبریا سے اس کی مدد ہو گی اور لوگ اس کے پاس فوج در فوج ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح دور دراز سے آئیں گے یہاں تک کہ قریب ہے کہ وہ ان کی کثرت سے اکتا جائے اور انہیں دیکھ کر اس کا دل تنگ ہو۔ اور گھبراہٹ میں ڈالے گا۔ اسے ایسا ہی امر جس سے ایک کثیر العیال آدمی، کثرتِ عیال قلتِ مال اور بار گراں کے اٹھانے کے وقت گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ لوگ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر اس کی بستی کو اپنا وطن بنائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل اس کی طرف کھینچے ہیں۔ اور وہ اس کی ملاقات کے لئے دوستوں کی ملاقات ترک کر دیں گے اور اس کی صحبت کے لئے جگر سوزش محسوس کریں گے اور اسے دیکھ کر دل نرم پڑ جائیں گے اور کمال صدق و صفا اور اخلاص کے ساتھ اس کی پیروی میں جلدی کریں گے۔ اور اس کی خاطر گوناگوں مصائب کو ترجیح دیں گے اور انہی میں سے کچھ لوگ اصحاب صفہ کہلائیں گے اور اس کے بعض حجروں میں فقراء کی طرح سکونت اختیار کریں گے اور ان کی خواہشات پگھل جائیں گی اور دل پانی کی طرح بہہ نکلیں گے۔ حق کی معرفت اور آسمانی نوروں کو دیکھنے کی وجہ سے تو ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے لبریز دیکھے گا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا اور وہ لذت اور جذب و مستی کی وجہ سے عارفوں کی طرح آبدیدہ ہوں گے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقصود سے ہمکنار کیا ہے وہ شکر کریں گے اور ان کی روحیں حضرت کبریا کے آستانے پر گر جائیں گی اور اس طرح اس بندہ کے لئے ہر طرف سے تحفے ہدیے اور قسم قسم کی چیزیں آئیں گی اور اس کا رب اُسے بڑی برکت، غالب

آنے والا نفس اور شدید قوت جاذبہ عطا کرے گا جیسا کہ ابتداء ہی سے اس کے لئے مقدّر ہے۔

لوگ اس کے دروازے کی طرف تیزی سے آئیں گے اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور بادشاہوں اور امراء کے گروہ اس کی طرف رجوع کریں گے۔ ہر قوم سے لوگ اس کی دشمنی کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اس کے استیصال کے لئے ہر طرف سے کوشش کریں گے۔ اور اس کے نور کو بجھانے ظہور کو مخفی کرنے، نشان کی تحقیر کرنے اور اس کی دلیل کو کمزور کرنے کی ہر ممکن تدبیر کریں گے اور اسے قتل کرنے، صلیب دینے، ملک سے جلاوطن کرنے یا زمینی لوگوں کی طرح رذیل کرنے، چغلخوری، جھوٹ اور ملمع سازی تہمت و افتراء کے ذریعے کھینچ کر حکام تک لے جانے کی ہر ممکن جدوجہد کریں گے اور ہر قسم کی ایذا سے بالاتر ایذا اُسے دینا چاہیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے آسمانی فضل کے ذریعہ اسے ان لوگوں کی تدبیروں سے بچائے گا۔ اور ان کی تدبیریں انہیں پر لوٹا دے گا۔ اور انہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور وہ خائب و خاسر ہو کر لوٹ جائیں گے گویا کہ وہ زندوں میں سے ہی نہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعماء کا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے کئے ہوئے وعدہ اور دشمنوں کو دی گئی وعید کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا یہ وہ اخبار الہیّہ ہیں جو وقوع سے پیشتر اس بندہ کی طرف وحی کی گئیں۔ اور معرض تحریر میں لانے کے بعد طبع کی گئیں اور شہروں میں امراء و غرباء میں پھیلا دی گئیں اور وہ مختلف قوموں اور شہروں میں بھجوائی گئیں اور ہر قوم کو اس پر گواہ بنایا گیا۔ اور یہ اس زمانہ میں شائع کی گئیں جس پر ہمارے اس زمانہ تک ۲۶ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس وقت ان کے نتائج کا نشان تک

نہ تھا اور کسی صاحب رائے شخص نے ان کے وقوع پر اطلاع تک نہ پائی تھی۔ بلکہ ہر آدمی ان کے وقوع کو مستبعد خیال کرتا اور ان پر ٹھٹھا کرتا اور انہیں افتراء اور خواہشات کے تقاضوں کے مطابق حدیث نفس خیال کرتا تھا یا انہیں شیطانی وساوس قرار دیتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ سمجھتا تھا۔ اور یہ پیشگوئیاں خاکسار کی اردو تصنیف براہین احمدیہ کے مختلف مقامات پر درج ہیں شک کرنے والے کو چاہیئے کہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے۔ صحت نیت سے ان کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور ان کی عظمت، جلالت شان، سربلندی اور اس زمانہ سے دُوری پر غور کرے اور ان کی چمک دمک کو ملاحظہ کرے۔ کیا کسی شخص میں یہ قدرت ہے کہ بغیر عالم الاشیاء (اشیاء کو جاننے والا۔ اللہ تعالےٰ) کے بتانے کے ایسی اخبار غیبیہ کی خبر دے۔ اور یہ پیشگوئیاں بڑی کثرت سے ہیں۔ ان میں سے بعض کا ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کو ترک کر دیا ہے۔ اور متقیوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور حق کو پا لینے کے بعد ان کے دل خوف محسوس کرتے ہیں اور وہ اس پر سے بدبختوں کی طرح نہیں گزر جاتے یہی مقدار کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ ہم ایمان لائے ہیں پس ہمیں اپنے مؤمن بندوں اور گواہوں میں لکھ لے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ خوب غور سے سن لو کہ ان پیش خبریوں کے وقت ان کے ظہور کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ نہ ان کے نور کی کوئی روشنی تھی اور نہ ان کے غیب پر اطلاع پانے کی کوئی راہ تھی۔ بلکہ یہ معاملہ آنکھ سے اوجھل اور عقل سے مخفی تھا۔ اور یہ بندہ گوشہ گمنامی میں مستور تھا اور مجھے سوائے ان چند لوگوں کے جو ابتداء سے میرے والد صاحب کے واقف تھے کوئی بھی نہ جانتا تھا اور اگر تم چاہو تو اس بستی

قادیان کے باشندوں اور ارد گرد کی مسلمان مشرکوں اور دشمنوں کی بستیوں سے بھی دریافت کر لو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسے میری توحید و تفرید۔ پس وقت آگیا ہے کہ تیری اعانت کی جائے اور تو لوگوں کے درمیان معروف ہو۔ وہ ہر ایسے راستے سے تیرے پاس آئیں گے جن پر کثرت سے چلنے کی وجہ سے گڑھے پڑ جائیں گے۔ اور ایسے ہی تیرے پاس دور دراز سے تحائف آئیں گے اور تیری نصرت وہ لوگ کرینگے۔ جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئیگی اور زمانے کے امر کی انتہا ہم تک ہوگی (تو کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟ اللہ کی مخلوق سے ترش رُوئی نہ کرنا اور لوگوں سے اکتا نہ جانا۔ بلکہ آنے والے احباب کے لئے اپنے مکان کو وسیع کر۔"

یہ وہ اخبارِ الٰہیہ ہیں جن پر وحی کے وقت سے لے کر اب تک ۲۶ سال گزر چکے ہیں۔ اور یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے نشان ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندہ کی تائید کی جیسا کہ قسم قسم کی نعمتوں اور رنگارنگ انعام دینے کا اس سے اس کا وعدہ تھا۔ پس متلاشیانِ حق نے گروہ در گروہ اموال اور تحائف اور جو چیز بھی میسر آئی اس کے ساتھ اس کی طرف رجوع کیا۔ یہاں تک کہ جگہ کی تنگی محسوس ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کثرت ملاقات سے اکتا جائے۔ اس وقت خدا کا کہنا حق و صداقت کے ساتھ پورا ہوا اور حضرت کبریا سے زیادہ کون اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ دشمن خدا تعالیٰ کی نصرت اور نعماء دینے کے ارادہ کو رد کرنے پر قدرت نہ پاسکا یہاں تک کہ وہ تقدیر نازل ہوگئی۔ جس کو انہوں نے روکنا

چاہا اور وہ وعدہ پورا ہوا جس کی انہوں نے تکذیب کی اور اس بندہ کو آسمان سے خطاب خلافت عطا کیا گیا۔ یقیناً اس میں بغض و حسد کو چھوڑ کر حق طلب کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔ اے تقوےٰ والو! کھول کر بیان کرو نہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے یا اس انسان کی من گھڑت باتیں جس نے افتراء کے گناہ کی جرأت کی نا وہ خدا کے فرستادوں میں سے سمجھا جائے اور کیا گناہ کا ارتکاب کرنے والے اس دنیا میں خدا کے عذاب سے امن میں ہیں یا وہ سزا پاتے ہیں؟

اے خود ساختہ فقیہو! میں پھر تم سے استفسار کرتا ہوں پس تم اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو اور خوف خدا رکھنے والے اور ظلم نہ کرنے والے لوگوں کی مانند فتویٰ دو۔ اے جوانمردو۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوں پھر انکار کرنے والوں نے اس سے مباہلہ کیا تا کہ وہ غالب آجائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کے بنائے ہوئے گھر زندوں کو مسمار کر دیا۔ اور انہیں ذلیل کر دیا اور اگر تم چاہتے ہو تو اس کتاب میں ان کے قصے پڑھو اور ان سے اللہ کا سلوک دیکھو کیا یہ منکر قوم پر حجت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر اس کی نصرت کی اور اسے دشمنوں پر غالب کیا اور وقوع سے پیشتر اس کی خبر دی۔ اے دانشمندو! کیا یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں۔ کیا تمہاری عقلیں اس امر کو جائز قرار دیتی ہیں۔ کہ وہ قدوس جو صرف نیکوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ اور وہ کسی کو بغیر نیکیوں کے مقرب نہیں بناتا کیا وہ ایک ایسے مفتری اور فاسق آدمی سے محبت کرتا ہے اور پھر اسے اس عمر تک مہلت دیتا ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر سے بھی زیادہ ہے اور وہ اس سے دشمنی رکھنے والوں کو سزا دیتا اور محبت کرنے والوں کو محبوب رکھتا

ہے اور وہ اس کے لئے نشانات نازل کرتا ہے اور تائیدات سے اس کی تکریم کرتا ہے۔ اور معجزات سے اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اسے برکات سے مخصوص کرتا ہے۔ اور دشمنوں پر ہر میدان میں اسے فتح عطا فرماتا ہے اور نقصانات اور لغزشوں کے مواقع سے بچاتا ہے اور جو اس سے مباہلہ کرتا ہے اسے اپنی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک اور ذلیل کرتا ہے۔ اور اس سے جنگ کرتا ہے اور اس کے دشمن کو آسمانی تلوار سے قتل کرتا ہے[1]۔ باوجود یہ جاننے کے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے پھر وہ اپنی مفتریات بے علم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس شخص کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے۔ کیا اس کے افتراء کے باوجود خدا نے اس کی مدد کی یا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان لوگوں میں ہے۔ جو سچ بولتے ہیں۔ اور کیا جھوٹے خواب بین کامیاب ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ ان کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی جاتی اور وہ محض جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔

---

[1] وہ لوگ جو مباہلہ کے بعد مر گئے ان میں مولوی غلام دستگیر قصوری، مولوی چراغدین جمونی، مولوی عبدالرحمن محی الدین لکھوکی۔ اسمٰعیل علی گڑھی۔ فقیر مرزا دوالمیالی۔ لیکھرام پشاوری اور اسی طرح اور بھی آدمی شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر مر گئے اور بعض ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے گئے۔ منقطع النسل ہوئے اور تنگی عیش میں مبتلا ہوئے ان کا تفصیلی ذکر ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور یہ مثلاً شیانِ حق کے لئے اس تذکرہ کا خلاصہ ہے انہیں میں سے ایک شخص اس مہینہ ذیقعد میں فوت ہوا ہے اس کا نام تو سعد اللہ تھا لیکن وہ سعادت سے بہت دُور تھا اور میں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ میری وفات سے پیشتر ذلت اور بےحرمتی سے مریگا اور اللہ تعالیٰ اس کی نسل منقطع کر دیگا۔ پس وہ اسی طرح خائب و خاسر ہو کر مرا یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ سے جنگ کرتے اور اس کے رسولوں کا ظلم اور زیادتی کے ساتھ انکار کرتے ہیں۔

اے علم والو! میں تیسری مرتبہ تم سے فتویٰ طلب کرتا ہوں کہ یہ شخص جس کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کے اس پر احسانات کا تذکرہ تم سن چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ بھی اسے نشانات دیئے ہیں تاکہ لوگ معرفت حاصل کریں۔ انہی نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ شہاب ثاقب اس کے لئے دو مرتبہ ٹوٹے اور اس کی صداقت پر شمس و قمر نے گواہی دی جب کہ انہیں رمضان میں گرہن لگا۔ اور قرآن نے بھی اس کی خبر دی جبکہ ان دونوں کا اس نے آخری زمانہ کی علامات میں ذکر کیا۔ پھر قرآن کے اجمال کو حدیث نے تفصیلاً بیان کیا۔ اور اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے یہ دو نشانات ظہور سے پیشتر ہی اس بندہ کو بتا دیئے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں مرقوم ہے۔ یقیناً اس میں چشم بینا رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔ کھول کر بیان کرو۔ تم اجر پاؤ گے۔

کیا یہ خدا کا فعل ہے۔ یا انسان کی من گھڑت باتیں ؟

ان نشانات میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان شہروں اور اطراف و جوانب میں زلازل عظیمہ کی خبر ان کے ظہور اور نشان سے بھی پہلے دی پھر تم نے سن لیا کہ اس ملک اور اس کے اطراف میں جو کچھ واقع ہوا۔ اور تم جانتے ہو کہ نوع انسان پر ان حوادث کی تاریکیاں کس طرح نازل ہوئیں۔ یہاں تک کہ سورج آبادیوں پر طلوع ہوا۔ لیکن جب غروب ہوا تو یہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھیں۔ مکان مکینوں پر گر پڑے اور گھر مردوں اور زخمیوں سے بھر گئے۔ عیش و عشرت کی مجالس محلات سے قبرستان میں منتقل ہو گئیں۔ اور مسرت کی محفلیں زمین میں سما گئیں اور یہ امر واضح ہو گیا کہ یہ زندگی

جھوٹ یا پانی کے بلبلے کے سوا کچھ نہیں اور جو لوگ ان میں سے بچ گئے غم نے ان کے دلوں کو داغ دیا اور مصیبت نے ان کے گدیا لوں کو پھاڑ دیا اور ان کے وہ محلات گر گئے۔ جن میں اُترتے ہیں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور ان میں قیام کرنے کے بارہ میں غیرت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اور یہ سلسلہ زلازل ابھی نہ منقطع ہوا ہے اور نہ ختم ہوا ہے۔ بلکہ جن زلازل کے وقوع کا انتظار ہے وہ اس سے زیادہ سخت ہیں جو آ چکے ہیں اور یقیناً اس میں تقویٰ والوں کے لئے بصیرت کا سامان ہے اے انصاف کرنے والو وضاحت سے بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔

کیا یہ الٰہی نشانات ہیں یا ایسے امور ہیں جن کو گھڑنے والے گھڑ لیتے ہیں مومن وہ لوگ ہیں کہ جب گفتگو کرتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب حکم بنائے جاتے ہیں تو عدل سے کام لیتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور وہ لوگ جو مخلوق سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے خدا سے۔ اور حق کو چھپاتے ہیں گویا وہ ان کی ناکوں کو کاٹ دے گا۔ یا انہیں قید کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ مردوں کے بھیس میں عورتیں اور مومنوں کے رُوپ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کو ان شہروں میں بلکہ اطراف و جوانب میں طاعون کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور فرمایا:

"بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔"

پھر تم نے طاعون کو درندوں کی طرح پھاڑتے دیکھا اور ان شہروں پر طاعون کا حملہ ملاحظہ کیا اور تم نے دیکھا کہ کس طرح لوگوں میں موتوں کی کثرت ہو گئی۔ اور ابھی تک طاعون وحشیوں کی طرح حملہ آور ہوتی ہر دن چکر لگاتی۔

اور آدمی چھین کرلے جاتی ہے اور ہر سال پہلے سے زیادہ وحشت ناک صورت دیکھی جاتی ہے پھر اس کے بعد بڑے بڑے زلزلے آئے - اور یہ تمام پیشگوئیاں قوع سے پیشتر شائع کرکے دُور دراز شہروں میں پھیلادی گئیں - یقیناً اس میں دیکھنے والوں کے لئے نشان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو قیامت کبریٰ کی مانند ہوگا - ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالےٰ اس کے بعد کیا ظاہر کرے گا - یقیناً اس میں صاحب فراست لوگوں کے لئے مقام خوف ہے - جوانمردو! کھول کر بیان کرو - تمہیں اجر دیا جائے گا - کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے یا انسان کی خود تراشیدہ باتیں ؟

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے اموات اور عطیات ہر دو چیزیں مقدر کردی ہیں - پس وہ لوگ جو ایمان لائیں گے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہ ہونے دیں گے - خدا کی عطا سے حصّہ پائیں گے - لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ واستغفار سے کام نہ لیا - اور شہروں پر نازل ہونے والی بلاؤں کا ڈر اور دلوں کا تقویٰ اس بندہ کی طرف نہیں نہ لایا - اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی اختیار کی اور دنیا پر بدمستوں کی طرح گر گئے - سو یہ لوگ گناہوں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے کثرت اموات کا مزہ چکھیں گے آسمان ان کے سروں پر گر پڑے گا - اور زمین ان کے پاؤں کے نیچے سے پھٹ جائے گی - اور ہر جان اپنی جزا پائے گی اور اس وقت جزا وسزا کے مالک خدا کا وعدہ پورا ہوگا -

اور اس کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ خدا نے اسے بشارت دی کہ طاعون اس کے گھر میں داخل نہ ہوگی - اور زلزلے اسے اور اس کے اعوان وانصار کو ہلاک نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے ان دونوں کے

شر کو دُور رکھے گا۔ اور ان کا تیر نہ ترکش سے نکلے گا اور نہ پھینکا جائے گا۔ اور نہ اسے پر لگایا جائے گا۔ اور نہ وہ تراشا جائے گا[1]۔ پھر اللہ رب العالمین کے فضل سے ایسا ہی واقع ہوا۔ اور اس کا یہ بندہ اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ اس کی آہٹ بھی نہیں سنتے۔ اور گھبراہٹ اور آہ و بکا سے محفوظ کئے گئے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ طاعون کس طرح ہمارے شہروں اور اطراف و جوانب میں بربادی مچا رہی ہے اور گلیوں اور بازاروں میں چکر لگا رہی ہے۔ اسی طرح زلزلے بھی ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کے وقت گھر والوں سے فتویٰ و اجازت طلب نہیں کرتے۔ شہروں پر یہ مصائب ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور طاعون سے اس عاجز کی بستی اور یمین و یسار کی بستیوں میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور قرب وجوار میں بہت سے لوگ لقمۂ اجل بن گئے ہیں۔ لیکن اس بندہ کے گھر میں انسان تو درکنار کوئی چوہیا بھی نہیں مری۔ یقیناً اس میں چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔

اور بخدا اگر تم اس عاجز کے لئے نازل ہوتے والی نعماء کو شمار کرنا چاہو تو کبھی ایسا نہ کر سکو گے اور اس کے لئے ایسی رنگا رنگ نعمتیں قطار اندر قطار رکھی گئی ہیں۔ جنہیں لوگوں نے نہ دیکھا ہے اور نہ چکھا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے، جو تکذیب میں جلدی نہیں کرتے۔ اور تدبر کرتے ہیں واضح دلیل موجود ہے۔

اور اس کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو

---

[1] یعنی نہ نفع دے گا نہ نقصان بے کار جائے گا۔ (مترجم)

سنتا ہے اور اس کی گریہ وزاری کو اکارت نہیں جانے دیتا۔ ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں قبولیت دعا اور اللہ تعالیٰ کے حضور تضرعات کے ساتھ جھکنے کے نتیجہ میں فضل الٰہی کے بہت سے نمونے تحریر کئے ہیں۔ جنہیں اب دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ اسیر شکوک وشبہات کو چاہیئے کہ ان کی طرف رجوع کرے۔

اور اس کے لئے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حق وحکمت کے التزام کے ساتھ عربی زبان میں فصاحت کلمات عطا کی ہے حالانکہ وہ عرب نہیں اور نہ ان کی زبان اس طرح جانتا ہے جیسا کہ جاننے کا حق ہے اور نہ اس نے ادبی کتب کے دیوانوں کی ورق گردانی کی ہے۔ اور نہ ہی وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے فصاحت کے پستانوں سے دودھ پیا ہو۔ لیکن اس کے باوجود کوئی شخص اس جنگ میں اسے مبارزت کی دعوت نہ دے سکا۔ بلکہ وہ ذلت کے خوف سے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ وہ شربت ہے جس کا گھونٹ بھی کسی نے نہیں چکھا۔ مگر اس کے رب نے اسے یہ شربت خود پلایا اور اس نے مخلوقات کے رب کے ہاتھوں سے پیا۔ پس تم جاتے کہاں ہو نہ سوچتے ہو اور نہ تقویٰ اختیار کرتے ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ وہ شاعر ہے حالانکہ شاعر تو لغو کہنے کے سوا بات ہی نہیں کرتے اور وہ ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں۔ کیا تم نے کوئی ایسا شاعر بھی دیکھا ہے جو صداقت اور حقائق کو کبھی ترک نہیں کرتا اور معارف اور دقائق ہی بیان کرتا ہے اور حکمت کے ساتھ کلام کرتا ہے اور معرفت سے بھرے ہوئے نکات کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ شعراء ہذل گوؤں کی مانند باتیں بناتے پھرتے ہیں یا مجنونوں کی مانند بیہودہ باتیں کرتے ہیں مگر تم اس کلام کو نکاتِ روحانیہ اور معارف ربانیہ سے بھرا ہوا پاؤ گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صنعت گری کی لطافت عمدہ تراکیب

اور عظمت الفاظ بھی موجود پاؤ گے۔ اور تمہیں خارج از مقصد کوئی چیز نہ ملے گی تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم غور سے کام نہیں لیتے۔ بخدا یہ قرآن کی فصاحت کا ظل ہے۔ تا تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ یہ چور ہے۔ اگر تم سچے ہو تو ایسے مسروقہ صفحات لے آؤ۔ جن میں صداقت اور حکمت کا التزام بھی ہو۔ کیا تم میں کوئی ادیب ہے جو اس جیسا کلام پیش کرے۔ اور اگر تم ایسا نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکو گے تو سمجھ لو کہ یہ بھی آنکھیں رکھنے والوں کے لئے دوسرے نشانات کی مانند ایک نشان ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کے لئے ہر نشان نازل کیا۔ اور اس کی ہر قسم کی مدد کی اور صادقوں کی تمام علامات اور فرستادوں کے نشانات اس میں جمع کر دیئے اور اسے مکارم اخلاق کے ساتھ اور نیک عملوں کی توفیق کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا مؤدب بنایا۔ اور اس کو اسی سنّت کے ماتحت رکھا جو تمام انبیاء کے لئے جاری ہوئی۔ پس جس نے اس پر حملہ کیا وہ ان تمام ملکہ حضرت کبریا کی طرف سے آنے والے ہر بندہ پر حملہ کرتا ہے۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے خطرات کے وقت حفاظت کا اسے یقین دلایا۔ اور ہر حال میں استقامت اور ثابت قدمی عطا کی اور بدخواہوں کی تدبیروں کے وقت اس کی مدد کی اور شریروں کے شر، دشمنوں کے ضرر اور حملہ آوروں کے حملہ کو اس سے دُور کیا۔ اور اسے تنگی کے بعد فراخی عطا کی اور دھوپ کے بعد سایہ میں جگہ دی۔ پس اے تقویٰ والو سوچو اور غور کرو کہ کیا عقل اس بات کو جائز قرار دیتی ہے کہ خدائے قدوس ان انعامات اور تائیدات سے ایک ایسے شخص کو نوازے جس کے متعلق وہ جانتا ہے۔ کہ وہ مفتری ہے کیا کوئی نص یا اللہ تعالیٰ کا کوئی قول اس بارہ میں موجود ہے اور کیا نہیں دنیا میں اس کی کوئی نظیر ملتی ہے اور کیا عقل اس بات کا

قطعی فیصلہ دیتی ہے کہ یہ تمام امور ایک ایسے کذاب میں جمع ہو جائیں جو صبح و شام اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے اور شرم کو بالائے طاق کر افتراء سے توبہ نہیں کرتا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اسے ۲۴ سال تک مہلت دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور دشمنوں کے خلاف مباہلہ میں اور ہر طرف سے اس کی مدد کرتا ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا قائل احکم الحاکمین پر ایمان نہیں رکھتا۔ آگاہ رہو کہ خدا کی لعنت ہے۔ ان لوگوں پر جو اس پر افترا کرتے ہیں۔ نیز ان لوگوں پر جو اس کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں۔ درآنحالیکہ انہوں نے ان کی صداقت کے نشانات دیکھے اور پھر جان بوجھ کر کفر اختیار کیا۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ کاذب کی کبھی صادق کی طرح نصرت نہیں ہوتی اور اگر اس کی بھی ایسی ہی مدد ہو۔ تو معاملہ مشتبہ ہو جائے۔ اور حق باطل کے ساتھ ملتبس ہو جائے اور خدا کی طرف سے وحی پانے والے اور مفتریوں میں کوئی فرق باقی نہ رہے۔ جان لو کہ خدا پر افتراء کرنے والوں اور صادقوں کو جھٹلانے والوں پر لعنت ہے۔ اور ہر وہ شخص جس نے کسی صادق کی تکذیب کی یا افتراء کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو اس آگ میں جمع کرے گا۔ جو ان کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور جس سے وہ نکل نہیں سکیں گے۔ وہ کہے گا کہ زمین میں تم کتنے سال رہے ہو تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصّہ ٹھہرے رہے پس گنتی کرنے والوں سے دریافت کر لو۔ تو وہ کہے گا کاش تم جانتے۔ کہ تم بہت کم عرصہ ٹھہرے ہو۔ اور تکذیب کرنے والے کہیں گے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریروں اور مفتریوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں بتائے گا کہ یقیناً وہ لوگ

جنت میں ہیں اور تم لمبا عرصہ دوزخ میں رہو گے۔ تب وہ جہنم کے دانتوں تلے اللہ کے رسولوں کی تصدیق کریں گے پس افسوس ہے جھٹلانے والوں پر۔

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ فیصلہ کے لئے کتاب اللہ کی طرف آؤ تا وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے پہلے بڑوں کی پیروی کرتے ہیں۔ انہوں نے کتاب اللہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے اور تو انہیں غیر کے آگے جھکا ہوا دیکھے گا جو شخص ان کی طرف بھیجا گیا ہے اس سے بھاگتے ہیں حالانکہ وہ خدا کی طرف سے حکم ہے اور خدا اس کی صداقت کی شہادت دیتا ہے اور وہ بہترین گواہ ہے۔ وہ صدی کے سر پر آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایسے نشانات نازل کئے ہیں جو مریض کو شفا دیتے ہیں اور قیل وقال کو کم کرتے ہیں اور نشانات حد سے تجاوز کرنے والوں کو فائدہ نہیں دیتے۔

اے دانشمندو! وہ خاص ضرورت کے وقت اور کفار کے ہاتھوں اسلام پر ٹوٹنے والی مصیبت اور رمضان میں موعودہ چاند اور سورج گرہن لگنے کے وقت آیا۔ اور اس نے علیٰ وجہ البصیرت حق کی طرف دعوت دی اور برگزیدہ اور مقرب لوگوں کی مانند اس کی ہر قسم کی تائید کی گئی۔ پس زمانہ اس امر کا تقاضا کر رہا ہے اور وہ کفار کو خاموش کر رہا ہے اور ان کی تیار کردہ عمارتوں کو گرا رہا ہے پس زمانہ اس کو پکارتا ہے۔ اور وہ زمانے کی پکار کا جواب ہے۔ پھر بھی حد سے تجاوز کرنے والے منکر ہو کر گزر جاتے ہیں اور اس کی تحقیر کرنے کے زیادہ حریص ہوتے ہیں اور اس کو استہزاء کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ مسیح موعود ہے۔ اور ہدایت کے نشانوں کے ساتھ صلیب کو توڑنے والا ہے۔ جب کہ صلیب پہلے مسیح کی کاسر تھی۔ پس اب اسلام

کی شعاعوں کے لئے دوپہر کا وقت ہے اور مسیح موعود اللہ علام کے حکم سے سویرے ہی آ گیا ہے تا اللہ تعالیٰ اُس کی پوری روشنی تاریکی کے بعد لوگوں پر ظاہر فرمائے اور اس کی صداقت موجیں مارتے ہوئے سمندر اور لہریں مارتے سیلاب کی طرح ظاہر ہو گئی ہے۔ اور آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطہ اس کے لئے مقدر تھا۔ پس وہ محسن خدا کی تقدیر کے مطابق ظاہر ہو گیا۔ اس نے ہندوستانی شہروں کی طرف نگاہ کی تو انہیں اس خلافت کی قرار گاہ کا مستحق پایا۔ کیونکہ ابتدائے آفرینش میں یہ آدم اول کے نزول کی جگہ تھی پس اللہ تعالیٰ نے اظہار مناسبت کے لئے آدم آخر الزمان کو بھی اسی زمین میں بھیجا۔ تاکہ آخر کو اول سے ملا دے اور حق و حکمت کے تقاضوں کے مطابق دعوت کے دائرہ کو مکمل کرے۔ پس اب زمانہ حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کے مطابق اپنی ہیئت پر گھوما ہے اور اس مقدس زمین میں نقطہ ثانیہ نقطہ اولیٰ سے مل گیا ہے۔ سورج مشرق سے طلوع ہوا اور اللہ تعالیٰ کے مقدس صحائف میں ایسا ہی لکھا ہوا تھا تاکہ اس سے وہ لوگ مطمئن ہوں۔ جن کے آنسو ظلمت کو دیکھ کر تھمتے نہ تھے۔ اب ان کے رخسار مسرت سے تمتما اٹھے اور وہ اس پر خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے رستہ سے شبہات کے کانٹے دور کر دیئے اور وہ اطمینان سے چل رہے ہیں وہ جنگلات سے باغات میں منتقل ہو گئے اور تاریک غار سے نکل کر رب کائنات کے نور کی طرف آ گئے اور بینا بن گئے اور وہ جنگلات سے حفاظت کرنے والے قلعے میں آ گئے۔ اور ان کے دلوں میں ایمان کی مشعلیں جل اٹھیں اور وہ امن کی ایسی پناہ گاہ میں داخل ہوئے جہاں شیطان کی ذریت ان کے قریب نہیں پھٹک سکتی۔ لیکن وہ لوگ جو دنیاوی زندگی سے محبت کرتے ہیں ان کے

دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے اور وہ سمجھنے سے عاری ہیں۔ رات نے ان کے لئے پردے ڈال رکھے ہیں۔ اور تاریکی نے اپنی طنابیں تان لی ہیں۔ اور وہ اپنی ہی ظلمت میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

اے لوگو! میں تم سے ایک مرتبہ پھر پوچھتا ہوں تاکہ انکار کرنے والوں پر حجت پوری ہو جائے۔ اور سچ بولنے والے اور تقویٰ اور ایمان کی حفاظت کرنے والے ثواب حاصل کریں اور شیطان کے راستوں پر نہ چلیں مجھے اس آدمی کے بارہ میں فتویٰ دو جو خدا کی طرف سے مرسل ہونے کا مدعی ہے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی نصرت ہوتی اور اس کی تکریم کی جاتی ہے۔ نہ کہ تذلیل۔ اور اس کا رب تمام راستوں میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کی حاجات جلد پوری کرتا ہے اور اس کے رزق، عمر جماعت اور ساتھیوں میں برکت دیتا ہے اور ابتدائی گمان سے بہت بڑھ کر لوگوں میں اس کو قبولیت اور نصرت عطا کرتا ہے اور اس کے ذکر کو بلند کرتا اور اسے دنیا کے اطراف و جوانب میں پھیلاتا اور اس کی شان کو بلند کرتا۔ اور اس کی دلیل کو عظمت دیتا ہے اور ہر میدان میں اس کو فتح مبین عطا کرتا ہے۔ اور وہ اس کے محامد لوگوں کی زبانوں پر جاری کر رہا ہے اور وہ مصائب کے وقت اس کی دعاؤں کو سنتا اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے۔ اس پر اتمام نعمت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر حسد کیا جاتا ہے اور جو اس سے مباہلہ کرتا ہے وہ اسے ہلاک اور اس کی اہانت کرنے والے کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے ذکر جمیل کو پھیلاتا ہے اور ہر ذلت سے اس کو بچاتا ہے۔ اور ہر الزام سے اسے بری کرتا ہے۔ اور ہر مقام پر اس کی عجیب رنگ میں نصرت کرتا ہے۔ اور نکتہ چین لوگوں کی عیب جوئی سے اسے پاک قرار دیتا ہے اور اس کی صداقت

پر ایسے نشانات اور تائیدات سے گواہی دیتا ہے جو صدیقوں اور صادقوں کے لئے ہی مقدر ہیں۔ اور وہ اس کی عمر انفاس، کلمات، دلائل اور نشانات میں برکت رکھتا ہے۔ سو اس کے ملفوظات اور توجہات سے بیشمار لوگ اس کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے صالح بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے۔ اور اس کے پاس مخلصوں کے گروہ جمع کرتا ہے۔ اور وہ اسے اس کھیتی کی مانند ظاہر کرتا ہے۔ جو اپنی کونپل نکالتی ہے۔ درآنحالیکہ اس کے ساتھ لوگوں میں سے کوئی نہ تھا۔ پھر وہ اسے ایک عظیم سایہ دار درخت کی طرح بنا دیتا ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے بہت سے لوگ پناہ لیتے ہیں اور اس کے پھل کھاتے ہیں۔

وہ اس کے ذریعہ دلوں کی زمین کو زندہ کرتا ہے تو وہ سرسبز ہو جاتی ہے۔ اور چہروں کو اس کے دلائل سے تازگی بخشتا ہے تو وہ سرخ ہو جاتے ہیں اور اندھی آنکھیں، بہرے کان اور غافل دل کھولتا ہے اور اے لوگو! تم نے ایسا ہی ہوتے دیکھا ہے۔ اور تم نے میری جماعت کے بعض افراد کو دیکھا کہ انہوں نے کیسے خارق عادت استقلال کا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض اس سلسلہ کے لئے قتل اور سنگسار کر دیئے گئے۔ انہوں نے ایمان اور صداقت کے ساتھ اپنی جانیں دیدیں۔ اور شراب صافی کی طرح شربت شہادت پی گئے۔ اور مسنوں کی طرح جان دے دی۔ یقیناً اس میں آنکھیں رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔ بخدا اس بندہ نے عنفوان شباب سے لے کر اب تک مختلف الانواع اللہ تعالیٰ کے مختلف قسم کے انعامات دیکھے ہیں۔ اگر ایک نعمت میں تاخیر ہوتی ہے تو دوسری مل جاتی ہے۔ اور اگر اسے دشمن کی طرف سے کبھی عیب چینی کی تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ اسے دور کر دیا اور اس نے ہر جنگ میں فتح پائی۔

یہاں تک کہ یہ وقت آ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نے اُسے آ لیا، حق واضح ہو گیا اور التباس رفع ہو گیا۔ اور لوگوں نے گروہ در گروہ اس کی طرف رجوع کیا۔ اور جن لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ سب کچھ تمہارے لئے کہاں سے آیا ہے۔ تو اللہ نے انہیں دکھایا کہ وہ اس کی طرف سے ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کی تذلیل کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلّت اور تباہی کا مزہ چکھایا۔ اور ان پر کلہاڑا رکھا اور جب کبھی انہوں نے سر اُٹھایا وہ خدا کے ہاتھوں مارے گئے۔ یہ اس لئے ہُوا کہ ان کے دل سمجھیں، کان سُنیں، وہ بیدار ہوں۔ اور ان کے حواس تیز ہو جائیں۔ ان میں سے کئی نے مباہلہ کیا۔ تو ان پر ذلّت مسلّط کر دی گئی۔ وہ ہلاک ہوئے یا ان کی نسل کاٹی گئی۔ تا کہ اللہ تعالےٰ انہیں خوابِ غفلت سے جگائے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ سے اُن کی بُری تدبیروں کے اثر کو دُور کیا۔ اگرچہ ان کی تدبیر ایسی تھی جس سے پہاڑ ہل جائیں۔ اور ہر بدخواہ پر کچھ سزا نازل کی اور جس کسی نے اس کے بندہ کے خلاف دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بد دعا کو اسی پر لوٹا دیا۔ اور کافروں کی بد دُعا رائگاں ہی جاتی ہے۔ اور اس نے حقیقت حال سے ناواقف لوگوں کو بچانے کے لئے ان کی کمزوری پر رحم کرتے ہوئے ان کے اکابر کو مباہلہ کے وقت ہلاک کر دیا۔ اس نے شر کو دُور کیا اور معاملہ کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے مباہلہ کی جرأت کی۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ نشانات دکھائے جو ان کے آباؤ اجداد کو نہ دکھائے تھے تا کہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ اور گمراہوں کے درمیان

امتیاز کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم۔ تقویٰ۔ قربانی، عبادت، اور
پرہیزگاری کے دعووں کو باطل کر دیا۔ اور لوگوں پر ان کے پوشیدہ اعمال
ظاہر کر کے انہیں عریاں کر دیا۔ اور ان کی کمزوری عیاں ہوگئی۔

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا خوف کھایا اور ان کے دل
ڈر گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو امن دیا۔ اور وہ وبال سے بچائے گئے اور بہت
سے سرکشوں نے اس بندہ کو حکام کی طرف کھینچا تا کہ مجھے قید کیا جائے۔
صلیب دیا جائے یا ملک سے جلاوطن کر دیا جائے۔ پھر تم جانتے ہو کہ اللہ تعالےٰ
نے اس جنگ میں انجام کار کیا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مصائب کے وقت جو نعماء اور
احسانات بندہ پر کئے اس کا تذکرہ ہم نے کر دیا ہے یہ سب اخبار اللہ تعالیٰ سے علم
پا کر ظہور سے قبل شائع کر دی گئیں۔ اگر افتراء کرنے والوں میں آسمان کے نیچے
اس کی کوئی نظیر تمہیں معلوم ہے تو اسے لے آؤ۔ اور قیل وقال ترک کردو لوگوں
نے اس پر ہر ظلم اور جور وستم کیا اور پہاڑ کی مانند اس کو گھیر لیا۔ تب اللہ تعالیٰ
کی طرف سے اسے فتح نصیب ہوئی اور معزز سمجھے جانے والے ذلیل کر دیئے گئے
اور ان کے تیر انہیں کی طرف لوٹ گئے۔ اور وہ کھوپڑیوں اور گدیوں پر لگے اور
اس نے اپنی نصرت کمال میں رنگ دکھائی اور کمینے لوگوں کا گروہ کمر ہمت کس کر اسکے
دشمنوں کی مدد کرنے کے لئے آیا مگر انہیں اللہ کے حکم سے شکست ہوئی اور خدا
کی بات ہی بالا رہی اور جن چیزوں پر ان کا بھروسہ تھا وہ ان سے کھو گئیں اور اس نے
ہر حال ہر جہت اور ہر چیز میں اپنے بندہ کو فتح وظفر اور نصرت عطا کی اور اسے قادر
خدا کی طرف سے وجاہت اور ہیبت عطا ہوئی اور اگر تو زمین میں پھیلے ہوئے مبائعین
کے گروہ جو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کیلئے جمع کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں
اور جو تحائف اور اموال دور ونزدیک سے آتے ہیں دیکھے تو تو ضرور کہے گا کہ یہ محض

اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی تائید عزت افزائی، نصرت اور محبت ہے۔
اور پھر یہ تائیدات اور نشانات دیکھنے کے باوجود لوگوں نے اس کا انکار کیا اور ہر قسم کی تدبیر کی کہ اسے تکلیف پہنچائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے سلامت رکھا۔ اور ہر شریر دجال اور جنگ اور تیر اندازی کے لئے نکلنے والے سے بچایا۔ اور جب کبھی انہوں نے اس کی زندگی مکدر کرنی چاہی اللہ تعالیٰ نے اس کے تفکرات کو مسرت میں بدل دیا اور اس کی زندگی دہاب خدا کے حکم سے پہلے سے زیادہ خوش و خرم ہو گئی اور انہوں نے اس کے عیوب پھیلانے کا ارادہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر محاسن و حسنات کی بارش کی اور انہوں نے اسے تنگی عیش میں مبتلا کرنا چاہا مگر اس پر ہر طرف سے ہدیے۔ تحائف اور اموال پھلوں کی طرح گرنے لگے۔ اور انہوں نے اس کی ذلت و رسوائی دیکھنے کی تمنا کی مگر اللہ تعالیٰ نے عجیب رنگ میں اسکی عزت افزائی کی اور اس کے درجات کو بلند کیا۔ اور حیرت اس بات پر ہے کہ وہ حقیقت سے غافل ہو کر سب و شتم کرتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ دوسرے مومنوں کی طرح ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں۔ آگاہ رہو خوب غور سے سنو یقیناً یہی بے وقوف ہیں مگر وہ شعور نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کے فعل اور اس کے اپنے بندہ کے ساتھ معاملہ پر غور نہیں کرتے کیا مفتریوں کی یہی جزا ہوتی ہے۔ یقیناً افتراء کرنے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور وہ کبھی منصور نہیں ہوتے۔ دنیا سے ان کو بہت تھوڑا حصہ ملتا ہے پھر وہ خدائی عذاب سے مرتے ہیں جو انہیں اوپر نیچے دائیں بائیں ہر طرف سے گرفت میں لے لیتا ہے اور انہیں اپنے اعمال کی پوری سزا دیجاتی ہے اور کوئی سچا نبی نہیں بھیجا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے ایمان نہ لانے والی قوم کو اس کی تکذیب کی وجہ سے ذلیل کیا۔ وہ اس کے متعلق موت کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہلاک ہونیوالے ہی ہلاک کئے جاتے ہیں۔

کیا اللہ تعالیٰ ان کے حیلوں اور دعاؤں کی وجہ سے ایک ایسے آدمی کو ہلاک کر دے گا جس کے صدق کو وہ جانتا ہے۔ نہیں بلکہ یہ لوگ بینائی سے محروم ہیں۔ اے منصفو! تم اس عاجز اور اس کے دشمنوں کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا تم نے کوئی ایسا مفتری علی اللہ بھی دیکھا ہے کہ جب اس نے کسی مؤمن سے مباہلہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ نے مؤمن مکے برخلاف اس (مفتری) کی مدد کی ہو اور مخالفت اور مباہلہ کرنے والے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہوں۔ اے عقلمندو! وضاحت سے بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا تم نے کوئی ایسا آدمی دیکھا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا۔ اور پھر اللہ ہی کا ہو گیا۔ اور جب کبھی اس کے لئے کوئی مصیبت تیار کی گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے دُور کر دی اور جب اس کے لئے کوئی سازش تیار کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اور اس پر فضل اور رحمت اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔ اور مرسلوں کی طرح اس پر انعام کیا گیا۔ اور دشمنوں سے اس کی عزت اور جان کی حفاظت کی اور اپنے نشانات اور گواہیوں سے اسے ان کے بہتانوں سے بری کیا۔ دشمنوں سے اس کی حفاظت کی اور ہر حملہ آور پر خود حملہ کیا۔ اور جس نے اس کے ساتھ دشمنی کی وہ اس سے جنگ کے لئے اُتر آیا۔ اور اپنے بندہ کو مخلصین کی طرح مظفر و منصور کیا۔ اے لوگو! مجھے اس کے بارہ میں فتویٰ دو۔ اور کوئی ایسا مفتری دکھاؤ جس پر اللہ تعالےٰ نے اس بندہ کی طرح انعام اور فضل کئے ہوں اور اس خدا سے ڈرو جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اے علماء و فضلاء! میں پھر تم سے استفسار کرتا ہوں پس تم سچ بولنا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا جس کے ہاتھ میں جزا ہے اور تم جانتے ہو نیک لوگ

جھوٹ نہیں بولتے۔ اور اخفاء اُنکی عادت نہیں ہوتی اور حق کو وہی چھپاتا ہے۔ جس کے لئے بدبختی مقدّر ہے۔

اے لوگو! فقیہان زمانہ، علماء عصر اور فضلائے شہر مجھے ایسے آدمی کے بارہ میں فتویٰ دو جس نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمایت اس کے لئے آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر ہوئی اور اس کی صداقت کے انوار تاریکی کے چاند کی طرح چمک اُٹھے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے واضح نشانات دکھائے اور ہر اس امر میں جس کے کرنے کا اس نے فیصلہ کیا ہے اس کی نصرت کے لئے کھڑا ہوا۔ دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں اس کی دعاؤں کو قبول کیا۔ اور یہ عاجز وہی کہتا ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ہدایت سے ایک قدم کبھی باہر نہیں نکالتا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں مجھے نبی کا نام دیا ہے۔ اور ایسے ہی مجھے حضور صلّے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس سے پیشتر یہ نام دیا جا چکا ہے[1]۔ اس کی مراد نبوت سے کثرت مکالمہ۔مخاطبہ

---

[1] اور اگر کوئی کہے کہ اس اُمت سے نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے نبوّت پر مُہر لگادی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالِ نبوّت کو ثابت کرنے کے لئے ہی اس بندہ کو نبی کا نام دیا ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال اُمت کے کمال سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور بغیر اس کے ادّعا محض ہے۔ جس پر اہل فراست کے نزدیک دلیل کوئی نہیں۔ اور کسی فرد پر نبوت ختم ہونے کے سوائے اسکے کچھ معنی نہیں کہ اس فرد پر کمالاتِ نبوّت ختم ہیں۔ اور افاضہ میں نبی کا کمال کمالات عظمیٰ میں سے ہے۔ (باقی حاشیہ ص۲۸ پر)

کثرتِ اخبارِ الٰہیہ اور کثرتِ وحی کے سوا کچھ نہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ ہم نبوت سے وہ مراد نہیں لیتے جو گزشتہ صحائف میں مُراد لیا گیا ہے۔ بلکہ یہ ایک درجہ ہے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بغیر نہیں مِل سکتا۔ اور جس شخص کو یہ درجہ حاصل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے بکثرت اور واضح کلام کرتا ہے۔ اور شریعت اپنے حال پر قائم رہتی ہے نہ کوئی حکم اس سے کم ہوتا ہے اور نہ کوئی ہدایت زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ میں اُمتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوں اور پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فیضانِ نبوتِ محمدیہ کے تحت مجھے نبی کا نام دیا۔ اور میری طرف وہ وحی کی جو کی۔ پس میری نبوّت اس کی نبوّت کے سوا کچھ نہیں اور میرے جبّہ میں اسی کے انوار اور شعاعیں ہیں۔ اور اگر وہ نہ ہوتا تو میں کوئی قابلِ ذکر اور قابلِ تسمیہ چیز نہ تھا۔

اور یقیناً نبی اپنے افاضہ سے پہچانا جاتا ہے۔ پھر ہمارے نبی صلے اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷)

اور وہ اُمت میں نمونہ پائے جانے کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور پھر میں نے کئی مرتبہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری نبوت سے مراد کثرتِ مکالمہ، مخاطبہ کے سوا کچھ نہیں لیا۔ اور یہ اکابر اہلِ سنّت کے نزدیک مسلم ہے۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوا۔

سو اے عقلمندو اور دانشورو جلد بازی نہ کرو اور جو شخص اس کے خلاف ذرہ بھر بھی دعوٰے کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ، تمام لوگوں اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ منہ

علیہ وسلم جو تمام انبیاء سے افضل اور ان سے زیادہ فیض رساں اور اعلیٰ و ارفع مرتبہ والے ہیں۔ کیسے ہیں ؟ وہ دین کس کام کا ہے جس کا نور دل کو روشن نہیں کرتا۔ اور جس کی قبولیت پیاسے کو تسکین نہیں دیتی اور اس کا سینے میں آجانا ایک غلغلہ بپا نہیں کر دیتا۔ اور اس کی کوئی ایسی صفت بیان نہیں کی جاتی جو اس کے ظہور کی حجت پوری کرے اور وہ دین کیا چیز ہے جو مؤمن کو کافر و منکر سے ممیز نہیں کرتا۔ اور جس میں داخل ہونے والا اور نکلنے والا ایک جیسا ہی ہے۔ اور ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ اور وہ دین کس کام کا ہے جو نفسانی خواہشات سے زندہ رہنے والے کو مار کر اُسے دوسری زندگی عطا نہیں کرتا۔ اور جو خدا کا ہو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور امم گذشتہ میں اس کی یہی سنت چلی آرہی ہے۔

اور وہ نبی جس میں صفت افاضہ نہیں اس کی صداقت پر کوئی دلیل نہیں اور کوئی اسے پہچان نہیں سکتا۔ اور اس کی مثال اس گڈریے کی ہے جو اپنی بکریوں کو نہ ہانکتا ہے نہ پانی پلاتا ہے۔ بلکہ انہیں چراگاہ سے دور رکھتا ہے۔ اور تمہیں علم ہے کہ ہمارا دین زندہ دین ہے۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مُردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ اور وہ آسمان سے برکت عظمیٰ کے ساتھ بارش کی طرح آئے ہیں اور ان صفاتِ عالیہ میں کوئی اس دین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انسان سے حجاب کا بوجھ دُور کرنے والا اور قصر الٰہی اور اس کے دروازے تک پہنچانے والا یہی اَجلیٰ دین ہے۔ اور اندھا ہی اس میں تشک کر سکتا ہے۔ لوگوں نے اس عاجز پر ایک ہی میان سے تلواریں سونت لیں۔ لیکن مخلوقات کے ربّ نے ان سے جنگ کی اور بعض کو کاٹ کر رکھ دیا۔ بعض کو

ذلیل کیا اور بعض کو اپنی وعید کے ماتحت ایک معین اور فیصلے والے دن تک مہلت دی اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ ظلم اور جھوٹ کے ساتھ ہی اس کے ساتھ معاملہ کریں گے اور ان کے گروہ تقوےٰ کے راستہ سے ہٹ گئے۔ اور نہج صداقت سے دُور ہوگئے۔ گویا اس میں کوئی شیر پھاڑتا ہے۔ سانپ کاٹتا ہے یا کوئی اور آفت ظاہر ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اس عاجز کو قتل، قید یا جلا وطن کرنا چاہا تا وہ اس کے بعد کہہ سکیں کہ وہ کاذب تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک اور ذلیل کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین اور بلند آسمانوں سے اس کی مدد پر مدد کی۔ اور اس نے فتح چاہی اور ہر وہ شخص جو علو چاہتا تھا ناکام ہو گیا۔ ہر مصیبت کے وقت اسے تضرع کے ساتھ اپنی ذات کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق بخشی اور اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اور اس کی پکار میں اثر رکھا۔ اور جس نے اس کے خلاف بددعا کی وہ ذلیل ہو گیا۔ بہت سے لوگ اس کی دعا کے تیروں سے چھلنی کئے گئے اور وہ خوف ناک موت سے دوچار ہوئے۔ حالانکہ وہ اس کی موت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی موت کی خبر دی ہے اور وحی کی ہے۔ یقیناً اس میں اہل دانش کے لئے نشان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گھر کو امن والا حرم بنایا اور جو اس میں داخل ہوا طاعون سے محفوظ ہو گیا اور اسے کوئی ایذا چھو تک نہ گئی حالانکہ اس کے اردگرد سے لوگ اچک لئے جاتے رہے۔ یقیناً اس میں دیکھنے والی آنکھ کو قدرت کا ہاتھ نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے باثمر اعمالِ صالحہ نیکوں کے فائدہ کیلئے عطا کئے گویا وہ ایسے باغات ہیں جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہیں اور زمین میں اس کو قبولیت عطا کی گئی پس لوگ شب و روز اس کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے اہل

بصیرت اس کی طرف کھینچے جن کے نفس پاکیزہ طبائع سعیدہ دل صاف اور سینے سمندروں کی مانند کھلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان مودّت والفت پیدا کی اور ان کے سینوں سے ہر رعونت اور استکبار کو نکال دیا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے وقت میں اس کی خبر دی جبکہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا اور یہ نصرت راز سربستہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے دشمن کو ذلیل کرنے والا صداقت کا عصا عطا کیا جو ان کے خفیہ مشوروں سے بنائے ہوئے تدابیر کے سانپ نگل گیا اور اس نے دشمن کی اعانت کرنیوالے کو ذلیل کرنے کا وعدہ کیا پھر جس نے اس کی ذلت چاہی وہ خود ذلیل و رسوا ہوا۔
وہ بغیر کسی علم کے تکذیب کرتے تھے اور ان کے دل خواہشاتِ دنیوی کے پردہ میں تھے۔
اور وہ خدا کے سلسلہ کو ناراض ہو کر دیکھتے تھے اور مفتریانہ باتوں سے اللہ کے بندوں کو ایذا دیتے تھے اور وہ صداقت کے گھر میں داخل نہ ہوتے تھے بلکہ داخل ہونیوالے اور انکار نہ کرنے والوں کو منع کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا اور ان کیلئے آگ کے کپڑے تیار کیئے اور حسرتوں کی آگ ان پر بھڑکائی۔ لیکن نہ وہ صبر کر سکے اور نہ اپنے آپ سے اضطرار کی تپش کو دور کر سکے نہ ان کو خدا کی ناراضگی سے پناہ ملی اور کوئی ایسا آدمی نہیں جو انہیں ہلاکت سے بچا سکے خواہ وہ دائیں بائیں دیکھیں پس ان کا انجام گھاٹا، ذلت اور رسوائی ہوا اور انہوں نے جو تیر بندہ کی طرف پھینکے خطا گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے اس کی حفاظت کی اور اسے امن کی پناہ گاہ اور قرار کی جگہ داخل کیا درانحالیکہ انہوں نے ہونیوالی قضاء وقدر کو ٹالنے کیلئے ترکش خالی کر دیئے اور نازل ہونیوالے نوروں کو منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہا۔ وہ چٹان کی مانند اس پر گر پڑے اور چاہا کہ زمین اس پر ہموار کر دی جائے یا اس پر پہاڑ گر پڑیں تا کوئی نشان تک باقی نہ رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی مؤثر مدد کی تا اُسے ان کیلئے موجب حسرت بنائے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کفار کیلئے مومنوں پر الزام کی کوئی راہ نہیں چھوڑتا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں جن بری تقدیروں کی خبر دی تھی وہ انہیں اپنے آپ سے ہٹا نہ سکے اور اللہ تعالیٰ نے اس مامور بندہ کو بشارت دی کہ وہ اسکی امان اور پناہ میں ہوگا اور شریر دشمن اسے ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور وہ غفار خدا کے فضل میں رہے گا۔

پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی حفاظت میں لیکر بچایا اور اسے اپنی جناب میں عزت اور کشائش بخشی اور وہ اسکے دشمنوں کے لئے سیف قاطع بن گیا اور اس نے ہر مقام پر ساتھی کی مانند اسکی مدد کی اور تنگی سے اسے فراخی میں منتقل کیا اور اس کو سرسبز وادی یا پھلوں سے لدے ہوئے باغ کی مانند بنا دیا اور اسکے سانس میں برکت رکھی اور اسے میل کچیل سے پاک صاف کیا اور اس کے چراغ کی روشنی کو اطراف و جوانب میں پہنچا دیا۔ نتیجۃً بہت سے نیک خصلت لوگوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ کیخاطر اپنے وطنوں کو چھوڑ دیا اور خدائے غفار کی رحمت کی اُمید رکھتے ہوئے اس کی بستی کو اپنا وطن بنا لیا اس پر دشمن دلی حسد کی وجہ سے بھڑک اُٹھے اور ہر قسم کی تدبیر کی مگر ان کی تدبیر غبار کی مانند ہی ثابت ہوئی۔ انہوں نے ہر ترکش سے تیر نکالا مگر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ان کے تیر انہی کے لئے تباہی کا موجب ہوئے۔ انہوں نے اسے نقصان پہنچانے پر اجماع کر لیا۔ اور ایک ہی کمان سے تیر پھینکے لیکن وہ فضلِ الٰہی سے لوٹ کر انہی پر پڑے اور شہروں میں اس کی عزت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی اسی طرح مدد کی اور اپنے وعدہ کو پورا کر دکھایا اور اپنی جناب سے اس کے لئے بہت سے مددگار مہیّا کئے اور اسے بشارت دی کہ وہ اسے دشمن کے ہاتھوں سے بچائے گا اور ہر حملہ آور پر خود حملہ کریگا۔ پھر اس طرح اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہر قسم کے ضرر سے اُسے بچایا اور اسے برگزیدہ کیا اور ہر گندگی سے اسے بری قرار دیا اور اسے پاک کیا اور اسے شرف ہم کلامی بخشتے ہوئے اپنا قرب عطا کیا اور اس کی طرف پُر شوکت وحی کی اسے اپنی جناب سے رشد و ہدایت کے طریقے سکھائے اور زمین اور بلند آسمانوں سے اس کیلئے ہر نشان جمع کیا۔ دشمنوں کے شر کو اس سے دُور کیا اور اس کے ہر امر کی بنیاد تقویٰ پر رکھی اور قوت پراگندہ ہو جانے کے بعد اس کے کاموں کو درست کیا اور اس کے تیر کو نشانہ پر پہنچایا اور دنیا کو اسکی لونڈی بنا دیا جو بغیر لالچ اور خواہش کے اس کے پاس چلی آتی ہے اور اس پر ہر نعمت کے دروازے کھولے اور اُسے پناہ دی اور اس کی تربیت کی اور اسے اپنے پاس سے علم دیا اور اسے بلند پایہ معارف پر اطلاع بخشی وہ تمہارے پاس وقت موعود پر آیا ہے تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ صادق ہے یا کاذب؟

نیز اس فضل کا منبع کہاں ہے۔ کیا اسے جو کچھ دیا گیا ہے وہ اللہ نے دیا ہے یا ان اُمورِ عظمیٰ پر شیطان بھی قادر ہے؟ کھول کر بیان کرو تم اجر پاؤ گے اور اس فیصلہ کے دن سے ڈرو جس دن اسرار ظاہر ہو جائیں گے۔

باب دوم اے سردارو سنو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں سعادت کے راستوں کی طرف ہدایت دے۔ میں ہی مستفتی (فتویٰ طلب کرنے والا) ہوں اور میں ہی مدعی۔ اور میں کسی حجاب میں گفتگو نہیں کر رہا بلکہ رب وہاب کی طرف سے بصیرت پہ قائم ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے صدی کے سر پر مامور کیا ہے تا میں تجدید دین کر کے ملت کے چہرہ کو روشن کروں۔ صلیب کو توڑ دوں اور نصرانیت کی آگ بجھا کر حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو قائم کروں خراب چیزوں کی اصلاح کروں اور جو چیز ماند پڑ گئی ہے اسے رواج دوں۔ میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اللہ تعالیٰ نے وحی و الہام سے مجھ پہ احسان کیا ہے اور اپنے معزز رسولوں کی مانند مجھ سے کلام کیا ہے اور میری صداقت پہ ایسے نشانات سے گواہی دی ہے جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اور اس نے ایسے انوار سے میرے چہرے کو ظاہر کیا ہے۔ جنہیں تم پہچانتے ہو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم بغیر کسی دلیل کے مجھے قبول کر لو اور بغیر کسی حجت باہرہ کے مجھ پر ایمان لے آو۔ بلکہ تمہیں علی الاعلان کہا ہے کہ تم خدا کے لیے منصف بن کر کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے جو نشانات، دلائل اور شہادتیں میرے لئے ظاہر کی ہیں ان پر نگاہ کرو۔

اور اگر تم میرے نشانات کو اللہ تعالیٰ کی اس سُنت کے مطابق پاؤ جو صادقوں کے لئے جاری و ساری ہے اور اُس سُنت کے مطابق جو گذشتہ انبیاء کے متعلق گذر چکی ہے نہ پاؤ تو اسے گروہ منکرین مجھے رد کر دو اور

قبول نہ کرو اور اگر تم میرے نشانات کو انہی نشانات کی مانند پاؤ۔ جو گذشتہ ایسے لوگوں کے لئے وقوع پذیر ہوئے تو پھر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مجھے قبول کر لو اور ان نشانات سے اعراض کرتے ہوئے نہ گذر جاؤ۔

کیا تم اللہ تعالےٰ کی رحمت سے متعجب ہو۔ جبکہ رحمت کے دن آگئے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ ملت اسلامیہ کا گوشت پگھل گیا ہے اور ہڈیاں نکل آئی ہیں دشمن معزز اور خادم حقیر ہو گئے ہیں، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کے نشانات دیکھتے ہوئے بھی انکار کرتے ہو۔ تم صداقت کے آفتاب کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہو پھر بھی یقین نہیں کرتے اے لوگو تم پر اللہ تعالےٰ کی حجت تمام ہو چکی ہے پس تم کب تک بھاگو گے اس کے نشانات ہر طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں اور اسلام بے کسی کے غار میں جا گرا ہے اور اس کے احکام معطل ہو گئے ہیں اور ہر آفت اس پر نازل ہوئی ہے اور ہر مصیبت نے اس کے لئے کچلیاں نکال لی ہیں۔ اور ہر نحوست نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے اور وہ چھٹا ہزار سال جس میں ظہور مسیح کا وعدہ تھا ختم ہو گیا ہے۔

اب تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے یا اُسے پورا کیا ہے ؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ فریق اس ملت کی مخالفت پر کس طرح متفق ہو گئی ہیں۔ اور اس پر ایک ہی جھنڈے سے نکلنے والے درندوں کی طرح متفق ہو کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ اور اسلام تنہا اور بے یار و مددگار ہے اور ہر سرکش کا نشانہ بن گیا ہے۔ اغیار کے لئے تو عید ہے لیکن ہمارا چاند ذوالقعدہ کا ہے اور ہم کفار کے انتہائی خوف اور دہشت سے شکست خوردہ ہو کر بیٹھ گئے اور وہ بزدلوں کے کچوکوں کی مانند ہمارے ذہن میں

طعنہ زنی کرتے ہیں پس اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے صدی کے سر پہ بھیجا، کیا تم خیال کرتے ہو کہ اس نے مجھے بغیر ضرورت کے بھیج دیا ہے اور بخدا میں دیکھتا ہوں کہ ضرورت پہلے زمانہ سے بڑھ گئی ہے اور خوش بختی بھاگے ہوئے غلام کی مانند منہ پھیر گئی ہے۔ اسلام جید القوی اور خوش شکل آدمی کی مانند تھا لیکن اَب اس کے چہرے پر بدعات کی سیاہیاں اور محدثات کے داغ نظر آتے ہیں، اس کی فربہی کمزوری میں بدل گئی ہے اور اس کا صاف پانی گدلا اور اس کی روشنی تاریکی میں تبدیل ہو گئی ہے اور اس کے محلات ویرانے کی شکل اختیار کر گئے ہیں اور وہ ایسے مکان کی مانند ہو گیا ہے جس میں کوئی مکین نہ ہو یا شہد کے اس خالی چھتے کی مانند جس میں صرف ڈنگ مارنے والی مکھی باقی رہ گئی ہو پس تم کس طرح گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں کوئی مجدد نہیں بھیجا حالانکہ یہ دستر خوان بچھانے کا وقت تھا نہ کہ اُٹھانے کا، اور تم کس طرح یہ خیال کرتے ہو کہ بدعات کے اس اژدھام اور بُرائیوں کے سیلاب کے وقت اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کا کوئی ارادہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں پر انہیں میں سے ایک دجّال مسلط کر دیا ہے تا انہیں گمراہیوں کے زہر سے ہلاک کرے کیا نصاریٰ کا دجل کم گمراہ کرنے والا اور نامکمل تھا۔ کہ خدا نے اُسے اس دجّال سے مکمل کر دیا۔

واللہ یہ رائے معقول اور بصیرت پر مبنی نہیں بلکہ گدھے کی آواز سے بھی زیادہ مکروہ (آواز) ہے اور صدائے بازگشت سے زیادہ کمزور ہے پھر باوجود اس کے کس طرح پے در پے نشانات اِس آدمی کی تائید کے لئے اترے جسے اللہ تعالیٰ مفتریوں میں سے سمجھتا ہے، اے منکرین کے گروہ کیا تمہارے اندر تقویٰ قلوب کا کوئی شمہ باقی ہے۔

کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ خدا پر افتراء کرے پھر اس کے باوجود اللہ تعالےٰ مقبولوں کی مانند اس کی مدد کرے کیونکہ اس سے امن اٹھ جاتا، معاملہ مشتبہ ہو جاتا، اور ایمان متزلزل ہو جاتا ہے اور اس میں متلاشیانِ حق کے لیئے ابتلاء ہے، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ایک آدمی رات دن شام و سحر خدا تعالےٰ پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں ہوئی پھر اس کے باوجود خدا تعالےٰ اس کی صادقوں کی مانند مدد کرتا ہے۔ کیا اس امر کو عقلِ سلیم قبول کرتی ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا سے ڈرنے والوں کی مانند غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ کیا تمہارے لئے دجّال ہی باقی رہ گئے ہیں مجدّد و مصلح کہاں گئے۔ جب کہ کفر کا کیڑا دین کو کھا گیا ہے کیا تم دیکھتے نہیں کیا تم علمائے نصاریٰ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح جاہلوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اقوال و اعمال میں ملمع سازی کر رہے ہیں تا وہ ان کی طرف توجہ کریں۔ اے عقلمندو! خدا نے تمہارے لئے ان کے مقابلہ میں حجت اُتاری ہے تم اس سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتے اور بخدا اگر ان کے اوّل و آخر، خواص و عوام اور مرد و زن جمع بھی ہو جائیں تو وہ کوئی نشان نہ لا سکیں گے جیسا کہ ہمیں اپنے ربّ کی طرف سے دیئے گئے ہیں خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔ اور ایسا اس لئے ہے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر۔ ہمارا خدا زندہ ہے اور ان کا خدا مُردہ اس لئے وہ ان کی چیخ و پکار اور آہ و بکا کو نہیں سن سکتا۔ اور ہمارا نبی ایسا ہے کہ ہم اس کی صداقت کے نشانات اس زمانہ میں دیکھ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں روڑی کے سینے کے علاوہ کچھ نہیں پس اے غافلو تم امن کے قلعے سے کہاں بھاگے جاتے

ہو۔ اور یقیناً ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی
جو اس کے نور سے منور ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ پس
اتباع کے بعد وحی ہمارا حق اور ملکیت ہے اور ہماری فطرت کی گمشدہ
متاع ہے جو ہمیں اس نبی مطاع سے ملی ہے پس ہمیں یہ بغیر خریدنے کے
مفت عطا ہوئی ہے اور مؤمن کامل وہی ہے جس کو یہ نعمت موہبت کے
طور پہ عطا ہو اور جس کو اس سے کچھ بھی حصہ نہ ملا ہو اس کے بُرے انجام کا خوف
ہے یہ ہمارا دین ہے جس کے پھل ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور اس کے نوروں
کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس دین نصاریٰ ایک ایسے گھر کی مانند
ہے جس کی تاریکی لوگوں کو خوفزدہ کرتی ہے اور دھواں آنکھوں کو اندھا
کرتا ہے کیا اس دین کے لئے کوئی نشان ہے کہ ہم اسے دیکھ سکیں۔ اور بخدا
اگر دین اسلام نہ ہوتا تو رب العالمین کی معرفت مشکل ہو جاتی ہے ۔
گم گشتہ اسرار و معارف اسی دین سے ظاہر ہوئے ہیں اور یہ ایک ایسے درخت
کی مانند ہے جو ہر آن پھل دیتا ہے اور ان کھانے والوں کو بلاتا ہے جو عقلمند ہیں لیکن
اس کے برعکس دین عیسوی اس درخت کی طرح ہے جسے زمین سے اکھاڑ دیا گیا ہو
اور باد صرصر نے اس کا قرار زائل کر دیا ہو اور ازاں بعد جور دل نے اس کا
نشان تک نہ چھوڑا ہو۔ ان کے دین میں قصص منقولہ کے سوا کچھ نہیں اور مشاہدات
کا وجود ناپید ہے اور یہ امر تو عیاں ہے کہ محض قصّے یقین پیدا کرنے سے عاری
اور رب العالمین کی طرف کھینچنے کی قوّت سے خالی ہوتے ہیں۔
جذب و کشش صرف مشاہدہ میں آنے والے نشانات اور موجود کرامات میں
ہوتی ہے اسی سے دل بدلتے نفس پاک ہوتے اور عیوب ختم ہوتے ہیں اور
یہ صرف اسلام اور ہمارے نبی کریمؐ سرور کونین کی اتباع سے مخصوص ہے

اور میں اس پر شاہد ہوں۔ بلکہ اہل کرامت اور مجربین میں سے ہوں اور اسی سے ہم منکروں پر حجت تمام کرتے ہیں۔ وہ دین کیا چیز ہے جو اس گھر کے مشابہ ہے جس کے آثار مٹ گئے ہوں یا ایسے باغ کی مانند ہے جس کے درخت اکھاڑ دیئے گئے ہوں ایک دانشمند ایسے دین کو پسند نہیں کرتا جو ویران گھر، ٹوٹے ہوئے عصا، بانجھ عورت یا اندھی آنکھ کی مانند ہو۔ سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے جو مردوں کو زندگی بخشتا، ویرانوں کو سرسبز کرتا اور زندگی کو تازگی بخشتا ہے اور بخدا مجھے ان لوگوں پر سخت تعجب ہے جو فرقہ ہائے اسلام سے ہونے کے مدعی ہیں لیکن اس دین اور نبیؐ خیر الانام کے فیوض اور اللہ تعالےٰ علام کے مکالمہ سے منکر ہیں، انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے، عقل کے ناخن نہیں لیتے اور چشمِ بصیرت کو وا نہیں کرتے ہیں ان کی حالت سے اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہتا ہوں اور ان پر اور ان کے اقوال پر متعجب ہوں، میں ان میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر کھڑا ہوا ہوں لیکن وہ ایمان نہیں لاتے ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتا ہوں لیکن وہ آتے نہیں اور اس طرح گذر جاتے ہیں گویا انہوں نے سُنا ہی نہیں حالانکہ وہ خوب سنتے ہیں کیا خدا کے فرستادوں کی تکذیب کرنے والوں اور بات نہ ماننے والوں کے قصے ان تک نہیں پہنچے یا ان کی بابت قرآن میں مذکور ہے اور وہ اس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں اور بخدا میں اس کی طرف سے ہوں میرا ربّ مجھ سے کلام کرتا اور فضل و احسان سے میری طرف وحی کرتا ہے اور میں نے اسے ڈھونڈا تا آنکہ اسے پا لیا اسے تلاش کیا یہاں تک کہ اسے جا لیا اور مجھے موت کے بعد زندگی دی گئی اور فانی خواہشات کو ترک کر کے

میں نے حق پا لیا یقیناً اللہ تعالےٰ طلبگاروں کو ضائع نہیں کرتا اور طالبین یقین کو شبہات میں نہیں چھوڑتا۔ تم نے ہر تدبیر[1] کی اور اگر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔ میرے رب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا " تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے "۔ پھر اس نے ہر موقعہ پہ اور سازشیوں کی ہر تدبیر کے وقت اپنا وعدہ پورا کیا میری نصرت کی اور مجھے اپنے پاس پناہ دی تم میں سے ہر ایک نے مجھ پہ حملہ کیا۔ لیکن کسی نے مجھ پہ قدرت نہ پائی۔ اور وہ خائب و خاسر ہو کر لوٹ گئے اور تم نے تعلقات کا وہ بندھن کاٹ دیا جس کے جوڑنے کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا تھا۔ اور تم نے لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں اور ہمارے ناکام ہونے کی تمنا کی لیکن اللہ تعالےٰ نے تمہاری آرزوؤں کو تمہارے منہ پر دے مارا اور ہمارے ذکر و شرف کو دنیا میں پھیلا دیا کیا افتراء کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے ؟

اے لوگو تمہارے دو رنگ ہیں ایک دل میں ایک زبان پہ۔ زبانوں پہ ایمان ہے دلوں میں کفر۔ تم نے باتیں رحمان کے لئے اور عمل شیطان کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں بس تم قرآن کی ہدایت سے بہت دور ہو تم کتاب اللہ میں پڑھتے ہو کہ عیسٰیؑ نے موت کا پیالہ پیا لیا پھر اسے جسم عنصری کے کے ساتھ آسمان پہ چڑھاتے ہو میں نہیں سمجھتا کہ آیات قرآنیہ پہ تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے تم اپنی نمازوں میں پڑھتے ہو کہ عیسٰیؑ مر گیا اور اس کا صعود جسمانی نہیں ہوا اور نہ اُسے دوبارہ زندگی ملی[2] پھر نماز کے

---

[1] (میری ہلاکت کے لئے)

[2] اور اللہ تعالےٰ نے جو یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الی کہا ہے اس کے معنے جسم

(باقی اگلے صفحہ پہ

بعد چوکڑی مار کر تم محراب میں بیٹھ جاتے ہو اور ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہو کہ اس کی موت کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے اور اس کی سزا جہنم اور تکفیر واجب ہے یہ ہے تمہاری نماز اور یہ ہیں تمہاری باتیں، تم قرآن مجید میں فلما توفیتنی پڑھتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو پھر اس کے معانی کو جان بوجھ کر پیٹھ کے پیچھے پھینک دیتے ہو کیا موت کے بعد نزول عیسیٰ کا ذکر تم کتاب اللہ میں موجود پاتے ہو؟ پھر اے عقلمندو فلما توفیتنی کے معنی کیا ہیں کیا تم ایمان لاتے کے بعد کتاب اللہ کا انکار کرتے ہو اور اللہ تعالےٰ کا خوف محسوس نہیں کرتے اور اپنے بھائیوں کی رضا چاہتے ہو کیا تم اس سے عداوت رکھتے ہو جو صدی کے سر پر بھیجا گیا ہے۔ اور تمہیں میں سے اور اسی امت میں سے ہے اور عین ضرورت اور نصرانیت کے فتنوں کے وقت آیا ہے اور اس نے صحف سماویہ کی پیشگوئیوں کو حق و حکمت کے ساتھ پورا کیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کی صداقت پر چمکتے ہوئے نشانات سے شہادت دی ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم رحمت الٰہی کو نزول کے بعد رد کرتے ہو اور شکر گذار نہیں بنتے، تمہاری تاریکی نے اسلام کو ڈھانپ لیا ہے اور تمہارا سیلاب اس کی طرف بڑھتا

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) کے ساتھ روح کے مرفوع ہونے کے نہیں ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ توفی کا ذکر رفع کے ذکر سے قبل موجود ہے اور یہ رفع موت کے بعد ہر مومن کا حق ہے اور قرآن مجید، احادیث اور روایات سے ثابت ہے۔ یہودی حضرت عیسےٰ کے رفع کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ ان کا مومنوں کی مانند رفع نہ ہو گا اور نہ اسے زندگی ملے گی کیونکہ وہ آپ کی تکفیر کرتے تھے اور آپ کو مومن خیال نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں اور ایسا ہی دیگر آیات میں اللہ تعالےٰ نے ان کی تردید کی اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے اس کا رفع کیا ہے اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں منہ

آرہا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تم بہت اچھا کر رہے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آفاتِ زمانہ طوفانِ کُفر اور اس کے غلبہ کو نہیں دیکھتے۔ کیا تم میں کوئی صاحب فراست انسان موجود نہیں بخدا ہمیں شدید تعجب اور حیرت ہے کہ تم کہتے کیا ہو اور کرتے کیا ہو اور کفار کے مقابل پر نصاریٰ کے جواب میں تم نے کیا تیار کیا ہے تم اپنی جڑھ اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹتے ہو اور اپنے اقوال سے دشمنان دین کی مدد کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس طوفان کے وقت اپنا ایک بندہ بھیجا ہے اور تم اس کی تکفیر کرتے ہو اور اسے دائرہ ایمان سے خارج قرار دیتے ہو حالانکہ وہ درخشندہ نور اور معارف سے مزین ہو کر آیا ہے تا وہ صداقتِ اسلام پر حجت ہو اور دین کا سُورج ظلمت سے نکلے اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ دین سے ضرر اور سختی کے زمانہ کو دُور کرے اس کے سائے کو لمبا کرے، اس کے پھل بکثرت ہوں اور لوگ اس کے انوار کا مشاہدہ کریں اور لوگ دیکھ لیں کہ وہ کیفیّت اور کمیّت اور اصلاح میں ہر دین سے زیادہ ہے پھر اس کے باوجود تم اس کی تکفیر کرتے ہو بلکہ سب سے بڑے دشمن بنتے ہو۔

ہمارا گمان یہ تھا کہ تم نخبۂ زمان اور تشنہ کاموں کے لئے چشمۂ رواں ہو لیکن ظاہر یہ ہوُا کہ تم ایسے گدلے پانی ہو جس کی کدورت کی کوئی مثال شہروں میں نہیں پائی جاتی۔ تم نے شدید جھگڑا کیا حتیٰ کہ پہلوں پر سبقت لے گئے اور تم نے حدود سے تجاوز کیا، عہدوں کو توڑا اور مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔

تمہیں پتہ نہیں کہ میں گوشہ گمنامی میں مستور اور اعزاز و قبولیت سے دور تھا نہ میری طرف اشارہ کیا جاتا تھا اور نہ کسی نفع و نقصان کی توقع کی جاتی تھی اور نہ میں معروف لوگوں میں سے تھا تب میرے ربّ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا میں نے تجھے چُن لیا ہے اور ترجیح دی ہے پس تو کہہ کہ مجھے مامور کیا

گیا ہے اور میں اوّل المومنین ہوں۔اس نے فرمایا:۔

"تو مجھ سے میری توحید و تفرید کے مقام پر ہے اب تیری اعانت اور معروف کیئے جانے کا وقت آگیا ہے لوگ تیرے پاس (ایسے راستوں سے آئیں گے۔جن پر بکثرت آمد و رفت کی وجہ سے گڑھے پڑ جائیں گے) دور دراز سے آئیں گے۔

تیری نصرت وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے اور تیرے پاس دور دراز سے تحائف آئیں گے۔"

یہ میرے رب کا قول ہے پھر تمہیں معلوم ہے کہ خدا نے کس طرح اپنی اعانت کا اظہار فرمایا کہ لوگ میرے پاس گروہ در گروہ آئے اور مجھ پر تحائف کی اس طرح بارش ہوئی گویا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو ہر آن موجزن ہے یہ الٰہی نشانات ہیں تم ان کی روشنی کی طرف نہیں دیکھتے اور ان کے ظہور کے بعد بھی انکار کرتے ہو کیا تم میرے بارہ میں غور نہیں کرتے کیا تم نے خدا تعالےٰ کے خبر دینے سے پیشتر میرا نام بھی سُنا تھا کیونکہ میں اخفی من الناس کی طرح جس کا خواص و عام میں کوئی چرچا نہیں ہوتا گمنام تھا اور مجھ پر ایک زمانہ گذرا کہ میں کوئی قابل ذکر آدمی نہ تھا اور میں اس آدمی کی طرح زندگی بسر کر رہا تھا جسے لوگوں نے نظر انداز کر دیا ہو اور میرا گاؤں ذرائع آمد و رفت سے دُور اور لوگوں کی نگاہوں میں حقیر تھا اس کی عظمت کی نشانیاں مٹ چکی تھیں اور وہاں قیام ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا اس کی برکات کم اور مضرات و معرات زیادہ ہوگئی تھیں اور اس کے لینے والے جانوروں کی مانند تھے اور اپنی ظاہری ذلت کی وجہ سے کمینے سمجھے جاتے تھے وہ اسلام، قرآن اور احکام سے ناواقف تھے اب یہ قضاو قدر کے عجائبات میں سے ہے کہ اس نے مجھے ایسے ویرانہ میں

بھیجا تاکہ میں دشمنانِ دین کے لیئے سبزہ بنوں اور اس نے میرے زمانہ گمنامی اور ایامِ قبولیت اور ہر دوا دوار میں مجھے خبر دی کہ میں مرجع خلائق اور کفار کے حملوں کے مقابل پہ ایک مضبوط بند بن جاؤں گا۔ تخت پر بٹھایا جاؤں گا اور دلوں کے لئے سینہ بن جاؤں گا۔ اور لوگ دور و نزدیک سے تحائف و دیگر اشیاء لے کر میرے پاس آئیں گے۔ یہ حضرت کبریا کی طرف سے آسمانی وحی ہے مفتریانہ باتیں اور خواہشات نفسانی سے تیار کردہ کلام نہیں بلکہ میرے اعلے رب کا وعدہ ہے جو لوگوں میں ظاہر ہونے سے پیشتر لکھ کر طبع کروا کے شائع کر دیا گیا اور شہروں اور بستیوں میں بھیجدیا گیا۔

پھر وہ چاشت کے سورج کی مانند ظاہر ہوا اور تم دیکھتے ہو کہ لوگ میرے پاس گروہ در گروہ بے شمار تحائف لے کر آتے ہیں، کیا اس میں عقلمندوں کے لئے کوئی نشان نہیں ؟

اگر تو مجھے کاذب خیال کرتا ہے تو میرا راز لوگوں پہ فاش کر دے اور کشف غطاء کر دے اور اس بستی کے باشندوں سے بھی پوچھ لے شاید تجھے دشمنوں سے مدد مل جائے اور میں نے تجھے یہ بات اس لئے بتائی ہے تا تو تحقیقات کرے اور ہدایت پائے اور اگر تو اللہ سے نہیں ڈرتا تو اپنی ڈگر پہ چلتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے بدلہ میں کسی اور کو لے آئے گا۔ اور اگر تو اس کا تقوےٰ اختیار کرتا ہے تو دلیل واضح اور معاملہ آسان ہے اسلام نے تحریف کے صدمات سہے ہیں پس دیکھ کیا بادصبا اور ربیع کا وقت نہیں آیا تجھے معلوم ہے اس زمانہ میں دل ویران اور قحط زدہ ہیں مسرتیں ان سے رخصت ہو چکی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش نے انہیں آلیا ہے اور خوب برسی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان ایام میں ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کے پاؤں کو زخمی کرنے والے کانٹوں کو دور کرے اور اس کی

راہ میں آنے والی ہر خار دار جھاڑی کو کاٹ دے اور زمین کو کمینوں سے پاک کرے اب مان یانہ مان، موسم بہار کی بارش میں ہی ہوں۔ میں نے ہوائے نفس سے دعوے نہیں کیا بلکہ مجھے خالق خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے تا ہیں دنیا کو بتوں اور نفوس کی شہوات اور شیطنت سے پاک کروں۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس ملت پر کیا کیا (مصیبت) نازل ہوئی اور بیماریاں بڑھتی گئیں اور وبا گھر سے نکل کر ہمسایہ میں جا پہنچی اور موتیں ایک دوسرے کو دعوت دینے لگیں اور دین انسان کی پرستش کے قدموں تلے روندا گیا اور دشمنوں نے اژدھے کی طرح اس پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ اس بستی کی مانند ہو گیا جسے سیلاب نے بچھاڑ دیا ہو۔ یا ایسی زمین کی طرح جس پر گھوڑے دوڑے ہوں۔ تب اللہ تعالٰی نے دیکھا کہ زمین ویران ہو گئی اور لوگوں کے خیالات خراب ہو گئے اور سوائے خواہشات دنیوی کے ان میں کچھ نہیں رہا اور دنیا کے فرزند اس کی طرف مائل ہو گئے پس اس وقت اس نے مجھے تمہارے اندر تجدید دین اور اصلاح و تزئین ملت کے لیے کھڑا کیا اللہ تعالٰی تم پر رحم کرے! دیکھو کیا میں مفتریوں کی طرح تمہارے پاس بے موقع آیا ہوں یا شیاطین کی لوٹ کھسوٹ کے وقت تمہارے پاس پہنچا ہوں۔

اللہ تعالٰی تمہیں ہدایت دے آگاہ رہو کہ یہ معاملہ اللہ کی قضا و قدر سے ہے اور یہ نور ظلمت کا نہیں چودھویں صدی کے چاند کا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کتنے ہی بھیڑیوں نے اللہ تعالٰی کے بندوں کو پھاڑ کھایا اور کتنے ہی چوروں نے دین کے اموال کو لوٹا کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ کہ خدا کی نصرت کا وقت ابھی نہیں آیا، نہیں ہرگز نہیں بلکہ خدا کے فضل و احسان

کے دن آگئے ہیں، میں تمہارے پاس بغیر کسی واضح دلیل کے نہیں آیا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی شہادتیں ہیں جو یقین محکم پیدا کرتی ہیں میں اپنے قبیلہ میں میّت کی مانند اور ایسے گھر کی طرح تھا جو گھر کہلانے کا مستحق نہ ہو۔ میں مستور الحال اور غیر معروف تھا مجھے گاؤں میں سوائے چند لوگوں کے کوئی نہ جانتا تھا۔ اور میں گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ میرے پاس مرد و زن میں سے کوئی نہ آتا تھا اور میں اہل زمانہ سے مخفی تھا۔ میں نے کسی شہر کی سیاحت نہ کی تھی اور نہ اطراف و اکناف میں گھوما تھا، نہ میں نے عرب دیکھا تھا، نہ عراق میں دور دور تک گیا تھا۔ اور بخدا مجھے مالی فراخی بھی حاصل نہ تھی اور میں نے زمانے کے بانجھ پستان سے دودھ پیا تھا جس سے اچھے دودھ کی توقع نہیں کی جاسکتی اور میں ایسے چوپائے کی پیٹھ پر سوار ہوا جس میں آسائش حال کی کوئی علامت نہ تھی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ وہ جملہ مہمات میں میرے لئے کافی ہوگا۔ اور فضل و احسان سے مجھ پر ہر نعمت کا دروازہ کھولے گا۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ وقت عسرت اور ہر نوع کی ضروریات کا وقت تھا اور میرے رب نے مجھے میرے معاملات اور راستہ کے آسان کرنے اور میری تمام حوائج کے متکفل ہونے کی بشارت دی تب اس وقت ایسے زمانہ میں جو امن سے دور تھا مجھے حکم دیا گیا کہ ایک انگوٹھی بنائی جائے جس میں ان اخبار الٰہیہ کے نقوش ہوں تا ان کے پورا ہونے پر یہ متلاشیانِ حق کے لئے ایک نشان ہو اور دشمنوں پر حجت تمام ہو۔ وہ انگوٹھی موجود ہے اور اے عقلمندو اس کا نقش یہ ہے[1] | الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ |

پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا جیسا اس کا وعدہ تھا اور اس کا فضل بادل گرجنے کی طرح ہی برسا اور اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹے سے دانہ کو تناور درختوں والے

[1] اس انگوٹھی کے بنوانے پر تیس سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ا (باقی اگلے صفحہ پر)

پکے ہوئے پھلوں میں تبدیل کر دیا اور انکار کی کوئی گنجائش نہیں خواہ منکرین کے گروہ متفق ہی کیوں نہ ہو جائیں کیونکہ گواہوں کی شہادت انکار کرنے والے کا چہرہ سیاہ کر دیتی ہے اور چاشت کے سورج سے انکار کیسے ہو سکتا ہے ؟

پھر جب میرے رب کی بات پوری ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے کھتیا کو بھر دیا تو لوگ میرے دروازے پر آنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے اور میں ایک قطرہ سے سمندروں اور ایک ذرّہ سے پہاڑوں اور ایک چھوٹی کھیتی سے پھلوں سے لدے ہوئے درختوں کی طرح اور ایک کیڑے سے مرد میدان بن گیا۔ یقیناً اس میں آنکھیں رکھنے والوں کے لئے نشان ہے اسی طرح میرے رب نے میری عمر کے لمبا ہونے کی بشارت مجھے زمانہ ماموریت کی ابتداء ہی میں دے دی اور فرمایا "تو دور کی نسل دیکھے گا پس میرے رب نے مجھے لمبی عمر دی یہاں تک کہ میں نے اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی اولاد دیکھ لی اور اللہ نے مجھے ابتر نہ چھوڑا۔ اور ایک سعید روح کے لئے یہ نشان کافی ہے۔ پس اے عالمو! محدثو! اور فقیہو مجھے فتوے دو۔ کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں۔ کہ یہ تمام معاملات اللہ تعالیٰ ایک ایسے آدمی سے کرتا ہے جسے وہ مفتری سمجھتا ہے اور وہ اس کی آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولتا ہے۔ اور کیا تمہیں سنت اللہ میں کوئی نظیر ملتی ہے کہ وہ کسی مفتری پر طویل عمر تک امور غیبیہ کا اظہار کرتا ہے اور سچے نبیوں کی طرح اس پر ہر نعمت پوری کرتا ہے۔ ہر موقعہ پر واضح عزت افزائی کے ذریعہ اس کی مدد کرتا ہے

(بسلسلہ گذشتہ صفحہ) فضل اور رحمت سے یہ ابھی تک ضائع نہیں ہوئی اس زمانہ میں میری عزت کا اثر اور میری شہرت کا ذکر تک نہ تھا۔ اور میں گوشہ گمنامی میں اعزاز و قبولیت سے محروم تھا۔ منہ

اور اس افتراء کے باوجود جوانی سے بڑھاپے تک اسے مہلت دیتا ہے اسے ہزاروں ساتھی عطا کرتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کے موذی دشمنوں کو کتوں کی مانند دھتکار دیتا ہے اور اسے وہ کچھ عطا کرتا ہے جو اس کے ہم عصروں کو نہیں دیا گیا اور اس سے مباہلہ کرنے والوں کو اس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک اور ذلیل اور رسوا کرتا ہے۔

جو شخص دنیا پر جھکا ہوا، اس کی زینت سے پیار کرنے والا اور افتراء کرنے والا ہو کیا تم نے کبھی اس کی بھی ایسی نصرت دیکھی یا اس کے لئے ایسی الٰہی اعانت محسوس کی ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم متقیوں کی مانند فکر سے کام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے تم کب تک اللہ کے مؤید بندوں کی تکفیر کرو گے۔ تم میری تکذیب کرتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ تم کس بنا پر مجھے جھٹلاتے ہو۔ کیا میں کتاب اللہ یا دیگر انبیاء کے صحائف کا انکار کرتا ہوں یا تم نے اللہ تعالیٰ کے نشانات نہیں دیکھے اس وجہ سے تم شک کرتے ہو یا میں بے وقت تمہارے پاس آ گیا ہوں کہ تم نے کہہ دیا کہ یہ بھی جھوٹوں کی مانند آ گیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حق کی معرفت اور بصیرت حاصل نہیں کرتے، مفتریوں کی پہلی جماعتوں اور جھوٹی باتیں بنانے والی پہلی فانی مخلوق کو دیکھ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے افتراء کی وجہ سے انہیں ذلیل اور ہلاک کیا اور ان کی کوئی خبر تک باقی نہ چھوڑی اور ان کے آثار تک مٹا دیئے اور ان کے اعوان و انصار کو کاذب ہونے اور صادقوں کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے فنا کر دیا اور اگر اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان امتیاز نہ کرتا تو امن اٹھ جاتا خبیث اور طیب، آبادیاں اور ویرانے مشتبہ ہو جاتے اور مقبولوں اور مردودوں کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رہتا۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے خوب غور سے سن لو کہ افتراء کی عمر بہت تھوڑی ہے اور مفتری آخر کار عمر میں ذلیل ہوتا ہے، نیز مفتری راندۂ درگاہ ہیں علام الغیوب خدا ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ان کے لئے شہادت دیتا ہے، ان کے ترکش میں کوئی تیر نہیں اور باتیں ہی ان کی متاع ہیں انہیں خدا کے مقبول بندوں کی مانند تائید اور برکت حاصل نہیں ہوتی اور یہ الہٰی سنّت ہے کہ جب کوئی مکذب کسی صادق کے مقابلہ کے لئے نکلے یا جھگڑنے کے لئے کھڑا ہو یا اس کی وجہ سے مباہلہ کی بنیاد مشتبہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ذلّت و رسوائی کے ساتھ پچھاڑ دیتا ہے عادتِ الٰہیہ اسی طور پہ جاری و ساری ہے تا وہ سچوں اور جھوٹوں کے درمیان امتیاز کرے۔

کاذب نصرتِ الٰہی اور تائید روح القدس سے محروم ہوتے ہیں، آسمانی نور ان کا ساتھ نہیں دیتا اور نہ مائدہ صلحاء ان کے سامنے رکھا جاتا ہے، وہ تو دنیا کے کُتّے ہیں تو انہیں اسی طرف مائل دیکھے گا۔ اور ان کے سینے دنیوی حرص سے معمور پائے گا۔ اور وہ اپنے نفسوں پہ خود گواہ ہیں۔ انجام کار وہ ذلیل ہوتے ہیں تب ایک ایسی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو خبیث کو طیّب سے الگ کر دیتی ہے۔

اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے حضور مقام صدق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے ان کی باگیں موڑ دی ہیں اور ان کے دل اپنی طرف مائل کر لئے ہیں اور انہوں نے خدا کے لئے تاریک دن اور تلوار کو چن لیا ہے اور ظاہر و باطن اسی کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ وجد و شوق میں اس کی طرف دوڑے اور اپنے عشق کی عبادات ادا کیں اور محبت کا طواف مکمل کر لیا یہ لوگ نہ دنیا میں ذلیل ہوں گے نہ آخرت میں اور عزّت و رفعت کے محلات میں بسیرا کریں

گے۔ وہ دشمنوں کے مقابلے میں کسی لغزش کو نہیں دیکھیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہر مقابلہ کے وقت ان کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کی کمزوریوں کو معاف کریگا اور گرتے وقت انہیں اٹھائے گا۔ اور وہ باحفاظت زندگی بسر کریں گے ان کے اور مفتریوں کے درمیان فرق شمس الضحیٰ اور تاریک رات، تازہ دودھ اور باسی سرکہ کا ہے ان کی پیشانی کا نور دیکھنے والوں کو نظر آتا ہے۔ انہوں نے خاتونِ دنیا کو زیب و زینت سمیت رخصت کر دیا اور آخرت کو چن لیا اور اس کی سکنیت کو چکھ لیا اور خواہشات کو ترک کر کے انہوں نے اللہ کے ساتھ ہی آرام پایا اور اس کے آستانہ پر گر گئے۔ اور انقطاع اختیار کر کے اسی کی طرف بھاگے ۔ اور اس دنیا کے کثیف کپڑے اور معمولی سبزی پر ہی قانع ہو گئے۔ تب اللہ تعالےٰ نے لطیف غذا کے ساتھ ان کی روحوں کو بجلی کی طرح چمکنے والی خلعت عطا فرمائی اور انہوں نے جو چھوڑا تھا انہیں کی طرف لوٹا دیا اور اللہ تعالےٰ مخلصین سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی طرف نگاہ کی اور انہیں طیب و طاہر پایا اور دیکھا کہ وہ اسے اغیار پر ترجیح دیتے ہیں تب خدا نے بھی انہیں ترجیح دی اور اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہیں تو وہ بھی انہیں کا ہو گیا اور انہیں مہبط انوار بنا دیا اور سنت الٰہی اولین سے آخرین تک ایسے ہی جاری ہے۔

کتنے ہی کنویں انکے لئے کھودے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں انہیں ان کنوؤں سے نکال لیتا ہے اور مصائب انہیں ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ ان کی عزت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ان پر آتے ہیں۔ آفات اُن پر اسلئے نازل ہوتی ہیں تا اللہ تعالیٰ ثابت کرے کہ وہ تائید یافتہ لوگوں میں سے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے محبوب نے انہیں صاف کیا ہے۔ اور جب تک ان لوگوں کے دل خبیث لوگوں کی ایذا دہی سے دردمند نہ ہوں اللہ

تعالیٰ کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت مخلوق میں اسی طرح
جاری وساری ہے۔ جب وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو ان کی سُنی
جاتی ہے اور جب وہ فتح کی دعا مانگتے ہیں تو ہر ظالم بخیل ناکام ونامراد ہوتا
ہے۔ وہ ردائے الٰہی کے نیچے رہتے ہیں۔ تُو انہیں زندہ دیکھتا ہے۔ لیکن
وہ فانی فی اللہ ہیں۔ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ پہلے گذر چکے ہیں اور اللہ
تعالیٰ بعد میں آنے والوں میں ان کے مثیل پیدا نہیں کرے گا۔ تیرا سنیاناس
ہو یہ فاش غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے تو سنّت رب العالمین
سے بہت دور چلا گیا۔ اگر ان کا وجود نہ ہو تو زمین وما فیہا سب تباہ ہو
جائے اس لیئے ان کا وجود جزا سزا کے دن تک ضروری ہے مجھے اللہ
تعالیٰ نے اسی لیئے بھیجا ہے کہ تم سے کفار کے ہاتھوں کو روکوں اور آلوار
کے نازل ہونے کے لیئے تمہیں تیار کروں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم شکر نہیں
کرتے بلکہ ہدایت سے اعراض کرتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں یونہی چھوڑ
دیا جائے گا۔ حالانکہ آج کے ساتھ کل بھی ہے۔ میں تمہارے پاس کسی ہوا ئے
نفس سے نہیں آیا اور نہ ہی میں ظہور کا متمنی تھا۔ بلکہ میں اہل قبور کی مانند مخفی رہنا
چاہتا تھا لیکن میرے رب نے میری کراہت و ناپسندیدگی کے باوجود مجھے نکالا
اور شہرت سے بھاگنے کے باوجود اس نے میرا نام روشن کیا میں عمر کا ایک
بڑا حصہ راز سربستہ کی طرح یا ٹوٹے ہوئے چوہے کی طرح یا مٹی میں ملی ہوئی راکھ
یا ایک بٹی ہوئی رسی کی مانند رہا جو کسی شمار و قطار میں نہیں ہوتی۔ پھر میرے
رب نے مجھے وہ کچھ دیا جو دشمنوں کو غضبناک کرتا ہے۔ اور مجھ پر وحی
جلی نازل کر کے احسان کیا لیکن بے وقوف لوگ مشتعل ہو کہ ظلم کرنے لگے اور
وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر سرکش تھے اور ان کی طرف سے مجھ پر بڑے

بڑے بگولے اور آندھیاں چلیں اور اے دانشمندو تم نے پھر ان کا انجام بھی دیکھا ان کے بعد اب میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اگر قبول کر لو تو اللہ تعالے تمہارے لئے کافی ہے اور اگر تم انکار کرو تو پھر اللہ تمہارا حساب لینے والا ہے۔ اللہ تعالے تم پر رحم کرے اور سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

اے جوانو تم دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھتے ہو اور گوناگوں نشان مشاہدہ کرتے ہو۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ بدبخت مسلمان ہیں جن کی دنیا چھن گئی ہے اور وہ اکثر دین سے ارتداد اختیار کر رہے ہیں ہر آفت انہی پر اترتی ہے اور ہر مصیبت انہی کو ہلاک کرتی ہے ہر بدعت پیدا ہو کر انہی میں گھس جاتی ہے۔ دنیا نے ان سے آنکھیں چار کرکے ان کی آنکھوں کو چندھیا دیا ہے نوجوانوں نے شعار ملت کو ترک کر دیا ہے اور سنت نبوی کے آثار کو مٹا دیا ہے وہ داڑھیاں منڈاتے اور مونچھوں کو بڑھاتے اور لمبا کرتے ہیں اور نصرانی لباس پہنتے ہیں اور اس زمانہ میں آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر وہ سب سے بدبخت ہیں۔

وہ نازل ہونے والے فضل الٰہی سے اعراض اور رحمت الٰہی کی فراوانی سے فرار اختیار کرتے ہیں۔ الٰہی دسترخوان جب قریب کیا جاتا ہے تو وہ اس سے دُور ہٹتے ہیں اور دوسرے راستوں پر چل نکلتے ہیں اور آگ کی تپش اور لپیٹ سے خوف نہیں کھاتے اور اس دنیا کی تلخی سے ڈرتے ہیں اور جس رستے پر شیطان نصف تک بھی نہیں گیا انہوں نے وہ پورا طے کر لیا ہے اور وہ شیطان سرکش سے بھی بڑھ گئے ہیں اور ان میں سے بعض لوگ اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں لیکن گفتگو جہلا کی طرح کرتے ہیں اور علم و ہدایت کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں واضح اور روشن صداقت سے اعراض کرتے ہیں۔ حضرت

خیر الرسل کو مٹی میں دفن کرتے اور عیسےٰ کو بلند آسمانوں پر چڑھاتے ہیں یہ تو بہت ہی بھونڈی تقسیم ہے۔ وہ بینا ہو کر نہیں دیکھتے اور مشاہدۂ حق کے بعد جان بوجھ کر اندھے بن جاتے ہیں اور چاشت کے سورج کی طرح ظاہر ہونے والے حق کو چھپاتے ہیں کیا وہ الٰہی نصرت کو آتے نہیں دیکھتے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر سال بڑے بڑے نشانات دکھاتا ہے۔ جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں[1] پھر اس طرح گذر جاتے ہیں گویا انہوں نے دیکھا ہی نہیں اور تقوےٰ کی راہوں سے اس طرح دور بھاگتے ہیں گویا ان میں کوئی شیر پھاڑتا ہے یا دوسری آفات

---

[1] میں نے کئی مرتبہ لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بڑے بڑے نشانات کی خبریں دی ہیں ان میں سے ایک اس جماعت کے بکثرت پھیلنے اور لوگوں کے فوج در فوج میری طرف رجوع کرنے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے کی ہے اور یہ اس زمانہ کی وحی ہے جبکہ مَیں ایک گمنام آدمی تھا مجھے خاص و عام میں سے کوئی نہ جانتا تھا از اں بعد میری جماعت اس قدر بڑھی کہ مکمل طور پر اس کی گنتی سوائے عالم الغیب والشہادۃ کے کوئی نہیں جانتا اور وہ اس ملک اور دیگر ممالک میں اس بارش کی طرح پھیل گئے جو ملک کے ہر علاقہ پر چھا جاتی ہے اور اسکی تائید اس خط کے مندرجات سے بھی ہوتی ہے جو مجھے آخر جنوری ۱۹۰۰ء میں مصر سے آیا ہے میں اہلِ انصاف کیلئے اس میں سے دو سطریں درج کرتا ہوں:۔

"جلالت مآب صاحب احترام مرزا غلام احمد قادیانی ہندی پنجابی مسیح موعود کی طرف بعد سلام و دعا تحریر ہے کہ آپ کے متبعین ان شہروں میں بڑی کثرت سے ہو گئے ہیں اور ریت اور سنگریزوں کی طرح ہیں ہر کوئی آپ کی رائے کے مطابق عمل کرتا ہے اور آپ کے انصار کی پیروی کرتا ہے۔ الراقم احمد زہری بدر دین آف اسکندریہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۱ء"

گرفت میں لے لیتی ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اُن سے باز پرس نہ ہوگی اور انہیں بھولی بسری چیز کی مانند چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ میرے ربّ کے نشانات نہیں دیکھتے یا انہوں نے کسی مفتری کے ساتھ بھی خدا کا ایسا معاملہ دیکھا ہے؟ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایذا دہی دشنام طرازی اور تحقیر کی عادت کو ترک نہیں کرتے کیا انہوں نے اس پر قسمیں کھالی ہیں، حلف اُٹھالیا ہے اور معاہدہ کرلیا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ سمیع و بصیر ہے افسوس ہے ان پر کہ وہ تقوےٰ کی حدود سے تجاوز کرگئے ہیں۔ ان کے دلوں پر مُہر کردی گئی ہے اور انہوں نے حِقد ہے اور اندھے پن کو ترجیح دی ہے وہ مخلوق سے ڈرتے ہیں لیکن خدا سے خوف نہیں کھاتے اور آگ کی گرمی اور شعلوں کی لپیٹ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ انہیں دین کے گھر کی کنجیاں دی گئیں مگر نہ وہ خود داخل ہوئے اور نہ کسی اور کے داخل ہونے پر رضا مندی کا اظہار کیا۔ کیا ان سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ امام وقت پر ایمان لائیں گے، نہیں، بلکہ وہ تو کہتے ہیں ایک کذاب ہے جو مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے اپنے آپ کو مسلمانوں کے بھیس میں ظاہر کرتا ہے حالانکہ اللہ اور رسول مصطفےٰؐ پر ایمان نہیں رکھتا انہوں نے میرا سینہ پھاڑ کر تو نہیں دیکھا پھر کس چیز نے انہیں مخفی کفر پر اطلاع دی ہے، انہوں نے وہ نشانات دیکھے ہیں کہ اگر قرونِ اولیٰ میں ہلاک ہونے والے لوگ دیکھ لیتے تو دنیا و عقبےٰ میں سزا نہ پاتے۔ یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ سورج ان پر طلوع ہوا اور چاشت کے وقت تک آگیا اور وہ ابھی غار میں چھپے ہوئے ہیں اور تاریکی کو ترجیح دے رہے ہیں وہ خائن اور امین، روشن دن اور تاریک رات کے درمیان فرق نہیں کرتے وہ خدائے ذوالجلال کی طرف سے نازل ہونے والے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنے

امر یہ غالب ہے اگرچہ ان کی تدابیر پہاڑوں کو ہلا دینے والی ہی کیوں نہ ہوں
کیا وہ سمجھتے کہ انہیں زوال نہیں آئے گا (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ عنقریب ان کی تدبیر
کو باطل کر دے گا اگرچہ ان کی تدبیر حلق میں اتر جانے والے اور رگوں میں
سرایت کر جانے والے دودھ کی مانند (زود اثر) کیوں نہ ہو۔ یا کسی دوسری
غذا کی مانند جو زیادہ لطیف اور زیادہ شیریں ہے۔ کیا وہ اس کی قضا کو
رد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پاک ہے ہمارا رب جو بہت بلند شان والا
ہے۔ وہ غالب آتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا اور اپنا حکم آسمان سے تحت الثریٰ
تک نافذ کرتا ہے۔ کوئی جوان ہے جو اس خدا سے ڈرے اور سرکشی سے باز
آجائے۔ اور کیا کوئی نیک نفس ہے جو اس کی اطاعت کرے اور نافرمان
نہ بنے۔ کیا وہ اپنے آباؤ اجداد کی آراء پہ تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ان کی
آراء کو کوئی قرار نہیں اور تو انہیں بھی آپس میں مختلف الآراء پائے گا۔ جدائی
ان کی آراء کے اتفاق میں سدِ راہ ہے سو انہیں کوئی ثبات و قرار نہیں اور وہ
ہر لحظہ بدل رہی ہیں۔ خدا کی قسم میں صادق ہوں اور انہوں نے میرا بغیر کسی
واضح دلیل اور علم کے انکار کیا ہے اور اگر وہ سچے ہوں تو میں اپنے آپ کو ذبح
ہونے کے لئے یا اس سے بھی بڑھ کر کسی سزا کے لئے پیش کرتا ہوں۔ وہ اٹکل پچو
سے باتیں کرتے ہیں اور انہیں صداقت کی کوئی اطلاع نہیں۔ اور وہ کہتے
ہیں کہ زلزلے اور طاعون انہی لوگوں کی نحوست کی وجہ سے آئے ہیں حالانکہ
وہ خود منحوس لوگ ہیں۔ ان کی بے ہودہ گوئی کو تو دیکھو۔ اے قرآن اور
رسول کے دشمنو! تم کس بات سے برا شگون لیتے ہو۔ کیا عذاب اس وجہ سے
آیا ہے کہ خدا نے اپنے ایک بندہ کو بھیجا ہے تا وہ اپنی حجت پوری کرے اور
غافل لوگوں کو ڈرائے۔ تم پر اور تمہارے گمانوں پر افسوس ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ان کی ظہور سے پیشتر خبریں دے دی تھیں پھر بھی تم اللہ اور اس کے رسُول کے ساتھ استہزاء کرتے ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالےٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ تم کفر کی تاریک راتیں دیکھتے ہو اور کسی فرستادہ کی ضرورت اور علامات محسوس کرتے ہو پھر اس کے باوجود تم اندھوں کی طرح اعراض کر جاتے ہو۔ اور جب اسلام کی صبح مسکرائی اور اللہ تعالےٰ نے اپنے بڑے بڑے نشانوں کے ساتھ شرک کو جڑ سے اکھیڑنے کا ارادہ کیا تو خدا کے نشانات کے خلاف سازشیں کرنے لگ پڑے تاکہ لوگ حق کی طرف نہ لوٹیں۔

تم سورہ نور میں بغیر کسی شک وشبہ کے یہ مطالعہ کرتے ہو کہ تمام خلفاء اسی امت سے آئیں گے۔ اس کے باوجود تم بنی اسرائیل کے عیسےٰ کو تلاش کرتے پھرتے ہو اور ان کے بارہ میں جو کہا گیا ہے اسے بھول جاتے ہو اور حدیث نبوی میں امامکم منکم پڑھتے ہو اور پھر تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہو۔ کیا تم خدا تعالےٰ کی طرف سے آیات بیّنات اور دلائل لے کر آنے والے کا انکار کرتے ہو، کیا تم اس بات سے منکر ہو کہ کفار نے تمہارے دین کو جو خیر الادیان ہے زخمی کر دیا ہے اور اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ تم مرتد ہو کر انہی کی مانند شیطان کا گروہ بن جاؤ۔ اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالےٰ کی غیرت اس زمانہ میں اس بات کی مقتضی ہے کہ اپنے بندہ کو بھیجے اور اپنے وعدہ کو پورا کرے اور اپنے گروہ کو سرکشوں سے بچائے۔

پس وہ مامور بندہ میں ہی ہوں اور وقت مقدر یہی ہے اب کیا تم ایمان لانے والے ہو۔ حق ظاہر ہو گیا ہے اور وقت متعین ہو چکا ہے تم سمجھتے کیوں نہیں افسوس ہے تم پر تم اول المنکرین بن گئے ہو حالانکہ اس سے پیشتر تم انتظار کیا کرتے تھے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ملک کے گوشے گوشے اور زمین کی مختلف

اطراف میں کس طرح شرک پھیل گیا ہے۔ کیا تم جان بوجھ کر اس کا انکار کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔

اے علماء محترم نیند کے پیالوں کا قصد نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بڑے بڑے حوادث سے جگا رہا ہے اور بڑی بڑی آفات سے تمہیں متنبہ کر رہا ہے۔ وہ ابرار کی مانند ڈرنا کہاں ناپید ہو گیا اور خدائے قہار کو یاد کر کے بہنے والے آنسو کہاں گئے۔ تم تو دین کے برتن تھے لیکن تم سے کفر پھوٹ کر باہر نکلا اور میں حیران ہوں کہ تمہارے نفس کے پرندے نے نہ انڈے دیئے نہ بچے نکالے اے حد سے بڑھنے والو کیا تم صاف ستھرے دسترخوان پر بیٹھے ہوئے گوشت کے ساتھ روٹیاں کھانے کے لئے پیدا ہوئے ہو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ میں نے جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ اس لئے پیدا کیا ہے تا وہ کھائیں۔ سبحان اللہ تم نے کونسا طریق اختیار کر رکھا ہے اور کونسی راہ کو ترجیح دی ہے۔

تم آخر دنیا تک زندہ رہو گے اور مرو گے نہیں اور اس کے پھلوں کو توڑتے رہو گے۔ اور ہلاک نہیں ہو گے۔ یقیناً دنیا اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے اب تم جاگتے کیوں نہیں، تمہارے اس ملک میں طاعون کی وبا اور دوسری آفات نے ڈیرہ جما لیا ہے تم دیکھتے کیوں نہیں تم موسم گرما میں ہو یا موسم سرما میں وہ تمہارے ساتھ ہے اور تم سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ کیا تم مشاہدہ نہیں کرتے ہو کیا تمہاری آنکھیں چندیا گئی ہیں یا تم نابینا ہو۔ تمہارے سامنے مختلف مصیبتیں ظاہر ہوئیں یہاں تک کہ تم پر تمہاری اولاد پر اور تمہاری عورتوں پر اور قرابت داروں پر ٹوٹ پڑیں اور ہر سال تمہارے عزیز موت کی وجہ سے تمہیں داغ مفارقت دے جاتے ہیں اور تم گریہ و زاری

اور جزع فزع کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔

اور اللہ تعالےٰ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ ان میں حجت پوری کرنے کے لئے کوئی فرستادہ بھیجے اور معاملہ کا فیصلہ ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ایسا ہی فرمایا ہے اور امم سالفہ میں عادتِ الٰہی اسی طور پہ جاری رہی ہے تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اپنی طرف بھیجے جانے والے امام کو نہیں پہچانتے۔ اور اس داعی کی اتباع نہیں کرتے۔ جو تمہارے اندر کھڑا کیا گیا ہے کیا تم مکذب اور منکر کے انجام سے ناواقف ہو؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جاہلیت کی موت مرو اور پھر عقبیٰ میں تم سے باز پرس ہو۔ تمہاری راہنمائی قولِ طیب کی طرف کی جاتی ہے۔ لیکن تم صفائی کو چھوڑ کر کدورت کو ترجیح دیتے ہو۔ جو تمہارے پاس آگیا ہے۔ اسے تم دھکے دیتے ہو مگر اس کے ساتھ ہی ایک مردہ کو آسمانوں سے بلاتے بھی ہو اور سب دشتم کرتے ہو اور جو منہ میں آتا ہے کہتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے جس دن ہر جان جزا کے لئے حاضر کی جائے گی اور نبی اپنے وطن میں ہی ذلیل ہوتا ہے پس گالیاں نکالو اور دشنام طرازی کر لو۔ اللہ تعالےٰ سمیع و بصیر ہے۔

اے لوگو تم آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے کیوں بنتے ہو اور تجاہلِ عارفانہ سے کام کیوں لیتے ہو کیا تم استہزا کرنے والوں کے انجام سے ناواقف ہو۔ تم بھڑ کی طرح ڈنک مارتے ہو اور ایسے آدمی کو ایذا دیتے ہو جس کی روشنی چراغ کی طرح پھیلی ہوئی ہے تم چاندوں کو دیکھ کر بھونکتے ہو اور صلحاء نے چاند کو دیکھ لیا ہے اور تم ظلمت میں پڑے ہو۔ لوگ آ گئے ہیں۔ اور تم بھاگ رہے ہو۔ بہت سے استہزا کرنے والوں نے میری موت کی خبر دی گویا انہیں خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے اور انہوں نے اس پہ اصرار کیا اور اسے لوگوں میں شائع کر

دیا لیکن معاملہ برعکس ہوا اور اللہ تعالےٰ نے ان کے استہزاء کا سنجیدگی سے جواب دیا اور وہ اپنے الہام کے بعد جلد ہی مر گئے۔ اور اپنی ندامت کی گھاس اور ذلت کو اپنے چارپاؤں کے لئے چھوڑ گئے۔

بعض موذیوں نے مجھے ایذا دی مگر اللہ تعالےٰ نے اس کے نتیجہ میں بعض نشانات ظاہر فرمائے اور حقیقت الوحی میں ہم ان کا تذکرہ کر چکے ہیں تا متلاشیان حق کے لئے وہ بصیرت کا موجب ہو۔ اور ایک قریبی واقعہ ذوالقعدہ میں فوت ہونے والے ایک شخص کا ہے وہ دشنام طرازی اور طعنہ زنی کرتا تھا اس کا نام سعد اللہ تھا اور اس کی ایذا رسانی نیزہ کی طرح تھی جب اس کا سب دشتم اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اور وہ ایذا دہی میں ماسوا سے سبقت لے گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کی موت، رسوائی اور قطع نسل کے بارہ میں جو فیصلہ فرمایا تھا اس سے مجھے بذریعہ وحی آگاہ کیا اور فرمایا یقیناً تیرا دشمن ابتر رہے گا۔ تب میں نے اپنے ربّ عظیم کی وحی کو لوگوں میں شائع کر دیا ازاں بعد اللہ تعالےٰ نے میرے الہام کی تصدیق کر دی تو میں نے چاہا کہ اسے تفصیل سے بیان کروں اور اللہ تعالےٰ نے جو اس فتنہ پرداز اور عباد الرحمٰن کے دشمن کے ساتھ سلوک کیا اُسے شائع کر دوں لیکن میری جماعت کے ایک وکیل نے منع کیا اور اشاعت کے ارادے سے خوف دلایا اور کہا کہ اگر آپ اسے شائع کریں گے تو حکام کی ناراضگی سے امن میں نہ رہیں گے اور قانون جرم کی سزا کے لئے حرکت میں آجائے گا۔ اور خلاصی کی کوئی صورت اور فرار کی کوئی جگہ نہ ہوگی اور مصائب اس طرح چمٹ جائیں گے جس طرح قرض خواہ مقروض کو چمٹ جاتے ہیں اور شدید کوفت کے بعد جو انجام ہوگا وہ معلوم ہی ہے اور حکومت مجرموں کو چھوڑنے والی نہیں

ہے پس بہتیری مخناطآدمیوں کی طرح اس وحی کے اخفا میں ہی ہے اس پر میں نے کہا کہ الہام کی تعظیم کرنا ہی صحیح ہے اور اخفا میرے نزدیک معصیت اور کمینے لوگوں کا کام ہے۔ اور خالق کائنات کے علاوہ کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور میں اس کے بعد حکام کی دھمکیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور ہم تمام فضلوں کے منبع اپنے رتب کو پکارتے ہیں اور اگر اس نے قبول نہ کیا تو ہم ذلیل زندگی پر ہی راضی ہوں گے اور خدا کی قسم وہ اس شریر کو مجھ پر مسلط نہیں کرے گا۔ اور اس پر آفت نازل کرے گا۔ اور اپنے پناہ مانگنے والے بندہ کو بچائے گا۔

میری باتیں زبدۃ المخلصین فاضل علم دین محبی حکیم نورالدین صاحب نے سنیں تو ان کی زبان پر یہ حدیث آ گئی رب اشعث اغبر لبعض پریشان اور گرد آلود بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم قسم کھا کر کوئی بات کہدیں تو اللہ اسے ضرور پورا کرتا ہے) تب میری اور اس کی بات سے دل مطمئن ہو گئے اور انہوں نے ڈرانے والے کو غلطی خوردہ قرار دیا اور اس کے خوف کی بنیاد کو کمزور سمجھا پھر میں نے سعداللہ کے خلاف تین دن تک بددعا کی اور رتب علام سے اس کی موت کی تمنا کی تو اس نے مجھے وحی کی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ۔ یعنی اللہ تعالے اس کے شر کو تجھ سے دور کرے گا۔ اور خدا کی قسم اس پر چند راتیں بھی نہیں گذریں تھیں کہ مجھے اس کی موت کی خبر آ گئی پس سب تعریفیں اللہ تعالے کے لئے ہیں جس نے دشمن کو اپنے کوڑے سے مارا۔

اے لوگو میں اپنے رب کی طرف سے ایک مائدہ لایا ہوں تاکہ فقراء کو کھلاؤں کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس دسترخوان کو لے لے اور مہلک بھوک سے محفوظ ہو جائے۔ اور بدبخت ہی ہوگا جس کو یہ غذا موافق نہ آئے۔ اسے کھانے والے کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے اور اس کے ورے بہت بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالٰے چاہتا ہے کہ تمہارے بوجھوں کو اُتارے، طوق وسلاسل کو دور کرے اور تمہیں قحط زدہ زمین سے نعمت اور رفاہیت کے شہر میں منتقل کرے اور تمہیں شدید آندھی والی تاریکیوں سے نجات دے اور ایسے محلات میں پہنچائے جن میں مشعلیں جل رہی ہیں اور تمہیں گناہوں اور جھوٹ سے پاک کرے تاکہ تم ایسے ہو جاؤ جیسے کوئی حج مبرور سے لوٹا ہو۔ لیکن تم اسی بات پر راضی ہو گئے کہ تمہارے جسم گناہوں کی میل سے آلودہ رہیں اور تم ہمیشہ دیار محبوب سے دور رہو۔ میں نے تمہارے سامنے آب حیات پیش کیا ہے لیکن تم نے موت کے پیالے کو پسند کر لیا ہے میں تمہیں بیت العتیق کی طرف بلاتا ہوں مگر تم بتوں کی طرف بھاگتے ہو۔ تم گالیاں دیتے ہو اور ہم تمہارے لئے رنج وغم سہتے ہیں اور غم کی ظلمتوں میں تمہارے لئے دُعا کرتے ہیں گویا ہم نماز عشاء پڑھ رہے ہیں۔ اب معاملہ اللہ تعالٰے کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا اور وہ دن آئے گا جب یہ پتھر نرم پڑ جائیں گے آخر یہ گھبراہٹ کب تک ہوگی۔ اے لوگو عوام کی باتوں کی طرف مائل نہ ہو کیونکہ وہ سلامتی کی راہ سے منہ موڑ گئے ہیں اور اگر تمہیں اس پر تعجب ہے تو پھر ان کی یہ بات کتنی تعجب انگیز ہے کہ عیسٰےؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمانوں پر زندہ ہے اور ساتھ ہی مردوں سے بھی ملا ہوا ہے اور جنت میں داخل ہو اور کہتے ہیں کہ آخری زمانہ میں وہ مردوں کی صحبت چھوڑ دے گا۔ اور زمین پر نازل ہوگا اور چالیس سال قیام کرے گا۔ پھر اس مقام سے کوچ کرے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے مردوں سے مل جائے گا۔ یہ ہے ان کے اعتقادات کا خلاصہ اور ان کی خرافات کا ملخص۔ میں اس بیہودہ بیان پر حیران ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ خواہشات نفسانی انہیں کھینچکر اس طرف

لے گئیں یا ان پر سیاہ بختی غالب آگئی۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ اتنی مدت گذرنے اور تلاوت قرآن کریم کرنے کے باوجود وہ سچائی نہ پاسکے میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ کس قسم کا جنون ہے کہ اس پہ صدیاں گذر گئی ہیں بخدا ایک ایمان کو جڑسے اکھاڑنے والے اور خلاف قرآن امر پہ ان کے اصرار نے مجھے حیران کردیا ہے ان کے پاس صدی کے سر پہ حق و صداقت کو لے کر حَکَمْ آگیا ہے اور ہر قسم کی بدعت اور کفر کے غلبہ کے وقت آیا ہے۔ اب مجھے حیرانگی اس امر پہ ہے کہ وہ منکر کیوں ہیں؟ حالانکہ زمانہ اسے دعوت دے رہا ہے اور وہ زمانے کی پکار کا جواب ہے۔

بخدا میں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے واضح دلائل عطا کئے ہیں اور میں اس کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں اور اگر حجاب اٹھا بھی دیا جائے تو میرے یقین میں کچھ زیادتی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خطا کار جانوں کی طرف نگاہ کی اور زمانے کو تاریک سرد رات کی مانند پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا وہ توبہ کریں مگر ہم ان کی کس طرح خیر خواہی کریں۔ وہ تو سنتے ہی نہیں اور صداقت کے رستے سے اعراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ الٰہی دسترخوان اور اس کی چپاتیوں سے بھاگے اور بکھر گئے اور دسترخوان اپنی جگہ پہ پڑا رہ گیا اور انہوں نے ثرید دنیا کو ترجیح دی اور ان کے منہ اسی طرف جھکے اور ان کے ہونٹوں نے اسے ہی چوسا۔

میری صداقت کی کمترین دلیل یہ ہوگی کہ جن باتوں کا میں نے ان سے وعدہ کیا ہے وہ ضرور پوری ہوں گی پس وہ انتظار کیوں نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں حالانکہ یہ ان کی قرآن و حدیث سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے، وہ حضرت عیسیٰؑ کی موت سے شدید انکار اور ان کی زندگی

پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ یہی وہ بات ہے جس سے اُن پر موت وارد ہو گی پس اگر تو قرآن پر ایمان لانے والا ہے اور منکر نہیں تو اس سے اجتناب کر اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جنہوں نے لاپرواہ ہو کر کلام اللہ کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے حضرت عیسیٰؑ کی زندگی پر اجماع کیا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ جب معتزلہ موجود ہیں تو اجماع کہاں رہا۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے قول فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی پر غور نہیں کرتے یا اس پر ایمان نہیں رکھتے، تو ان کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو بدل دیں اور کہیں کہ توفی کے معنی روح کو جسم کے ساتھ اٹھانا ہے۔ جان بوجھ کر ان کا حق سے اعراض دیکھو!

وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گمراہی اُمت کے بارہ میں پرسش پر حضرت عیسیٰ یہ جواب دیں گے اور قرآن مجید میں تم ایسا ہی پڑھتے ہو۔ واللہ مجھے ان کے کام اور عقل و عرفان پر حیرت ہے کیا انہیں علم نہیں کہ کوئی بشر رُوح قبض کئے جانے اور اصحابِ قبور میں شامل ہونے سے پیشتر حشر و نشر کے دن حاضر نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ فکر و تدبّر سے کام کیوں نہیں لیتے؟

صحابہ کرامؓ نے حضرت خیر الانام کو دفن کیا اور مٹی ڈالی اور ان کا مزار اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ پس یہ کہنا سوء ادبی ہے اور مخالفت عقل و دانش ہے کہ عیسیٰؑ نہیں مرا۔ اور یہ ایسا شرکِ عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ اپنے بھائیوں اور اہل زمانہ کی مانند وفات پا چکا ہے اور عقیدہ حیات مسیح مسلمانوں میں

ملت نصرانیہ سے آیا ہے اور اسی خصوصیت کی وجہ سے انہوں نے اسے معبود بنایا اور پھر مال و دولت خرچ کر کے اسے تمام دیار و امصار میں پھیلا دیا کیونکہ ان میں کوئی صاحب فکر و نظر نہ تھا۔ متقدمین مسلمانوں سے یہ قول لغزش کے طور پر صادر ہوا، پس وہ اللہ تعالےٰ کے حضور معذور ہیں کیونکہ انہوں نے بلا ارادہ یہ خطا کی اور سادہ طبع ہونے کے باعث غلطی کھائی اور اللہ تعالےٰ صحت نیت سے اجتہاد کرنے والے مجتہد کو جو بغیر خیانت کئے بقدر استطاعت حق تحقیق ادا کرتا ہے معاف فرماتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کے پاس امام حکم بن کر اور ہدایت کے واضح دلائل لے کر آیا اور ہدایت کو ضلالت سے ممیز کر دیا اور خفی کو جلی کر دیا مگر پھر بھی انہوں نے اس کے قول سے اعراض کیا اور صداقت کا راستہ اختیار نہ کیا بلکہ جو اس رستہ پر چلا اسے بھی روکا اور مخالفت پہ اڑے رہے اور دشمنوں کی طرح عناد اور فساد پہ مر گئے اور اس دنیا پہ خوش ہو گئے اور کل کو بھول گئے کیا وہ اس کا انکار کرتے ہیں جس سے اللہ تعالےٰ نے ڈرایا ہے حالانکہ جب تقدیر آ گئی تو وہ اپنے گرنے کی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ اور خواہشات نفسانی پہ عمل کرنے والی ہر جان خاک بسر ہو گی اور قلب سلیم لے کر اللہ تعالےٰ کے حضور آنے والا آگ کی لپیٹ سے نجات پائے گا۔ اور گنہگار اعراض کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ جس میں نہ وہ جیئے گا نہ مرے گا۔ اور ہم اسی انتظار میں شام و سحر گزارتے ہیں۔ اور ہر لحظہ ہماری آنکھ تقدیر کی طرف پھرتی ہے عذاب الٰہی نے تمہارا دروازہ کھٹکھٹایا ہے اور تمہارے دانتوں کو توڑ دیا ہے کیا تم دیکھتے نہیں؛ تمہاری جانیں جنگلات میں موتوں کے شہر کے قریب ہو گئی ہیں۔ پس اے غافلو ان سے بچاؤ کا قلعہ تیار کرو اور اپنے ہی ہاتھوں

اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ تمہاری زندگی دین و ایمان ہی سے ہے چپاتیوں اور صاف پانی سے نہیں، دین کے بغیر کوئی زندگی نہیں اور جس شخص کا دین ضائع ہو گیا وہ مُردوں کے مشابہ ہے۔ تم مشاہدہ کرتے ہو کہ کفر نے اسلام کی پسلیاں توڑ دی ہیں اور عوام کی زبانوں پر اسلام کے نام کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔ بخدا یہ تیر کُنوں سے زخمی ہوا ہے اور پھاڑا جانے کی وجہ سے ٹوٹنے پر راضی ہو گیا ہے اور کشتی کی بجائے ہلاکت کی جگہ پر بیٹھ گیا ہے اس لئے تمہیں ہر طرف سے ضرر پہنچا اور تلخ عیش ملی ہے اور آفات نے تمہیں اپنا ساتھی چن لیا ہے گویا انہوں نے تمہارے صحن کو وسیع پایا ہے اور آفات کے نیچے تم ہر روز پسے جاتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ یہ مصیبتیں پے در پے تم پر آ رہی ہیں اور بری طرح تباہ کر رہی ہیں اور تم پر کوئی آفت نہیں اُترتی مگر وہ پہلی سے بڑی ہوتی ہے پھر بھی تم ڈرتے نہیں۔

جو آفات اتر چکی ہیں تم انہیں دیکھ چکے ہو اور بعض ان کے بعد جلد نازل ہونے والی ہیں پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکو تاکہ تم نجات پاؤ اور تم سے توبہ کی کس طرح امید کی جا سکتی ہے جبکہ تم ہر ظاہر ہونے والے نشان سے اعراض کرتے ہو، عنقریب تمہارے پاس اس کی خبریں آئیں گی جس کا تم استہزا کر رہے ہو اور ایک آفت یہ ہے کہ کچھ لوگ تمہیں مال کا طمع دے کر کفر کی جانب بلاتے ہیں۔ اور ہر ارتداد اختیار کرنے والے کے سامنے سونا پیش کرتے ہیں تاکہ وہ عیسائی ہو جائیں، وہ صاحب ثروت ہیں اور تم فقیر ان پر دنیا کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور تم غربت میں شام و سحر بسر کرتے ہو اور یہ فتنہ ہر فتنہ سے بڑا اور یہ مصیبت ہر مصیبت سے بڑی ہے کیونکہ تم ان کی چپاتیوں کے محتاج

ہو وہ نہیں۔ وہ تمہارے ملک میں آگئے ہیں اور ان کے بادشاہ تمہارے حکم ہو گئے ہیں۔
پس اثر قبول کئے بغیر چارہ نہیں جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو، پھر ایک مصیبت
یہ ہے کہ تمہارے امرأ دین کا استہزاء کرتے ہیں۔ اور غرباء دنیا پر جھکے ہوئے
ہیں، اور ہمیں نہ امراء کی طرف سے نہ غربا کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک
ملتی ہے اور ہم یقیناً ہر ایک سے مایوس ہیں ہم نے دونوں طرف نگاہ کی تو
ہم پر وہ حالت وارد ہوئی جو بیمار پر آثار موت ظاہر ہونے پر طاری ہوتی ہے
کوئی کافر تو تمہیں شکست نہ دے سکتا تھا تمہارے گناہوں نے تمہیں ہزیمت
سے دوچار کر دیا ہے۔ تم نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اور اسی طرح تم بھی
بھلا دیئے جاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں پر نگاہ ڈالی اور انہیں
تقوےٰ سے خالی پایا تو اس نے تم پر نافرمان لوگ مسلط کر دیئے اور تمہیں
سزا دینے کے لئے اس نے انہیں بنرے دیئے اب کیا تم باز آجاؤ گے ؟
خدا تعالےٰ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے
دلوں کی حالت تبدیل نہ کریں۔ پس کیا تم تبدیلی کرنے والے ہو۔ اور اگر
تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تعالےٰ تمہیں عذاب دے کر کیا
کرے گا، سو کیا تم ایمان لانے والے ہو؟

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان مسلسل گناہوں کے ساتھ زندہ ہو حالانکہ
چوپاؤں ایسی زندگی گزارنے سے موت ایک جوانمرد کے لئے بہتر ہے تمہیں
کیا ہو گیا ہے کہ تم متنبہ نہیں ہوتے، نصرانیت تمہیں ہر روز اسی طرح کھا
رہی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے تاکہ قضاء و قدر کو پورا کرے
بخدا یہ وبا ہر وبا سے اور یہ زلزلہ ہر زلزلہ سے بڑا ہے اور جو آفت
بھی تم پر نازل ہوئی ہے اے عہد شکنو تمہارے ہی گناہوں کی وجہ سے ہے

آفات جسمانی تو صرف جسم کو ہلاک کرتی ہیں لیکن آفات روحانی جسم روح اور ایمان سب کو اکٹھے ہی ہلاک کر دیتی ہیں۔ پس اگر تم عقلمند ہو تو دشمنوں کو نہیں خود اپنے نفسوں کو بُرا بھلا کہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آسمان کی طرف نہیں دیکھتے اور کلیتہً زمینی بن گئے ہو اللہ تعالےٰ نے تمہارے سامنے دین کا دودھ پیش کیا اور تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ پھر ایک قوم نے تمہارے سامنے خنزیر کا گوشت رکھا تو تم شوق سے اسے چوسنے لگے حالانکہ ان میں سے جو بھی تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے منافق کی مانند ہی داخل ہوتا ہے اور بازاروں میں مال کی طمع میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کاغذ دکھلا کر بھیک مانگتا رہتا ہے وہ بڑھتے جا رہے ہیں اور تم کم ہوتے جا رہے ہو۔ اے جاہلو یہ زندگی کب تک رہے گی۔ تم دنیاوی مال و منال پر گرتے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ تمہیں کب اُٹھا لیا جائے گا۔ تم دسترخوان کو دیکھتے ہو مگر گمراہ کرنے والے دسترخوان بچھانے والے کو نہیں دیکھتے گویا تم اندھے ہو۔ تم عشا کی نماز کو ترک کر کے بادہ خواروں کے ساتھ دخت رز سے پیاس بجھاتے ہو، اور کاہلوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہو اور دین کو انگلی کے ساتھ بھی نہیں چھوتے اور نہ اس کے لئے تکلیف محسوس کرتے ہو اور پھر یہ بھی کہتے ہو کہ ہم نے پوری کوشش کی ہے۔ اور ہم فارغ ہو گئے ہیں، اے لوگوں غور کرو کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ اس آبادی میں امام بھیجے درآنحالیکہ تم اللہ سے کئے ہوئے عہدوں کو توڑتے ہو اور جس کے ساتھ اللہ نے تعلق پیدا کرنے کا حکم دیا ہے اس سے قطع تعلق کرتے ہو — اور زمین میں فساد کرتے ہو، بخدا وقتِ موعود یہی ہے پس تم قبول کیوں نہیں کرتے

واللہ اس معاملہ میں میں کعبہ محتاج ہوں جیسے کہ کعبہ محتاج ہے اور میں ہی وہ حجرِ اسود[1] ہوں۔ جس کی قبولیت زمین میں پھیلائی گئی ہے جس کے چھونے سے لوگ برکت حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ یہ تو دنیا کا خواہش مند ہے ہم تو دنیا سے بہت دور رکھے گئے ہیں میں لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم کرنے کے لیئے آیا ہوں نہ کہ گوناگون تحائف جمع کرنے کے لئے۔

خدا تعالےٰ نے میرے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور اپنے نشانات سے گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں میں حق سے کہ آیا ہوں اور حق کے ساتھ بھیجا گیا ہوں کوئی افتراء کی بات نہیں، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے شناخت نہیں کرتے اے مسلمانو میں تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بلکہ تمہاری گم گشتہ متاع ہوں کیا تم میں کوئی ہے جو میری دعوت قبول کرے اور میری باتوں کی طرف حسنِ ظن سے دیکھے۔ اے متکبرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں۔

اے لوگو اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو پرستارانِ صلیب دین کو تاڑ دیتے۔ یہ سیلاب اب سر تک پہنچ چکا ہے اور اس نے کئی جانوں کو ہلاک کر دیا ہے کیا تم جانتے نہیں کہ پادری کس طرح گمراہ کرتے ہیں، میں تو اس وقت بھیجا گیا ہوں جب گمراہی نے زمین کو نجس کر دیا ہے۔ اور اس پر رہنے والوں کو ہلاک کر دیا ہے پس تم سمجھتے کیوں نہیں بخدا تم سے زیادہ عجیب حال زمانے میں کسی کا نہیں، تمہارا مجھ سے اعراض اور پہلوتہی کرنا طوالت اختیار کر گیا ہے حالانکہ تم نشانات دیکھ چکے ہو اور تمہیں بیّنات دیئے گئے مگر تم

---

[1] یہ اس وحی کا خلاصہ ہے جو اللہ نے میری طرف کی ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے استعارہ ہے اور معبرین نے کہا ہے کہ علم رؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم فقیہہ اور صاحب حکمت مرد ہوتا ہے۔ منہ

نے انہیں کنکروں کی مانند پھینک دیا، تمہارے لئے نیکیوں کا دروازہ کھولا گیا مگر تم نے اپنے دروازوں کو بند کر لیا تاکوئی صحن میں داخل نہ ہو جائے تم اللہ کے محارم سے کیوں نہیں بچتے اور کیوں تکذیب میں جلدی کرتے ہو یقیناً اللہ تعالےٰ شمشیر زن ہے اور اپنی تلوار حد سے زیادہ تجاوز کرنے والوں پر سونتا ہے۔

یقیناً مسیح موعود میں ہی ہوں اور تم میری تکذیب کے درپے ہو گالیاں دیتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ دعوےٰ باطل ہے۔ اور ایسی بات ہے جس کی سلف نے مخالفت کی ہے، علم و فضل کے دعاوی کے ساتھ تمہاری یہ بات تعجب انگیز ہے کیا تم جان بوجھ کر قرآن کے مخالف باتیں کرتے ہو۔ صحابہؓ کے بعد اجماع کا دعویٰ باطل اور کذب شنیع ہے جس پر ظالم ہی اصرار کرتے ہیں ۔

اور اجماع ہے کہاں، کیا تم معتزلہ کا قول بھول جاتے ہو۔ کیا تم انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اور خود مسلمان بنتے ہو۔ پس ثابت ہوا کہ تمہاری بات ہی حرف آخر نہیں بلکہ تم نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو اب فیصلہ فرمائے گا۔ اور میرے پاس اپنے رب کی طرف سے شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم دیکھ چکے ہو کیا باوجود اس کے تم انکار کرتے ہو؟ جو لوگ مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں اور وہ بری ہیں لیکن وہ لوگ جن کے پاس میری دعوت پہنچی اور انہوں نے میرے نشانات دیکھے اور مجھے پہچانا اور میں نے انہیں اپنا تعارف کرا دیا اور ان پر میری طرف سے حجت تمام ہوئی، پھر انہوں نے اللہ تعالےٰ کے نشانات کا انکار کیا اور مجھے ایذا دی یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا کا عذاب حق ہے کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتے اور خدا تعالےٰ کی آیات اور رسولوں سے استہزاء کرتے

ہیں اور ہیں اُن کے پاس بغیر کسی دلیل کے نہیں آیا بلکہ میرے رب نے ان کو نشان پر نشان اور معجزہ پر معجزہ دکھایا اور ان پر حجت قائم کی گئی اور تنازع و خصومت کا فیصلہ کر دیا گیا پھر بھی وہ انکار پر مصر ہیں کیا وہ خدا تعالےٰ سے جنگ کرتے ہیں کہ اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنایا ہے امر اور فیصلہ اسی کا ہے اس سے اس کے افعال کے بارہ میں پرسش نہیں ہو سکتی لیکن یہ لوگ جوا بدہ ہیں ان میں سے بعض اس جھگڑے سے شرمندہ ہو کر اور دُور کر ہٹ گئے اور تائب ہو کر میری طرف لوٹے لیکن ان میں سے اکثر ظلم کر رہے ہیں۔

کیا وہ حیات عیسےٰ پر اصرار کرتے ہیں۔ اور اس اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ نے اتفاق کیا۔ اور وہ اس رستہ کے خلاف چلتے ہیں جو ان لوگوں کا رستہ ہے جنہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان میں سے ہر ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کیا اور سیکھا اور عیسےٰ کی وفات پر ان کا اجماع منعقد ہوا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلا اجماع ہے جس کو عالم لوگ جانتے ہیں کیا تم خدا کا قول قد خلت من قبله الرسل بھول چکے ہو یا جان بوجھ کر کفر اختیار کرتے ہو اور صحابہؓ اسی اجماع پر فوت ہوئے۔ پھر تم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور تم میں تفرقہ کی ہوا چل پڑی، تمہارے پاس اس کی زندگی پر کوئی دلیل نہیں اور تم صرف گمان سے کام لے رہے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ سے حکایتہً فرمایا ہے۔ فلما توفیتنی پس کیا تم اللہ تعالےٰ کے قول پر غور نہیں کرتے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا زیادہ جاننے والا ہے یا تم، یا تم بغیر علم کے باتیں کرتے جا رہے ہو۔

پھر یہ امر بھی مدنظر رہے وہ لفظ جو کسی معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے تمام مفردات میں بغیر کسی تخصیص و تعیین

کے وہ معنے پائے جائیں۔ لیکن تم توفیٰ کے موضوع معنوں میں اپنے پاس سے حضرت عیسیٰ کے لئے تخصیص کرتے ہو اور کہتے ہو کہ دنیا جہان میں ان معنوں میں اس کا کوئی شریک نہیں، گویا یہ معنے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش کے ساتھ ہی تولد ہوئے اور اس سے پیشتر ان کا وجود نہ تھا اور نہ قیامت تک بعد میں ہو گا۔ اے جوان ڈر کہ اگر حضرت عیسےٰ پیدا نہ ہوتے اور انہیں حضرت عزت سے وجود نہ بخشا جاتا تو یہ لفظ زبورات سے محروم بیکار چیز کی طرح رہتا پس غور و فکر سے کام لے اور ہمیں دانت نکال کر نہ دکھا اور اللہ تعالےٰ کا جو توبہ قبول کرنے والا ہے تقوےٰ اختیار کر۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ معنے ایک ایسا قالین ہے جس پر سوائے ابن مریم کے کسی نے قدم نہیں رکھا اور یہ ایک ایسی صف ہے جس کی امامت سوائے اس معزز فرشتے کے کسی نے نہیں کی، اور اگر ہم یہ فرض کریں کہ آیت فلما توفیتنی میں توفیٰ کے معنے سوائے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کے کوئی نہیں تو یہ معنے فرض کرنے کے باوجود یہ آیت حضرت عیسےٰ کے زمین پر نزول کو جھٹلاتی ہے اور دشمنوں کا مقصود پھر بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ عدم نزول کا معاملہ اسی طرح قائم رہتا ہے جیسا کہ عقلمندوں پر مخفی نہیں کیونکہ حضرت عیسےٰ یہ جواب قیامت کے دن دیں گے یعنی وہ فلما توفیتنی اس دن کہیں گے جب لوگوں کو اُٹھایا جائے گا۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کیا جائے گا۔ جیسا کہ اے دانشمند و قرآن مجید میں پڑھتے ہو اور اس کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ میں نے اپنی

اُمت کو توحید اور عزت مند خدا پر ایمان کی حالت میں چھوڑا پھر میں قیامت تک کے لئے ان سے جُدا ہو گیا اور پھر حشر و نشر تک ان کی طرف نہ لوٹا۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ میرے بعد انہوں نے کیا شرک و فجور کیا اس لئے مجھے ملامت نہیں کی جا سکتی۔ پس اگر قیامت سے قبل اس کا دنیا کی طرف رجوع ایک امر حق ہوتا تو اس سے لازم آتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سوال پر کذب شنیع سے کام لے گا۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے، پس نزول بلا شک و شبہ باطل ہے۔ اے جواتو جا گو تم تعلیم قرآن کو چھوڑ کر کہاں سرگرداں ہو ایسا نہیں بلکہ عیسیٰ اپنے انبیاء بھائیوں کی مانند مر چکا ہے اور ان سے مل چکا ہے جیسا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پڑھتے ہو کیا تم نے سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کہیں آسمان پر مردوں سے علیحدہ کسی حجرہ میں ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ مر چکا ہے اور دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک دنیا کی طرف نہیں لوٹے گا اور جو جان بوجھ کر اس کے خلاف کہتا ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جو قرآن کا انکار کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور معذور ہیں اور قرآن مجید یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ قیامت کے دن کہے گا کہ میں اُمت کے ارتداد پر مطلع نہ تھا۔ اور میں نہیں جانتا تھا کہ انہوں نے مخلوقات کے رب کو چھوڑ کر مجھے معبود بنا لیا ہے اور اس طرح وہ نصرانیوں کی خرابیوں اور گمراہی میں گرنے کے علم سے اپنے آپ کو بری قرار دے گا۔ پس اگر وہ قیامت سے قبل آنے والا ہوتا تو اس کی شان یہ تھی کہ وہ اللہ کے حضور سچ بولتا جیسا کہ نیکو کاروں کا طریق ہے

بلکہ امامت و رسالت کے جیوں میں سے ہے پھر یہ گمان کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ وہ کذب کو اختیار کرے گا۔ اور اخفاءِ شہادت کے جرم کا مرتکب ہوگا اور کہے گا کہ اے میرے رب میں دنیا میں واپس نہیں گیا اور مجھے اپنی اُمت کے حال کا کچھ علم نہیں اور مجھے پتہ نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا کیونکہ یہ ایسا کذب شنیع ہے جس سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔[1]

اور اگر ہم فرض کریں کہ وہ ایسی ہی باتیں کہے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوال پر اپنے دنیا کی طرف آنے کے زمانہ کو عمداً مخفی رکھے گا۔ اور اپنی اُمت کے کفر پر اطلاع پانے کی حقیقت اور ان کے گمراہی پر اصرار کو پوشیدہ رکھے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس کو کہے گا اے عیسےٰ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو میری عزت اور جلال سے نہیں ڈرتا اور میرے استفسار پر میرے ہی سامنے جھوٹ بولتا ہے کیا تو اپنی واپسی کے وقت دنیا کی طرف نہیں گیا اور تو نے اپنی امت کے

---

[1] حضرت امام بخاری مغیرہ بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگوں کو (قیامت کے دن) لایا جائے گا اور انہیں بائیں طرف لے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا۔ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا تو میں ایسا ہی کہوں گا جیسے خدا کے نیک بندے (عیسےٰؑ) نے کہا وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم اور اسی طرح امام بخاری نے توفی کے معنے کے بارہ میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے متوفیک کے معنے میں تمہیں موت دوں گا کئے۔

شرک پر اطلاع نہیں پائی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تجھے معبود بنانے والے تمام شہروں میں پھیل گئے اور ہر بلندی سے گھوڑوں کی مانند دوڑ پڑے اور تو نے ان سے جنگ کی اور اپنی کوشش و طاقت سے اس کی صلیب کو توڑا پھر اس کے باوجود تو اپنے نزول سے انکار کرتا ہے تیرے کذب و افتراء نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ رفع عیسےٰ کے بارہ میں تمہارا قول باطل اور دین کو نقصان پہنچانے والا ہے گویا اس کا قائل ہے اور تم کہتے ہو کہ لفظ رفع قرآن میں موجود ہے۔ ہاں موجود ہے لیکن اس کے معنے لفظ متوفیک سے ظاہر ہیں بلکہ آیت مذکورہ کے تمام الفاظ رفع روحانی پر دلالت کرتے ہیں کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ کیا یہی تمہارا اسلام ہے یا کفر و سرکشی یا تم چاہتے ہو کہ یہودیوں کی طرح اللہ کی کتاب کو بدل دو۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ متوفیک لفظ رفع سے مقدم ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ترتیب کی رعایت کو چھوڑتے اور نقصان رساں چیز کو اختیار کرتے ہو اور نفع مند سے اعراض کرتے اور حدود سے تجاوز کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالےٰ نے تمہیں قرآن کی تحریف معنوی سے اور شیطان کے راستوں کی پیروی سے منع نہیں کیا بخدا تمہیں حق سے تعصب اور عناد نے ہی ہٹایا ہے اور تم نے خرابی بسیار کو فساد دور کرنے کا ذریعہ سمجھ لیا ہے تم مجھے کہتے ہو کہ تو نے اہل قبلہ کی تکفیر اور سرور کائنات کے قول کی مخالفت کی کی ہے سبحان اللہ تم اس جلد بازی میں اپنے فتووں کو کس طرح بھول گئے ہو۔ ہم نے تو تکفیر کی ابتداء نہیں کی۔ اور نہ تکفیر شروع کی۔ کیا تم نے ہی ہمارے کفر کو شہروں میں اطراف و جوانب میں

گلیوں اور بازاروں میں نہیں پھیلایا۔ کیا تم فتویٰ کفر کے کاغذ کو بھول گئے ہو۔ شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر تم نے کیا کہا اور کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے پوری کوشش کی کہ ہم نے جو تعلق قائم کیا ہے۔ اسے توڑ دو اور جو ہم نے ارادہ کیا ہے اسے باطل کر دو اور اس طرح تم نے بیس سال تک بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ برس تک ہر قسم کی تدبیریں کیں اور ہر قسم کے فتنے اٹھائے اور میرے بارہ میں جو چاہا کہا اور سب وشتم کیا اور اسے اپنوں اور غیروں میں اس طرح پھیلایا گویا تم مواخذہ وحساب سے بری ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نور کو پورا کیا جسے تم نے بجھانا چاہا۔ اور اس سمندر کو بھر دیا جس کے خشک ہونے کی تم نے تمنا کی اور اور تم نے ہمارے لئے قحط زدہ زمین چاہی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں[۵] بلند سرسبز وادی اور پھل دار باغ میں پناہ دی۔

---

[۵] اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ اور جب اللہ تعالیٰ نے مجھے مثیل عیسیٰ بنایا تو سلطنت برطانیہ کو میرے لئے امن وراحت کی بلند جگہ اور عمدہ ٹھکانا بنایا پس سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو مظلوموں کا ماویٰ ہے۔ حکمتیں و مصالح اللہ تعالیٰ کے لئے رہی ہیں۔ جسے خدا محفوظ رکھے اسے کوئی ایذا نہیں دے سکتا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر بچانے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی نعماء اور برکات عطا کیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے دیکھی بھی نہیں۔ کیا افتراء کی یہی جزا ہوتی ہے۔ کیا ازمنہ گزشتہ میں بھی اس کی کسی نظیر پر تم مطلع ہو۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ میرے دعویٰ کی صداقت اور حضرت عیسیٰ کی موت کوئی ایسا امر نہ تھا جس کی معرفت مشکل ہو۔ لیکن تمہارے نفسوں نے تمہیں تکذیب امام پر آمادہ کیا۔ تب تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے۔ اور تم نے پوری طرح سوچ وبچار سے کام نہ لیا۔ میں تمہارے پاس نشانات، شواہد اور بیّنات لے کر آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ابن مریم کا وہ معاملہ مجھ پر کھول دیا ہے جو اس نے تم سے مخفی رکھا تھا اور یہ اس کا فضل ہے کہ اس نے مجھے ایک ایسا امر سمجھا دیا۔ جس پر اس نے نہ تمہیں اطلاع دی اور نہ سمجھایا۔

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اصحاب کہف و رقیم ہمارے نشانات میں سے کوئی اچنبھا نشان تھے[1]

اللہ تعالیٰ نے صدیوں تک ہمیں تمہاری نظروں سے پوشیدہ رکھا اور ان پر پردے ڈال دیئے۔ اور تم آسمان سے مسیح کا انتظار کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے افکار کو روشن حقیقت سے دور رکھا تا حضرت کبریا کے اسرار میں تمہارے عجز کو ظاہر کرے اور عادتِ الٰہی اسی طور سے جاری ہے تا وہ تمہیں نہ

---

[1] میرے رب نے میری طرف یہ قرآنی وحی کی اور مجھے اصحاب کہف کی مانند مخفی رکھا۔ اور یہ سنت الٰہیہ ہے کہ وہ اپنے بعض اسرار کو لوگوں کی آنکھوں سے مخفی رکھتا ہے تا لوگ اپنے علم کو قاصر سمجھیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے اور مومنوں کو مجرموں سے ممیز کر دے۔ منہ

اظہار رائے کے لئے ادب سکھائے پس یہ امر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ایک آزمائش کی وجہ سے تم پر مشتبہ رہا اور اب اللہ تعالیٰ نے ان کے اخفاء کے بعد اسے ظاہر کر دیا ہے۔

اس سے بڑا گناہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں عیسیٰ کی موت کی خبر دیتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنی اُمت کے کفر میں مبتلا ہو جانے سے پیشتر اپنی موت اور ما مضیٰ سے عدم علم کا اقرار کریگا۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات اسے یحیٰی کے پاس مردوں میں دیکھا۔ پھر بھی تم اسے جسم سمیت آسمان پر چڑھاتے ہو۔ اس سے زیادہ تعجب میں ڈالنے والی اور کوئی بات ہم نے دیکھی نہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حدیثوں کو سمجھتے ہی نہیں۔ میرا قول قول فیصل ہے تم اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکو گے۔ تم اس کی زندگی پر اصرار کرتے ہو مگر دلیل کوئی نہیں دیتے، اللہ سے زیادہ اپنے قول میں کون سچا ہے!

اور تمہارے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی اعتقاد پر قائم تھے اگرچہ وہ راہ راست سے ہٹے ہوئے ہی ہوں۔ ان لوگوں کے خیالات کیا چیز ہیں جو صحابہ رضؓ کے بعد تین صدیوں کے بعد ظاہر ہوئے ان کا کوئی حق نہ تھا کہ اخبار الغیبہ کی وقوع سے پیشتر تاویل کرتے بلکہ حسنِ ادب کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان انباء الغیبہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے جو ان اخبار کا سرچشمہ ہے اور اکابرین اُمت کا یہی طریق رہا ہے کہ وہ اخبار غیبیہ کو بیان کرتے وقت کسی معنی پر اصرار نہ کرتے تھے بلکہ ان پر ایمان لاتے ہوئے ان کی تفاصیل کو حقیقت کے جاننے والے خدا کے سپرد کر دیتے تھے اور اہل تقویٰ اور اہل فراست کے نزدیک یہی محتاط مذہب ہے۔ پھر ان

کے بعد وہ لوگ آئے جو علم و معرفت کے حدود سے تجاوز کر گئے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم کو بھول گئے۔ اور پھر لیپو کی طرح ہر جگہ کودنے لگے اور ایک ایسے امر پر موقع پہ اصرار کرنے لگے جس کا انہوں نے پوری طرح احاطہ کیا تھا۔ ان پیاو ران کی جراُت پر افسوس ہے۔ ملت اسلامیہ کو ان سے ایسا ہی صدمہ پہنچا ہے۔ جیسا نصرانیوں سے اور وہ قوم کے سالوں کے لئے قحط کی مانند ہیں۔

وہ عیسٰی کو جسم سمیت آسمان پر چڑھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے قول قل سبحان ربی[1] پر غور نہیں کرتے بلکہ بغض و کینہ میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اے لوگو! ان آیات سے تم کہاں بھاگتے ہو اور بینات محکمات کو چھوڑ کر متشابہ قول کی کیوں پیروی کرتے ہو۔

کیا تمہیں علم نہیں کہ کفار نے اس آیت میں ہمارے نبی کریم صلعم سے آسمان کی طرف صعود کا معجزہ طلب کیا جو خیر الانبیاء اور زبدۃ الاصفیاء ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا کہ کسی بشر کا جسمانی رفع عادت اللہیہ میں سے نہیں ہے بلکہ اس کے وعدوں اور سنت کے خلاف ہے۔ اور اگر

---

[1] یعنی آیت قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً بلا شبہ یہ آیت کسی بشر کے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانے کے امتناع پر ایک واضح دلیل ہے۔ اور صرف جاہل ہی اس سے انکار کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے قول سبحان ربی میں آیۂ کریمہ فیہا تحیون وفیہا تموتون کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آسمان کی طرف کسی بشر کا رفع ایک ایسا امر ہے جو اس عہد کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ نقض عہد سے پاک ہے۔ پس اے دانشمند و غور و فکر سے کام لو۔

فرض کر لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ جسم سمیت دوسرے آسمان پر اٹھا لیے گئے تو پھر اس آیت میں اس امتناع کے معنی کیا ہوں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بشر نہ تھے۔ پھر اس کے بلند آسمانوں پر اٹھانے کی کون سی ضرورت شدت اختیار کر گئی۔ کیا زمین تنگ ہو گئی اور یہود کے ہاتھوں سے بچنے کے لیے اس میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تھی۔ اور اُسے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تا وہ چھپا لیا جائے۔

اے لوگو! راہ راست کی حدود سے تجاوز نہ کرو اور سیدھی ترازو سے وزن کرو۔ بخدا عیسیٰ کی موت اسلام کے لیے اس کی زندگی سے بہتر ہے۔ اور دین کی ہر فتح اس کی موت میں ہے۔ کیا تم خیر کے بدلہ میں شر لیتے ہو اور نفع و نقصان میں تمیز نہیں۔ خدا کی قسم اس دین کی زندگی اور ابن مریم کی زندگی اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ مسیح کی زندگی نے اس وقت تک جو تعمیر و تخریب کی ہے تم اس کا مشاہدہ کر چکے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ اس کی زندگی اور آمد نے نصاریٰ کی کیسی مدد کی ہے۔ اور اسے کیسے مقدم کیا ہے۔ اور دین قویم کو کیسے زخمی کیا ہے۔ اور جب ہمارے سامنے اس کا ضرر ثابت ہو گیا تو ہمارے بعد اس سے خیر کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے اور جبکہ ہم نے ایک لمبا زمانہ اس کی زندگی کے مضرات کا تجربہ کر لیا ہے تو اب اس کے بعد اس عقیدہ سے کون سی خیر کی امید ہے۔ صاحب فراست اپنے تجربات سے کبھی اعراض نہیں کرتا۔ اور یقیناً اللہ اپنی حکمت کی باتوں کو پورا کرتا اپنے بندوں پر رحم کرتا اور انہیں گمراہی کے دروازوں سے بچاتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حیات مسیح اور اس کے نزول کا عقیدہ گمراہی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور سوائے قسما قسم

کے وبال کے اس سے کسی اور چیز کی توقع نہیں کی جا سکتی اور اللہ تعالےٰ کی اپنے کاموں میں حکمتیں ہوتی ہیں جن کی تمہیں معرفت نہیں اور مصلحتیں ہوتی ہیں جن تک تمہاری رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے غور و فکر سے کام لو۔ کہ عقیدہ حیات مسیح جس پر تم اب تک اصرار کر رہے ہو اور آخری زمانہ میں اس کے نزول کا عقیدہ ایک ایسا امر ہے جس نے ذرہ برابر بھی تمہیں فائدہ نہیں دیا۔ اور ہمارے دین خیر الادیان کی نہیں بلکہ دین نصاریٰ کی تائید کی ہے۔ اور مسلمانوں کی افواج کو صلیب کے پرستاروں میں داخل کر دیا ہے۔

یا معشر المسلمین مجھے تو سمجھ نہیں آئی کہ تم نے اس کے نزول کی کون سی ضرورت محسوس کی ہے حالانکہ اس کی زندگی تمہیں نفع نہیں نقصان پہنچاتی ہے۔ کیا گزشتہ سالوں میں تم نے اس کا ضرر نہیں دیکھا کیا اس عقیدہ نے ماضی میں تمہیں کوئی فائدہ دیا ہے؟ نہیں بلکہ سوائے تباہی اور مردوں اور عورتوں کے ارتداد کے کسی چیز میں اس نے زیادہ نہیں کیا۔ اے لوگو! اب اس کے بعد اس سے کس چیز کی توقع ہو سکتی ہے۔

عیسائیت میں داخل ہونے والے انہی رسیوں سے پادریوں کی طرف کھینچے گئے ہیں۔ اور یہی وہ چور ہے جس نے انہیں ضلالت کے کنوئیں میں گرایا ہے۔ وہ اسی قوم کی ذریت تھے پھر وہ سانپوں اور جنگلات کے درندوں کی مانند بن گئے۔ اور انہوں نے اسلام سے دشمنی کی اور گدھے کی آواز ایسی مکروہ آوازوں کے ساتھ اسے گالیاں دیں اور اپنے والدین اور اقارب کو آہ و بکا کرتے چھوڑ دیا۔ اور اپنے نفسوں

کو حضرت خیرالانام کو گالیاں دینے اور کتب سابقہ سے اکمل کتاب کی توہین کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ اور کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہیں کس نے اس سے فیض حاصل کیا ہے؟ اور انہوں نے ہمارے دین کو ہنسی کا نشانہ بنا لیا۔ اور طنز کے لئے ہی وہ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تم اس دین پر مر گئے تو یقیناً آگ میں داخل ہو گے۔ پس تو جان لے اللہ تعالیٰ تجھے صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق دے اور ناراضگی کے راستوں سے بچائے کہ یہ فتنہ جسے تم نے معمولی سمجھا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ اور اس نے تم میں سے کئی گروہوں کو ہلاک کر کے دوزخ کی آگ میں داخل کر دیا ہے۔ اسی لئے اس نے اس کا اپنی کتاب عزیز میں کئی مواقع پر تذکرہ کیا ہے اور آسمان کا پھٹ جانا، پہاڑوں کا گر جانا اور غضب عظیم کے آثار ظاہر ہونا اس کی طرف منسوب کیا ہے۔

بخدا مجھے اس بات سے سخت تعجب ہوا کہ مسلمانوں نے حضرت کبریا کے قول کے خلاف بات کہہ کر عیسائیوں کی مدد کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ جسم عنصری سمیت آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ پھر وہ کسی زمانہ میں زمین پر نازل ہو گا۔ اور یہی اُسے معبود بنانے کی سب سے بڑی دلیل عیسائیوں کے پاس ہے اور اسی سے وہ اکثر جہلاء کو گمراہ کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ وہ مر چکا ہے اور مُردوں سے مل گیا ہے اور اس پر کتاب وسنت سے بہت سے دلائل ہیں۔ اور قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اس کی موت کا ذکر کیا ہے۔ اور ہمارے نبی کریم صلعم نے اسے معراج کی رات مردوں میں دوسرے آسمان پر یحییٰ کے ساتھ دیکھا ہے، اب اس

شہادت سے بڑی اور عظیم شہادت کونسی ہے پھر اس کے باوجود جہلاء یہ بات سُن کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تلوار ہوتی تو ہم تجھے قتل کر دیتے حالانکہ الٰہی تلوار اس گروہ کی تلواروں سے زیادہ تیز ہے۔ کیا ان میں سے بعض نے اس کی تلوار کے وار کو مباہلہ کے وقت نہیں دیکھا۔

عیسیٰ کی موت کا باربار تذکرہ اور چشموں والی جگہ اس کے پناہ دیئے جانے کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ یہ جگہ قطعی طور پر ارض کشمیر ہے۔ حضرت عیسیٰ کی قبر وہاں مل گئی ہے۔ اور یہ قصہ کئی کتب قدیمہ میں موجود ہے۔ جسے قبول کئے بغیر چارہ نہیں۔ پس حق ظاہر ہو چکا ہے فالحمدُ للّٰہ ربّ العالمین۔

اس علاقہ کے باشندوں نے گواہی دی ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کی قبر ہے۔ جس نے اپنی قوم کی ایذادہی کے بعد اس علاقہ کی طرف ہجرت کی تھی اور اندازاً اس پر دو ہزار سال گذرے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ حضرت عیسیٰ کی موت دلائل سے ثابت ہے اور سوائے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے منکر کے کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو منکروں کو سمجھا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے ہدایت یافتہ اور جسے چاہتا ہے گمراہ قرار دیتا ہے۔ اور اسی کی طرف ان کا لوٹنا ہوگا۔ وہ صرف ظن کی پیروی کر رہے ہیں اور ہمارے نزدیک ان کے پاس کوئی حجت نہیں۔ جس سے تمسک کریں اور قطعی الدلالت نصوص کے مقابلہ میں اقوال ظنیہ پر جمے رہنا خیانت اور طریق تقویٰ سے خروج ہے۔ پس باز نہ آنے والے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے۔ تدبر نہ کرنے والے کہیں گے کہ عیسےٰ علم للساعۃ (قیامت کا نشان) ہے اور اہل کتاب

میں سے کوئی نہیں مگر وہ اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے گا۔ یہ قول انہوں نے اپنے آبا واجداد سے سنا ہے اور عقلاء کی طرح اس پر تدبّر نہیں کیا۔ وہ سمجھتے کیوں نہیں کہ علم سے مراد اس کا بغیر باپ کے معجزہ کے طور پر پیدا ہونا ہے۔ جیسا کہ صحف سابقہ میں اس کا ذکر آ چکا ہے اور اہل علم و فراست میں سے کوئی اس کا انکار نہیں کرتا۔ اب رہا تمام اہل کتاب کا حضرت عیسٰی پر ایمان لانا۔ جیسا کہ آیت مذکورہ کے مضمون سے وہ خیال کرتے ہیں سو تو ان کے ایمان کی حقیقت کو خوب جانتا ہے اور اس کے تذکرہ کی ضرورت نہیں۔ تجھے علم ہے کہ یہودیوں کے گروہ اس پر ایمان لائے بغیر مر چکے ہیں۔ پس ایک بالبداہت باطل عقیدہ کے لئے کلام اللہ کی تحریف نہ کر۔ اللہ تعالیٰ تو فرما چکا ہے: والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔

عیسٰی پر ایمان لانے کے بعد عداوت کیسی؟ کیا تمہارے سر میں ذرّہ برابر بھی عقل نہیں رہی۔ کیا اس آیت میں اس شخص کا رد موجود نہیں۔ جو گمان کرتا ہے کہ یہود کے تمام فرقے عیسٰی پر ایمان لے آئیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اظہر و اجلیٰ نص کی مخالفت کرتے ہو اب تمہارے پاس کون سی آیت باقی رہ گئی ہے۔ جسے تم پکڑے ہوئے ہو۔ مجھے تمہاری حالت پر تعجب آتا ہے تم کس دلیل کی بنا پر جھگڑا کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے عیسٰی کی موت کا متعدد مرتبہ قرآن میں ذکر کیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تناقض تو محال ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم معقول بات کی مخالفت اور منقول کی تکذیب کرتے ہو۔ اور ہم تمہارے سامنے کلام اللہ کو پیش کرتے ہیں اور تم اعراض کرتے ہوئے

گذر جاتے ہو اور نہیں علم ہے کہ بغیر تخصیص کے مسیح موعود کا نزول ایسا امر ہے جس پر ہم بغیر کسی اختلاف کے ایمان رکھتے ہیں پس ہمارے اور تمہارے درمیان اصل نزاع ابن مریم کا آسمان سے نزول ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے صحیفہ غرا میں اس کی موت کی خبر دے کر اس نزاع کا فیصلہ کر دیا ہے۔ پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ قرآن کے بیان کے لئے کھول دیتا اور قرآن مجید کے بعد ہمارے نزدیک یا تمہارے نزدیک اور کون سی کتاب قابل حجت ہے۔ افسوس ہے تم پر کہ تم نہ مناظرہ کیلئے سامنے آتے ہو نہ مباہلہ کے لئے۔ اور دُور ہی سے طعنہ زنی کرتے ہو۔ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سنّت رسول سے بہت سے دلائل موجود ہیں۔ اب ہم اعراض کرنے والوں پر انہیں کیسے پیش کریں؟ کیا انہیں علم نہیں کہ بدعقیدہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل نہیں ہوتی، نہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ ابرار کی مانند انہیں ترجیح دی جاتی ہے۔ اور وہ سوائے اس کے کہ میں نے انہیں عیسٰی کی موت کی خبر دی ہے اور کونسا گناہ میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی انبیا فوت ہو چکے ہیں۔ کیا وہ مستند اجماع سے اعراض کر کے نص جلی کی طرف آتے ہیں یا وہ خود ہی قاضی بنے بیٹھے ہیں۔

بخدا عیسٰی فوت ہو چکے ہیں اور وہ حق صریح سے عناد رکھتے ہوئے وہ کچھ کہہ رہے ہیں۔ جو مخالف قرآن ہے اور وہ ذرا خوف محسوس نہیں کرتے۔ موت عیسٰی کے بارہ میں انہیں کون سا اشکال پیش آتا ہے، نہیں۔ بلکہ وہ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں۔ جو اسے ایسی صفات سے متصف قرار دیتے ہیں۔ جو کسی بھی آدمی میں نہیں پائی جاتیں اور جان بوجھ کر

عیسائیوں کی تائید کرتے ہیں۔ اور غیرت الٰہی یہ کیسے طرح قبول کر سکتی ہے کہ کسی شخص کو ایسی صفت سے مخصوص کیا جائے جس میں اس کا ابتدائے دنیا سے آخر تک کوئی شریک نہیں اور اس سے زیادہ کفر کے قریب اور کونسا عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کاش وہ تدبّر سے کام لیتے۔ یقیناً تخصیص ہی شرک کی اساس ہے۔ اور اے جاہلو! شرک سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ جب نصاریٰ نے یہ کہا کہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ابن اللہ ہے اور اسی دلیل ہی کو وہ پکڑے ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا۔ کہ عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی طرح ہے۔ اس نے اسے مٹی سے پیدا کیا۔ اور کہا ہو جا سو وہ ہو گیا۔ لیکن ہم رفع و نزول عیسیٰ کی خصوصیت کا جواب قرآن میں نہیں دیکھتے۔

باوجود اس کے کہ عیسائیوں کے نزدیک الوہیت مسیح پر یہی سب سے بڑے دلائل ہیں۔ پس اگر امر صعود و نزول عیسیٰ ہمارے رب رحمٰن کے علم میں صحیح ہوتا تو ضروری تھا کہ اللہ قرآن مجید میں اس صفت میں عیسےٰ کے مثیل کا ذکر کرتا۔ جیسے کہ اس نے آدم کا ذکر کیا تا پرستاران صلیب کی حجت کو باطل ثابت کرے۔ پس اس امر میں کوئی شک نہیں کہ جواب کو ترک کر کے اس قصہ کا باطل، بے بنیاد اور بیہودہ ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ کیا تمہیں علم ہے کہ کس مصلحت نے اللہ تعالیٰ کو اس جواب سے روکا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ پر واجب تھا کہ وہ جواب دیتا۔ اور نصاریٰ کے زعم کو مکمل طور سے جڑھ سے اکھاڑ دیتا۔ علماء و نصاریٰ وہ لوگ ہیں جو ہر روز اپنے غلو میں بڑھتے جاتے ہیں اور اپنے تکبّر اور غلو کی وجہ سے حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور میں نے اسلام کی تائید کے لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی حجت تمام کر دی ہے

اور کتابیں تصنیف کر کے لوگوں کے فائدہ کے لئے انہیں دُور دراز شہروں میں پھیلا دیا ہے جب بحث وجدال نے ہمارے درمیان طوالت اختیار کی اور میں نے کسی کو اسلام کی طرف میلان کا اظہار کرتے ہوئے نہ پایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا محتاج ہے اور اگر خدائے رحمان کی رحمت مجھے نہ آئے تو میں کچھ چیز ہی نہیں تب میں آستانہ الٰہی پہ نصرت کا طلبگار بن کر گر پڑا اور میّت کی مانند ہو گیا تب میرے رب نے دو کلمات سے مجھے زندہ کیا اور آنکھوں کو روشن کر دیا۔ اُسے احمد اللہ تعالےٰ نے تجھے برکت دی۔ رحمٰن وہ خدا ہے جس نے قرآن سکھایا تا تو اُن لوگوں کو ڈرائے جن کے آباؤ اجداد کو نہیں ڈرایا گیا اور مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے تو کہہ دے کہ مجھے مامور کیا گیا ہے۔ اور میں اوّل المومنین ہوں[1] اور اس نے مجھے بشارت دی کہ دین سر بلند ہو گا۔ اور پھیلے گا۔ اور تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ وہ پہلی وحی ہے جو خدائے قدیر و نصیر کی طرف سے اس احقر کی طرف کی گئی۔ اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ وہ میرے لئے واضح نشانات ظاہر کرے گا۔

---

[1] اہل قبلہ میں سے بعض دشمن مجھے اوّل الکافرین کہتے ہیں۔ ان کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ کا قول میری کتاب براہین میں گذر چکا ہے فرمایا کہہ دے کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں اول المومنین ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ شخص مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو گا لیکن ان کے رد کے لئے قول رسولؐ پہلے گذر چکا ہے۔ فرمایا۔ مسیح موعود میری قبر میں داخل ہو گا۔ اور قیامت کے دن میرے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ یہ جواب مکفرین ہی کے لئے ہے۔ جو مجھے جہنمی سمجھتے ہیں۔ اور اگر تجھے کچھ شک ہو تو مفتیوں سے پُوچھ لے۔ اور عالم برزخ کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ بعض لوگ موت کے بعد

اور متواتر تائیدات سے میری مدد کرے گا۔ تا معجزات باہرہ اور دلائل قاہرہ سے وہ حق کو قائم کرے اور باطل کو مٹادے۔ تب میں نے پادریوں، نصرانیوں عیسائی ہو جانے والوں اور دیگر براہمنوں اور مشرکوں کو دعوت دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نشانات سے حق کا تجربہ کرو تا ظاہر ہو جائے کون اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصور اور کون ملعون قرار پاتا ہے۔ مگر وہ اس مقابلہ کے لئے بہادروں کی طرح میدان میں نہ نکلے اور گھروں میں چھپ گئے۔ اور بخدا اگر وہ مقابلہ میں نکل آتے تو میرا رب صحیح نشانہ پر ہی تیر مارتا اور ان میں سے ہر ایک خائب و خاسر ہوتا۔ واللہ اگر تو تفتیش کرے تو اسلام کو نشانات کا خزانہ اور شہر پائے گا۔ اور تو اس میں ایسا نور پائے گا جو ہر نفس کو سکینت عطا کرتا ہے۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس کے دفینوں کا انکار کرتے ہیں اور اس کے خزانوں

(بقیہ حاشیہ) ص۔ روضہ نبی کریم صلعم کے قریب کیے جاتے ہیں جس کے نیچے جنت ہے اور بعض کو روضہ سے دُور کیا جاتا ہے۔ میرے رسول صلعم نے یہ خبر دی کہ میں مقربین میں سے ہوں اور یہ اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے کہ وہ جہنمی ہے اور یہ تدفین جسے اللہ تعالیٰ رُوحانی طریقہ پر مکمل کرتا ہے ایسا امر ہے جو کتاب اللہ اور اقوال رسول میں موجود ہے۔ اور رُوحانی لوگوں کی ایک جماعت نے اسے نقل کیا ہے۔ اور اس پر اتفاق کیا ہے اور اس طرح انہوں نے کہا کہ اس شخص کی جماعت مومن نہیں بلکہ کافر ہے۔ اس لئے انہیں مسلمان کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔ کیونکہ وہ بدترین کافر ہیں۔ تب میرے رب نے میری طرف وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے جو اس میں دفن ہوا جنت میں داخل اور مامون ہو گیا پس اگر دشمنوں کی باتیں نہ ہوتیں تو ان نعماء کا وجود بھی نہ ہوتا سو ان کا غیض و غضب اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لے آیا۔ فالحمد للہ رب العالمین منہ

کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اسلام کو بوسیدہ ہڈیوں کی مانند سمجھتے ہیں نہ کہ نعماء عظیمہ سے لبریز۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں لاتے کہ خدا تعالےٰ ہمارے نبی صلعم کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت خیر الانام کے بعد مکالمہ پہ مہر کر دی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی صفت کلام اس زمانہ میں مفقود ہو گئی ہے اور صرف شنوائی کی صفت باقی رہ گئی ہے اور شاید وہ بھی اس زمانہ کے بعد ختم ہو جائے گی اور جب صفت تکلم اور دعاؤں کو سننے کی صفت معطل ہو جائے گی تو باقی صفات کی عافیت کی بھی امید نہیں یعنی اس وقت تمام صفات سے امن اٹھ جائے گا۔ اور جو شخص خدا کی کسی ایک صفت کی ابدیت کا انکار کرتا ہے گویا وہ تمام صفات کا انکار کرتا ہے۔ اور دہریت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اے دانشمندو تم ایسے شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ مسلمان ہے یا ملت سے گر چکا ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اسلام گنتی کے چند قصوں سے عبارت ہے اور اس میں مشاہدہ میں آنے والے نشانات نہیں کیا حضرت خیر الانام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم سے اعراض کر لیا ہے؟ پھر اور کون سی چیز اس ملت کی صداقت پر دلالت کرتی ہے، کیا اللہ تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ذکر کردہ انعام کا وعدہ یعنی اس امت کو انبیاء امم سابقہ کی مانند بنانے کا وعدہ بھول گیا ہے۔ کیا ہمیں قرآن مجید میں خیر امت قرار نہیں دیا گیا۔ پھر کس چیز نے ہمیں فرقان کے خلاف شر الامم بنا دیا ہے؟ کیا عقل اس بات کو جائز قرار دیتی ہے۔ کہ ہم معرفت الٰہی کے لئے حق المقدر جہاد بھی کریں مگر پھر بھی اس کے راستوں کو نہ پا سکیں اور ہم نسیم رحمت کے لئے مر جائیں۔

لیکن ہمیں جھونکا بھی نصیب نہ ہو؟ کیا اس اُمت کے کمال کی یہی انتہا ہے۔ جبکہ دنیا کی عمر کا آفتاب ہونے کو ہے۔ یاد رہے کہ جس طرح یہ خیال عقل سلیم کے نزدیک باطل ہے ایسے ہی صحائف مقدسہ پر بھی نظر کرنے سے باطل ثابت ہوتا ہے۔

حجاب سے بھی بڑی کوئی موت ہے اور خدائے وہاب کے چہرے کو نہ دیکھنے سے بھی زیادہ اذیت ناک کوئی اندھا پن ہے؟ اگر یہ اُمت گونگے اور بہرے کے مانند ہی ہوتی تو عاشق جو وصال محبوب کے لئے اپنے جسم کو پگھلا دیتے ہیں۔ اور جن کی دنیا میں اس مقصود تک پہنچنے کے علاوہ کوئی خواہش نہیں ہوتی مر جاتے۔ پس باوجود اس کمال کا محبوب انہیں انتظار کے اضطرار اور آگ کے شعلوں میں کس طرح چھوڑ سکتا ہے؟ اور اگر ایسا ہی ہوتا تو یہ قوم تمام اقوام سے زیادہ بدبخت ہوتی۔ ان کی صبح روشن نہ ہوتی اور ان کی چیخیں نہ سنی جاتیں۔ اور آہ و بکا کرتے مر جاتے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ اس نے گرسنگی پیدا کی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی بھوکوں کے لئے کھانا بھی پیدا کیا ہے۔ تشنگی پیدا کی ہے۔ تو اس کے ساتھ پیاسوں کے لئے پانی بھی پیدا کیا ہے۔ اور یہی سنت متلاشیان معرفت کے لئے جاری ہے۔ میں نے خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ اب معائنہ کے بعد میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ اور میں نے اس کا تجربہ کر لیا ہے سو تجربہ کے بعد اس میں کیسے شک کر سکتا ہوں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو اس چیز کی طرف بلائیں جسے ہم نے علیٰ وجہ البصیرت پایا ہے۔ پس خدائے واحد پر ایمان لانے والے اور کلمۂ توحید سے تنفر نہ کرنے والے ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ خستہ لباس پر قناعت

نہ کرے اور دین کے حلقوں سے مکمل لباس تلاش کرے۔ دثار اور شعار کی تکمیل میں راغب ہو۔ اور کمال صدق و اضطرار کے ساتھ رب کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ وہ سخی ہے۔ لوگوں کے سوالوں سے اُکتا نہیں جاتا اور اس کے خزانے حد و قیاس سے باہر ہیں جو زیادہ سوال کرے گا زیادہ انعام پائے گا۔ پس حسن ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ اس کی عطا سے مایوس نہ ہو۔ اور اس کے دروازوں کو اس کے محبوں پر بند نہ سمجھے۔ اے لوگو! تم اس کی نعمتوں اور برکتوں کے محتاج ہو۔ پس یہ بڑی بدبختی ہے کہ تم اس کی نعمتوں کو دیئے جانے کے بعد رد کر دو۔

اس بھوکے سے کون زیادہ بدبخت ہے جو گورکنارے پہنچ چکا ہو اور اسے لذیذ کھانے اور عمدہ چپاتیاں پیش کی جائیں تو وہ ان کی طرف نگاہ نہ کرے نہ پکڑے اور رد کر دے۔ اس حال میں کہ وہ بھوک کی شدت سے نڈھال اور مضمحل ہو گیا ہو۔ اور اس کے باوجود کھانا لینا نہ چاہے۔

اے بھائیو! رحمان خدا تم پر رحم فرمائے۔ یاد رکھو کہ میں تمہارے پاس آسمان سے کھانا لے کر آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے سر پر تمہاری امیدیں پوری کر دی ہیں۔ تم دعاؤں میں اسے طلب کرتے تھے پس اس نے نعمتوں کا دروازہ تم پر کھول دیا ہے۔ اب کیا تم اسے قبول کر لوگے؟

مجھے علم ہے کہ تم اس وقت راضی نہیں ہوگے جب تک کہ میں تمہارے سرکشوں کی بات نہ مانوں لیکن اپنے رب کی وحی کو چھوڑ کر تمہاری خواہشات کی پیروی کس طرح کر سکتا ہوں۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہوگا۔

مجھے نشانات، برکات، قسما قسم کی نصرت اور تائیدات عطا کی گئی ہیں۔ کاذبوں پر تو یہ دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ خواہ مجاہدہ کرتے کرتے ان کے اعصاب

کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ ایک خائن اور عاصی سے محبت کرتا ہے۔ میں اس شیر کی مانند جو جھنگی سے نکل کر کچلیاں کھولے۔ حملہ کرتا ہے تمہاری مدد کے لئے اس کی جناب سے آیا ہوں۔ پس مجھے پادریوں ملحدوں اور مشرکوں میں سے کوئی ایسا آدمی دکھاؤ جو اس میدان میں میرے ساتھ مبارزت کرنے کے لئے تیار ہو اور خدائے قہار کے نشانات میں میرے ساتھ مقابلہ کرے۔

بخدا یہ تمام بیر اشکار ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان پر فرار کی راہ بند کردی ہے۔ کوئی جھاڑی اور سمندر ان کو پناہ نہ دے سکے گا۔ اور ہم تیزی سے زمین ان کی طرف کاٹتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ بہت جلد ہم ان کو لُٹے پٹے لوگوں کی مانند تراش کر رکھ دیں گے اور انشاء اللہ ہم فارغ اور کامیاب ہو کر ان کے پاس آئیں گے[1]۔ وہ تم پہ غالب نہ آسکتے تھے۔ مگر تم خود ہی حامی کی پناہ گاہ کو چھوڑ کر بیابان میں چلے گئے۔ اور حفاظت کرنے والے کی حفاظت سے نکل کر بے آب وگیاہ صحرا میں پہنچ گئے۔ اور علوم کا ذخیرہ ختم کر کے محتاج فقیر کی طرح ہو گئے۔ اور تم نے اپنے نفسوں کو بے عقل اور بے رائے پیر فرتوت یا اس چوپائے کی مانند بنا دیا۔ جو سوائے سبزہ کے کسی اور چیز کو نہیں جانتا۔ تم حضرت کبریا کے آسمانی ہتھیار کو قبول نہیں کرتے اور جہاں تک دُنیوی

---

[1] میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا۔ اس رات تو نے جو دعا کی ہے۔ میں اسے قبول کروں گا اور ان دعاؤں میں شوکت اور قوت اسلام کی دعا بھی تھی اور یہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ئہ کا تذکرہ ہے۔ منہ

اسلحہ کا تعلق ہے۔ وہ ان دشمنوں کے مقابلہ میں کچھ بھی چیز نہیں۔ تمہارے مسکن اب لق و دق صحرا اور ایسے بیابان ہیں۔ جن میں پانی کا نام و نشان تک موجود نہیں۔ تم جان بوجھ کر بہتے اور تشنہ کاموں کی پیاس بجھانے والے چشموں کو چھوڑ کر بے آب بیابانوں کا رُخ کرتے ہو۔ اور تشنگی سے خوف نہیں کھاتے۔ جب کہ دھوپ کی شدت بدنوں کو پگھلا رہی ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم دھوپ سے بچانے والے اس گھنے سایہ کی پناہ نہیں لیتے۔ جب کہ وہ تمہیں آب شیریں کا پتہ دیتا ہے۔ اور قبر کے گڑھوں سے دُور ہٹاتا ہے۔ کسی رسالت کے دعوے کرنے والے کی صداقت پر سب سے بڑی دلیل ضلالت و گمراہی کی انتہا کو پہنچا ہوا زمانہ ہے۔ اور اگر میرے معاملہ میں تمہیں کچھ شک ہو۔ تو پھر صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔

کیا تمہارے لئے یہ کافی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے مباہلہ کرنے اور یہ کہنے کے بعد کہ ہمیں ہی غلبہ ہو گا مجھے امتیاز بخشا۔ اور اللہ تعالےٰ نے دلائل سے ہلاک ہونے والوں کو ہلاک کر دیا۔ تم نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

اور تم دیکھتے ہو کہ دشمن تمہارے گرد خیمہ زن ہے مصائب ٹوٹ پڑے ہیں
اور ضعفِ نفس کے باعث تم ان کے سامنے ذلیل ہو گئے ہو۔ اور خواہشاتِ
نفسانی کھینچ کر تمہیں ان کی طرف لے گئی ہیں اور انہوں نے وہ حیلے تراشے
ہیں جو بصیرت و بصارت ہر دو کو حیران کر دیتے ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے
کہ تم درختوں کو جڑھ سے اکھیڑ دینے والے بگولے کو نہیں دیکھتے، وہ تمہارے
ارتداد اور گمراہی کے متمنّی ہیں اور تمہیں تکلیف پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے
وہ اہلِ زمین پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے سبھی کو لونڈیوں اور غلاموں
کی مانند بنا دیا ہے اور قریب ہے کہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں
اور بخدا تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تم تو ان کے سامنے ذرہ ناچیز ہو اب تم
ہی بتاؤ کہ میں تم پر غضبناک ہوں یا نہ، ایسے وقت میں تم کیوں سوئے ہوئے
ہو؟ کیا تم نے آخرت کی بجائے دنیا کو پسند کر لیا ہے اور مدہوشوں کی مانند
زمین پر بھاری ہو گئے ہو یا کسی چیز نے تمہیں سلا دیا ہے کہ تم خسارے
کا نشانہ بن گئے ہو، اے لوگو اب کونسی طاقت تمہارے اندر باقی رہ گئی ہے
بخدا اب محسن خدا کے سوا کوئی نہیں رہا، میں نہیں سمجھ سکا کہ اسباب و وسائل
سے تم نے کیا کر لیا اور کیا کرو گے، تمہاری عقل جو مگس کی مانند ہے تمہاری
کیا مدد کر سکتی ہے اور ان کپڑوں سے تم کس زینت کا اظہار کرتے ہو جب
میں تم میں کھڑا ہوا اور کہا کہ میں خدائے کریم کی طرف سے ہوں، تم غضب اور
غصے میں بھڑک اُٹھے اور کہا ایک مفتری شخص ہے۔ اور مجھے مردود شیطان
کی مانند سمجھا اور وقت کی طرف نگاہ نہ کی کہ وہ کسی گمراہی پھیلانے والے دجّال
کا تقاضا کرتا ہے یا دین کو زندہ کرنے والے اور گم گشتہ چیز کو واپس لانے
والے مصلح کا۔

میں اپنے دل کی باتوں پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور بخدا میں اسی کی طرف سے ہوں اور میں نے دام تزویر بچھا کر کوئی کام نہیں کیا ہاں تم نے میری تکفیر و تحقیر کا قصد کر کے ظلم کیا ہے اور ان دنوں اسلام پر ٹوٹنے والے مصائب کی طرف نگاہ نہیں کی ہم تم پر رواں آنسوؤں اور بہتے اشکوں کے ساتھ اس طرح روتے ہیں جیسے تم ہم پر ہنستے اور استہزاد کرتے ہو تم اپنے نفسوں میں غور اور ضعف اسلام کی طرف نظر کیوں کرتے۔ کیا تم ابھی دجالوں سے سیر نہیں ہوئے اور اس پر خوف و خطر وقت میں ایک اور دجال کی خواہش رکھتے ہو۔ میں تمہارے پاس صدی کے سر پر اور ضرورت حقہ کے وقت آیا ہوں اور میرے صدق پر کسوف و خسوف زلازل اور طاعون نے گواہی دی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ تم نشانات تو دیکھتے ہو لیکن بدگمانیاں پھر بھی ختم نہیں ہوتیں۔ اے جہاندیدہ لوگو کیا تمہاری فراست یہی ہے، نہیں بلکہ تقوے اور تمہارے درمیان وہ کبر حائل ہو گیا ہے جو تم چھپاتے اور پوشیدہ رکھتے تھے اور تمہاری آنکھ اندھی ہو گئی ہے اور دشمنوں کے فتنے اسے نظر نہیں آتے، تم مجھے دجال کہتے ہو اور بصیرت سے کام نہیں لیتے اور فتوے دیتے ہو کہ میں کافر بلکہ منکرین انبیاء سے بھی بڑا کافر ہوں، شاباش ہے تمہارے اس فتوے پر۔

تعجب یہ ہے کہ پرستارانِ صلیب اور مشرکوں میں سے جو لوگ دین کو جڑ سے اکھاڑ دینے کے متمنی ہیں وہ تمہارے نزدیک دجال ہی نہیں اور میں دجال بلکہ سب مفسدوں سے بڑا ہوں۔ اب ہم رب العالمین کے حضور ہی شکایت کرتے ہیں۔ اب جبکہ میں تمہارے نزدیک کافر ٹھہرا تو پھر یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے کہ کسی کافر کی نصیحت تمہیں کوئی فائدہ دے گی بہر حال میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں مجھے جو ایذا دی گئی ہے

اس کا تذکرہ کروں کیونکہ کلام نے ہمیں اس ذکر پر آمادہ کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم ظلم اور زبان درازی کو ترک کیوں نہیں کرتے اور جزا و سزا کے مالک اور علیم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اے لوگو ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقررہ پر آئے ہیں اور اسی کے بلانے سے بولے ہیں ہم تمہیں دعوت پہنچاتے ہیں اور تمہاری طرف سے ہمیں لعنت ملتی ہے، میں نہیں جانتا یہ کمینگی کیا ہے، تم یہود کے مشابہ ہو گئے ہو یہاں تک کہ نعلین اور اقوال مل گئے ہیں وہ اپنے بخل کی وجہ سے عیسےٰ نبی اللہ کو دجّال کہتے تھے اور تمہاری طرف سے مجھے بھی یہی نام دیا گیا ہے۔

پس تم قول و فعل میں ایک جیسے ہو گئے ہو اور اگر حکومت کی تلوار نہ ہوتی تو تم میرے ساتھ وہی سلوک کرتے جو حضرت عیسےٰ علیہ السّلام سے کفّار نے کیا۔
اس لئے ہم اس حکومت کا مداہنت کے طور پر نہیں بلکہ احسان کی قدردانی کے طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں اور بخدا ہم نے اس حکومت کے سایہ تلے وہ امن دیکھا ہے جس کی اس زمانہ میں اسلامی حکومت سے اُمید نہیں کی جا سکتی اور اسی لئے ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے کہ ان کے خلاف جہاد کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور تمام مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ ان سے لڑیں اور بغاوت اور فساد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہم پر گونا گوں احسانات کئے ہیں اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور لاریب ان کی حکومت ہمارے لئے امن کی پناہ گاہ ہے اور اسی سے ہم اہل زمانہ کے جور و جفا سے بچے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات کو مخفی نہیں رکھتے کہ ہم پادریوں کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے مخالف ہیں بدیں وجہ کہ وہ ایک عاجز اور ضعیف انسان کو ربّ العالمین بناتے ہیں۔

اور انہوں نے زمین و آسمان کے خالق چھوڑ دیا ہے اور خدا شاہد ہے کہ وہ کاذب مفتری اور تحریف کرنے والے دجال ہیں اور ہمیں علم ہے کہ حکومت ان کے ساتھ نہیں، نہ وہ انہیں اس امر پر اکساتی ہے اور نہ معاونت کرتی ہے۔ بلکہ وہ منہ سے ہی نصرانی ہیں انہوں نے اپنی طرف سے قوانین بنا لئے ہیں اور انجیل کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے، اب ہم کس طرح کہیں کہ وہ عیسائی ہیں نہیں بلکہ وہ دوسری قوم ہیں وہ دوسرے رستوں پر چل پڑے ہیں نہ وہ انجیل پڑھتے ہیں اور نہ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور نہ ان کی طرف کوئی توجہ کرتے ہیں خصومات کے موقعہ پر ہم ان میں عدل و انصاف پاتے ہیں اور تنازعات میں میں نے ان میں سے بعض کا تجربہ بھی کیا ہے اور دیکھا ہے کہ وہ مودت میں ہمارے قریب ہیں وہ ظلم نہیں کرتے اور نہ اس کا قصد کرتے ہیں اور ان کے سایہ میں رات بسر کرنا مشرکین کے سائے تلے دن بسر کرنے سے بہتر ہے پس ہم پر شکر واجب ہے اور اگر ہم نے شکر نہ کیا تو ہم گنہگار ہوں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے اس حکومت کو محسن پایا ہے اور کتاب اللہ کی رو سے ہم پر واجب ہے کہ ہم اس کے شکر گذار رہیں اس لئے ہم اس کی قدر دانی کرتے اور اس کے لئے بھلائی چاہتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اسلام کی طرف ان کی رہنمائی کرے اور انہیں ایک ایسے بندہ کی پرستش سے نجات دے جو مصائب و آلام میں انہیں جیسا ہے اور اپنے دین کے لئے ان کی آنکھیں کھولے۔ اور خیر الادیان کی طرف انکی توجہ پھیر دے اور دین و دنیا میں گھاٹے سے انہیں محفوظ رکھے۔

یہ ہماری دعا ہے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے اور بھلائی کا بدلہ برائی سے وہی دیتا ہے جس کا دل گنہگار ہوا اور وہ شیاطین کی مانند ہو گیا ہو۔ پس ہم ظالموں کا طریق اختیار کرنا نہیں چاہتے اور ہمارے اس رسالہ

میں ہماری گفتگو کا مرکز علمائے نصاریٰ اور پادری ہیں جنہوں نے اسلام کو گالیاں دینا اور حضرت خیرالانام کی توہین کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھ لیا ہے اور ہم ان کو ہٹانے اور دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں جو اپنے دین کا ناصر ہے اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے۔

میرے رب نے اپنے دین کی نصرت کے لئے مجھے ایک ایسے کلمہ سے خطاب فرمایا جس میں مجھے ایک بڑا وعدہ معلوم ہوتا ہے اس نے فرمایا انہیں ایام اللہ کی خبر دے دو اور اچھی طرح نصیحت کر دو اب ہم جانتے ہیں مطمئن ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرے گا۔ اور اسے دشمنوں سے بچائے گا اور اسے آسمان سے تمام ادیان پر غالب کرے گا لیکن جنگ اور جہاد سے نہیں بلکہ نشانات قاہرہ اور دشمن کی کھوپڑیوں کو توڑ دینے والے ہاتھ کے ساتھ۔ ہم نے اس کی کتاب میں یہی دیکھا ہے اور میرے رب نے مجھے ایسے ہی وحی کی ہے اور یہ اس وحی کا خلاصہ ہے پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرے گا اور ظالم لوگ اپنی پوری سزا بھگتیں گے۔

اور اس زمانہ میں ایسے ہی آثار ظاہر ہوئے اور ہمارے رب نے اہل زمین پر قہری تجلی فرمائی اور تمام شہروں میں قہری نشانات ظاہر فرمائے اور اکثر لوگوں کو طاعون نے فنا کر دیا۔ اور بہت سے لوگوں کو زلزلوں نے دھنسا دیا اور وہ موتوں سے دوچار ہوئے اور جو لوگ کل رات محلوں میں سوتے تھے آج تو انہیں قبروں میں مردہ دیکھتا ہے۔ مجلسیں ان سے خالی ہو گئیں محلات ویران ہو گئے اور وہ ایسے گھر میں جا داخل ہوئے جو انہیں لوٹ کر بھائیوں سے ملنے یا ہمسایوں سے گھر چھیننے کی اجازت نہیں دیتے اور تو دیکھتا ہے۔ کہ لوگ اس وبا سے بھاگ نہیں سکتے اور آسمان کے نیچے ان کے لئے کوئی

جائے پناہ نہیں۔ اور یہ بلا قسمت اور اتفاق پر مبنی نہیں جیسا کہ مخالفین کا خیال ہے۔ پس نیک بخت وہ ہے۔ جو ان نشانوں کو پہچانے اور اس سیاہ پتھروں والی گھاٹی میں داخل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے یاد رکھو کہ یہ مصائب وہ تقدیریں ہیں۔ جنہیں اس زمانہ سے پیشتر نہ ہی تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے کبھی دیکھا ہے یہ اس شخص کے نشانات ہیں جو محسن خدا کی طرف سے تمہارے اندر مبعوث کیا گیا ہے تا وہ اس کے دین کی تجدید کرے اور اس کے دلائل کو غالب، باغوں کو سرسبز اور درختوں کو تازہ پھلوں والا بنائے اور اس کی لکڑی کو نرم و نازک ٹہنیوں کی مانند کر دے۔

ایسا اس لئے ہو گا کہ لوگ دین قویم کی معرفت حاصل کریں اور رب رحیم کی طرف پوری طرح مائل ہو جائیں۔ اور شریف الطبع آدمی کی مانند دنیا سے بھاگیں لیکن جب دین کی صبح روشن ہو گئی اور اس نے دلائل کی شعاعیں ظاہر کیں تو اکثر نے آنکھیں بند کر لیں تا وہ دیکھ نہ سکیں اور وہ جان بوجھ کر دعوتِ الٰہی کو ناپسند کرتے ہیں۔

افسوس ہے ان پر کہ وہ نفع سے بھاگتے اور نقصان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ دروازہ کھلنے کا وقت قریب ہے اب کھٹکھٹا کر جواب لینے والا کون ہے۔ آنکھیں رکھنے والوں کے لئے چشمے جاری ہیں، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے جو قلب سلیم کے ساتھ آئے اُسے وہ کبھی رد نہیں کرتا۔ جو زیادہ مانگے گا زیادہ انعام پائے گا۔ تعجب ہے کہ لوگ جسمانی اور روحانی ہر دو قسم کی گرسنگی میں مبتلا ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی مصلح کے محتاج نہیں، ان پر ہر دروازہ

بند کر دیا گیا ہے پھر بھی وہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کی نعماء مل رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعام سے اعراض کر کے چوپاؤں کی مانند زندگی گذارنے پر راضی ہو گئے اور ہمیں ان کی پست ہمتی اور خستہ حالی پر تعجب ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی اصلاح چاہتے ہیں تاکہ انہیں کامیابی نصیب ہو ہم نے اپنے اوقات کا اکثر حصہ اور صبح کا وقت ان کے واسطے دُعا کے لئے وقف کر دیا ہے اور اس فکر و تشویش کی وجہ سے ہماری آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔ بخدا میں نے انہیں ظہور طاعون سے پیشتر ان ایّام کی خبر دی اور خدا کے بلانے سے ہی بولا اور میرے ربّ نے مجھے اس راز پر اطلاع دی ازاں بعد طاعون نے انہیں آ پکڑا اور موتیں ان پر نازل ہوئیں اور یہ خبر اس وقت دی گئی جبکہ اطبا کا خیال بھی اس طرف نہ گیا تھا اور نہ کسی عقلمند نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا۔ پھر جس طرح میرے ربّ نے خبر دی تھی۔ ایسے ہی واقع ہوا اور یہ آسمان کے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل تھی۔ لیکن لوگوں نے اس طرف نگاہ نہ کی۔ اور کسی شخص نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی نہ بہایا اور توبہ اور نیک اعمال کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ گناہ اور برائیوں میں بڑھ گئے اور میری تکذیب و تکفیر کی اور مجھے دجال لئیم کہا اور میری تنہائی میں سوائے میرے مہربان ربّ کے کسی نے میرے ساتھ موانست نہ کی۔

وہ مجھے سب و شتم کرتے ہوئے اکٹھے ہو گئے اور مجھے اس طرح چمٹ گئے جیسے قرض خواہ مقروض کو۔ اور جب پرانے کینے کی وجہ سے انہوں نے مجھے نہ پہچانا تو ہم اصحاب کہف و رقیم کی مانند ان کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو گئے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کیا اور ان کے نفسوں نے انہیں ظلم اور زیادتی پر پختہ کر دیا۔ پس تشدد اور غلو کے بعد ان کیلئے

رجوع ممکن نہ رہا اور واللہ نشانات آسمان سے بارش کی مانند نازل ہوئے اور چراغ روشن کر دیئے گئے ہیں لیکن ان کی ظلمتیں دور نہ ہوئیں۔ انذار اور تنبیہہ کی کثرت ہوگئی لیکن ان کی برائیاں کم نہ ہوئیں، وہ تنا ور درختوں، پکے ہوئے پھلوں اور خوشنما پھولوں سے اعراض کر کے لکڑیوں کے پاس کھڑے رہے اور بخدا مجھے پتہ نہیں کہ ان واضح نشانات کے باوجود انہوں نے مجھ سے کیوں اعراض کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ہر ظلمت میں بسنے والے پر حجت تمام کر دی ہے۔ اور جب مجھے اس خوف نے ڈرایا جو تنہا آدمی کو خوفزدہ کرتا ہے تو مجھے اللہ کی مدد نے آلیا اور روز افزوں ہوتی گئی۔ اور ہمیشہ میری مدد اور تائید کی جاتی رہی یہاں تک کہ حجت پوری ہوگئی اور میری مسلسل نصرت ہوئی اور نشانات اس حد تک پہنچ گئے کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا ہاں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نشان اس رسالہ کے آخر میں لکھدوں تا کہ کوئی سعید طبع اس سے فائدہ اٹھائے اور لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت نے زمین کے مشرق و مغرب کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس کا غلغلہ نیک اور بد آدمیوں میں پھیل گیا ہے۔ یہاں تک کہ ان نشانات کی شعاعیں دور دراز ممالک امریکہ تک پہنچ گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو روشن نشانات اور بڑے بڑے دلائل میری طرف وحی کئے ہیں وہ میرے لئے نہیں بلکہ اسلام کی تصدیق کے لئے ہیں اور میں محض ایک خادم ہیں۔

مجھے منکرین کی حالت پر تعجب ہے کہ انہوں نے تکذیب پر اصرار کیا اور اول المعتدین بن گئے اور ہر طرح کوشش کی اور جو پاس تھا خرچ کر دیا تا وہ آسمان سے نازل ہونے والے نور کو بجھا دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نور کو زیادہ کیا اور ان کی کوششیں صباءً منثوراً ہوگئیں اور ہم نے ان

کے فتنہ کو موجیں مارتے ہوئے سمندر اور چڑھتے ہوئے سیلاب کی مانند دیکھا لیکن انجام کار ہماری فتح اور ان کی شکست ہماری عزت اور ان کی ذلت ہوئی اور اگر یہ کام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے اور زندوں میں سے میرا نقش مٹا دیتے لیکن خدا کا ہاتھ دشمنوں کے شر سے میری حفاظت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے نشانات دور دراز شہروں تک پہنچ گئے، اور یہ رب العباد ہی کا فعل تھا۔ اب ہم وہ نشان لکھتے ہیں جو بلاد امریکہ میں ظاہر ہوا۔ اور ہمارے سورج نے مشرق سے طلوع ہو کر اپنی چمک عمدہ صورت میں اہل مغرب کو دکھائی، یہ سب خدا کا فضل، رحمت اور اس کی عنایت اور احسان ہے اور عارفوں کے لئے بشارت اور قبول کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔

اس مباہلہ کا ذکر جس کی طرف میں نے ڈوئی کو بلایا مع اس بددعا کے جو میں نے اس کے خلاف کی اور تفصیل اس کارکردگی کی جو لوگوں میں اشاعت کے بعد خدا نے اس جنگ میں کیا

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے غور سے سنو کہ میری صداقت پر اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نمونوں اور شہادتوں میں سے ایک نشان وہ ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے ڈوئی نامی ایک شخص کو ہلاک کر کے میری تائید کے لئے ظاہر فرمایا اس بزرگ نشان اور معجزہ عظیمہ کی تفصیل یہ ہے کہ امریکہ کے متمول عیسائیوں اور متکبر پادریوں میں سے ایک شخص ڈوئی نامی تھا۔

جس کے قریباً ایک لاکھ مرید تھے جو عیسائی طریق پر اس کی لونڈیوں اور غلاموں کی طرح اطاعت کرتے تھے اور وہ اپنی قوم کے اندر اور باہر بڑی شہرت والا تھا حتیٰ کہ اس کا ذکر آفاق تک پھیل گیا اور اس نے اپنے سحر

سے عیسائیوں کے ایک بڑے گروہ کو مسخر کرلیا وہ الوھیت مسیح کے اقرار کے ساتھ ساتھ مدعی نبوت و رسالت بھی تھا اور ہمارے رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سب وشتم سے کام لیتا تھا اور مراتب عالیہ اور اعلےٰ مقامات کا دعوی کرتا تھا اور ہر شخص سے اپنے آپ کو معزز اور بڑا سمجھتا تھا اور دن بدن مال۔ شہرت اور مریدوں میں ترقی کرتا جاتا تھا اور باوجود گداگروں کی طرح ہونے کے بادشاہوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا اور اس کی ترقی افتراء اور مصنوعی باتوں کو دیکھنے والا مسلمان اگر کمزور ہوتا تو گمراہ اور متحیر ہو جاتا اور اگر جہاندیدہ ہوتا تو بھی لغزش سے نہ بچتا کیونکہ وہ دشمن اسلام تھا اور حضرت خیر الانام کو گالیاں دیا کرتا تھا اور اس کے باوصف شہرت اور دولت میں اعلیٰ مقام تک پہنچ گیا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میں ہر مسلمان کو قتل کردوں گا اور توحید پرست مؤمنوں میں سے کسی کو نہ چھوڑوں گا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے اعمال اقوال سے مطابقت نہیں رکھتے وہ فرعون کی طرح زمین میں سرکش ہوکر موت کو بھول چکا تھا۔ وہ دن کو لوگوں کے مال لوٹتا اور رات شراب کے لئے وقف کرتا تھا۔ جاہل اور احمق عیسائی اس کے گرد اکٹھے ہوکر گمراہی کے پیالوں کو پکڑتے رہے اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس کے دعوے رسالت کی تصدیق کرتے رہے حالانکہ وہ آزاد نہیں بلکہ دُنیا کا غلام اور ایسی سیپی کی مانند تھا جس میں موتی نہ ہو اور اس کے ساتھ وہ اپنے زمانے کا شیطان اور اپنے شیطان کا ساتھی تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے اسے مہلت دی تا آنکہ میں نے اسے مباہلے کے لئے بلایا اور جناب باری میں اس کے خلاف بد دعا کی۔

ہیں اس میں شیطان کی بو پاتا تھا اور میں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ
طاغوت کا پچھاڑا ہوا اور عباد الرحمٰن کا دشمن ہے۔ اس نے ہذیان کی گونا
گون خباثتوں کے ساتھ زمین اور اہلِ زمین کے سانس تک کو نجس کر دیا تھا
اور میں نے اس زمانہ میں اس جیسا کوئی عیار اور خبیث نہیں دیکھا وہ تثلیث
کا جنونی اور توحید کا دشمن اور دین خبیث پر مصر تھا۔ اس کے نقصانات
اسے حسنات اور عیوب اسبابِ راحت نظر آتے تھے اور اصحاب ثروت
و دولت میں سے بے وقوف اس کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ اور انہوں
نے اس کی اتنے مال کے ساتھ مدد کی جو صرف اربابِ سلطنت اور بادشاہوں
کے خزانوں میں ہی ہوتا ہے اس کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال آتا تھا یہاں
تک کہ وہ بادشاہ کہلانے لگا اور بادشاہوں کی شان وشوکت کے ساتھ رہنے
لگا اور جب اس کی دولت انتہا کو پہنچ گئی تو اس نے اپنے نفس امارہ کے
کے پیچھے چلنا شروع کیا اور اسے پاک نہ کیا اور شیطان کے بہکانے سے
نبوت و رسالت کا دعویٰ کر دیا اور افتراء کذب اور بہتان سے باز نہ آیا
اور یہ سمجھ بیٹھا کہ اس سے پرسش نہ ہوگی اور وہ ناز و نعمت اور رفاہت
کی زندگی بسر کرے گا اور عظمت و نباہت (شہرت) میں بڑھتا جائیگا
بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس نے کبر اور نخوت کا طریق اختیار کیا اور حضرت
عزت کے عذاب سے خوف محسوس نہ کیا اور لاریب مفتری انجام کار پکڑا
جاتا ہے اور اس کی ترقی روک دی جاتی ہے اور غیرت الٰہی اسے شیروں
کی طرح پھاڑ ڈالتی ہے اور وہ ہلاکت اور بربادی کا وہ دن دیکھتا ہے
جس کا خدائے عزوجل کی کتاب میں وعدہ دیا گیا ہے، یقیناً وہ لوگ
جو اللہ تعالےٰ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹی باتیں بناتے ہیں وہ چین

سے تھوڑی ہی زندگی بسر کرتے ہیں پھر پکڑے جاتے ہیں اور دُنیا اور آخرت میں ان پر لعنت پڑتی ہے اور وہ ذلت اور رسوائی کا مزہ چکھتے ہیں اور ان کو کبھی عزت نہیں دی جاتی۔ کیا پہلے مفتریوں کے انجام کی خبر تجھے نہیں ملی اللہ تعالےٰ افتراء کرنے والوں کے انجام سے خوف نہیں کھاتا اور ان پر تلوار چلا کر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

اور جب اس کی ہلاکت کا دن قریب آیا تو میں نے اُسے مباہلہ کی دعوت دی اور لکھا کہ تیرا دعویٰ باطل ہے اور تو محض ایک کذاب ہے جو جیفۂ دنیا کے لئے افتراء کر رہا ہے، حضرت عیسےٰ صرف ایک نبی ہیں اور تو عامی مفتری محض گمراہ اور گمراہ کن فرق مضلہ میں سے ہے پس تو اس ذات سے ڈر جو تیرے جھوٹ کو دیکھ رہی ہے، میں تجھے دین اسلام اور صاحب جبروت و عزت اللہ تعالےٰ کے حضور توبہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور اگر اس دعوت سے اعراض کر کے منہ پھیرتا ہے تو پھر مقابلہ کے لئے نکل آتا ہم مباہلہ کریں اور حق کو ترک کرنے والے اور جھوٹے طور پر نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت ڈالیں اور یقیناً اللہ تعالےٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور کاذب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دے گا تاکہ لوگ سچے اور جھوٹے کو جان لیں اور اس فیصلہ کے بعد جھگڑا ختم ہو جائے۔ اور سنو! میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی آخری زمانہ اور گمراہی پھیلنے کے دنوں میں آمد کا وعدہ کیا گیا تھا اور یقیناً حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور مذہب تثلیث باطل ہے اور تو دعویٰ نبوت کر کے اللہ تعالےٰ پر افتراء کر رہا ہے۔ نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو چکی ہے اور قرآن مجید جو تمام صحف سابقہ

سے بہتر ہے کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ اور شریعت محمدیہ کے بعد کوئی شریعت نہیں ہاں مجھے حضرت خیر الانام کی زبان سے نبی کا نام دیا گیا ہے اور یہ ایک ظلی امر ہے اور برکات متابعت میں سے ہے اور میں اپنے نفس میں کوئی بھلائی نہیں پاتا اور میں نے جو کچھ پایا ہے اس مقدس نفس سے پایا ہے اور اللہ تعالےٰ نے میری نبوت سے کثرت مکالمہ مخاطبہ کے علاوہ کچھ مراد نہیں لیا اور جو کوئی اس سے زیادہ کا ارادہ کرے یا اپنے نفس کو کچھ سمجھے یا نبوت محمدی کے جوئے سے اپنی گردن نکالے اس پر خدا کی لعنت ہے اور یقیناً ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں اور آپ پر سلسلہ مرسلین منقطع ہو گیا ہے پس کسی کا حق نہیں کہ وہ ہمارے رسول مصطفےٰ کے بعد مستقل طریق پر نبوت کا دعوے کرے اور آپ کے بعد صرف کثرت مکالمہ باقی ہے اور وہ بھی اتباع حضرت خیر الانام سے مشروط ہے نہ اس کے بغیر بخدا مجھے یہ مقام مصطفوی شعاعوں کی پیروی کے انوار سے ہی ملا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجاز کے طور پر نبی کا نام دیا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

پس خدا اور اس کے رسول کی غیرت یہاں نہیں بھڑکتی کیونکہ میں نبی صلعم کے پروں کے نیچے پرورش پاتا ہوں اور میرا قدم اقدام نبوی کے نیچے ہے۔ پھر میں نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا بلکہ اپنے ربّ کی وحی کی پیروی کی ہے اب اس کے بعد میں مخلوق کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا قیامت کے دن ہر کسی سے اس کے عمل کی پرسش ہو گی اور کوئی پوشیدہ چیز بھی اللہ تعالےٰ سے مخفی نہیں۔

اور میں نے اس مفتری کو کہا کہ اگر تو اس دعوت کے بعد مباہلہ نہ کرے گا

اور دعویٰ نبوّت کے افتراء سے توبہ نہ کرے گا تو مت خیال کرنا کہ اس حیلہ سے تو بچ جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ تجھے سخت ذلت اور عذاب شدید سے ہلاک کرے گا اور تجھے رسوا کرے گا اور افتراء کا مزہ چکھائے گا اور وہ میری موت اور میں اس کی موت کا منتظر تھا اور میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر تھا جو اس ملت کا حامی اور حق کا مددگار ہے۔

پھر میں نے جو کچھ اس کی طرف لکھا ممالک امریکہ میں اس کی پوری اشاعت کر دی یہاں تک کہ امریکہ کے اکثر جرائد میں میری تحریریں چھپ گئیں اور میرا خیال ہے کہ ہزاروں جرائد نے اس اعلان کو شائع کیا اور اس کی اشاعت شمار سے باہر ہو گئی اور انہیں لکھنے کی اس کاغذ میں گنجائش نہیں اور امریکہ کے جو جرائد میری طرف بھیجے گئے جن میں فیصلہ کے لئے میری دعوت مباہلہ اور ڈوئی کے خلاف بد دعا کا ذکر تھا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان میں سے بعض کے نام حاشیہ میں لکھ دوں تا لوگوں کو علم ہو جائے کہ یہ کوئی مخفی مکتوب نہ تھا بلکہ دنیا کے اطراف واکناف شرق وغرب اور شمال وجنوب میں شائع کر دیا گیا اور اس کی اشاعت کا سبب یہ تھا کہ ڈوئی عظیم شہنشاہوں کی طرح مشہور تھا اور امریکہ ویورپ میں ہر کہ دمہ اس کو پوری طرح جانتا تھا اور ان ممالک کی نظروں میں اس کی شہرت وعظمت سلاطین کی مانند تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ کثرت سے سیاحت کرنے والا تھا جو لوگوں کو اپنے وعظ سے شکاری کی طرح شکار کر لیتا تھا اس لئے اہل جرائد میں سے کسی نے انکار نہ کیا کہ مباہلہ کے مسئلہ میں اس کے متعلق جو کچھ اس کی طرف بھیجا گیا ہے اسے شائع کر دے بلکہ اس دنگل کا انجام دیکھنے کی حرص

نے بھی انہیں طباعت اور اشاعت پر آمادہ کیا
امریکہ کے وہ جرائد جن میں میرے مباہلہ کا ذکر اور ڈوئی کے خلاف میری دُعا طبع ہوئی بہت سے ہیں لیکن ہم اس حاشیہ میں نمونہ کے طور پر چند ایک کا ذکر کرتے ہیں ۱؎ خلاصہ کلام یہ کہ ڈوئی شر الخلائق ملعون القلب

۱؎ (۱) اخبار شکاگو انٹر پریٹیر ۸ رجون ۱۹۰۳ء ۔مرزا غلام احمد ایک پنجابی شخص ہے جو ڈوئی کو مباہلہ کے لئے دعوت دے رہا ہے، کیا وہ اس میدان میں نکلے گا مرزا مذکور لکھتا ہے کہ ڈوئی دعویٰ نبوت میں کذاب اور مفتری ہے اور میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے ہلاک کرے اور مکمل طور پر اس کا استیصال کردے اور وہ اپنے آپ کو حق پر اور ڈوئی کو باطل پر قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور صادق کی زندگی میں کاذب کو ہلاک کرے گا اور اس کا استیصال کرے گا اور مرزا غلام احمد کہتا ہے۔ کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور صداقت اسلام میں ہی ہے۔
(۲) ٹیلیگراف۔ ۵ رجولائی ۱۹۰۳ء :۔معمولی تبدیلی کے ساتھ پہلے مضمون کے مطابق (۳) اگوناٹ سان فرانسسکو یکم دسمبر ۱۹۰۳ء :۔ معمولی تبدیلی کے ساتھ ماسبق کے مطابق نیز وہ لکھتا ہے کہ یہ طریق معقول اور مبنی برانصاف ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس شخص کی دُعا قبول ہوگی وہ بلاشبہ حق پر ہوگا۔ (۴) لٹریری ڈائجسٹ نیویارک ۲۰ رجون ۱۹۰۳ء :۔ اس نے میرے ڈوئی کو دعوتِ مباہلہ دینے کا مفصل ذکر کیا اور میری اور اس کی تصویر شائع کی اور باقی پہلے مضمون کے مطابق ہی ہے۔ (۵) نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸ رجون ۱۹۰۳ء :۔ اس نے دو مدعیوں کے درمیان مباہلہ کے

شیل خناس اور دشمن اسلام بلکہ خبیث ترین دشمن تھا اور اسلام کو اس طرح ملیامیٹ کرنا چاہتا تھا کہ اس کا نام آسمان کے نیچے باقی نہ رہے اور اس نے متعدد مرتبہ اپنے قابلِ لعنت* اخبار میں اہل اسلام اور ملتِ حنفیہ کے خلاف

---

* لیوز آف ہیلنگ - (مترجم)

بقیہ حاشیہ ع ۱۰۶ کے عنوان کے تحت ڈوئی کے خلاف میری بددعا کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ امر فیصل صادق کی زندگی میں کاذب کا ہلاک ہونا اور باقی سالقہ مضمون کے مطابق ہے (۶) ہیرلڈ چیسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء:۔ اس نے لکھا ہے کہ ڈوئی کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے پھر سالقہ بیان کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ مندرجہ ذیل رسالہ جات نے بھی اسی قسم کا مضمون شائع کیا ہے۔ (۷) اخبار ریکارڈ بوسٹن ۲۷۔جون ۱۹۰۳ء:۔ ایضاً - (۸) اخبار ایڈو ٹائزر ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء:۔ایضاً - (۹) پایلاٹ بوسٹن ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء:۔ اس نے میرا، ڈوئی اور دعائے مباہلہ کا ذکر کیا - (۱۰) پا تھ فائینڈر واشنگٹن ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء ۔ ایضاً (۱۱) انٹراوشن شکاگو ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء ایضاً - (۱۲) ڈیمو کریٹ کرانیکل روچیسٹر ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء:۔ عنوان مباہلہ اور باقی سالقہ بیان کے مطابق :۔ (۱۳) شکاگو ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء:۔ ایضاً (۱۴) برنگٹن فری پریس ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء:۔ایضاً۔ (۱۵) دوسٹر سپائی ۲۸ر جون ۱۹۰۳ء ایضاً (۱۶) شکاگو انٹر واشن ۲۸ر جون ۱۹۰۳ء (۱۷) البنی پریس ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء:۔ ایضاً (۱۸) جیکنول ٹائمز ۲۸ر جون ۱۹۰۳ء ۔ ایضاً (۱۹) بالٹی مور امریکن ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء:۔ ایضاً

بددُعا کی تھی اور کہا تھا کہ اے خدا تمام مسلمانوں کو ہلاک کر اور ان میں سے کسی ایک فرد کو بھی کسی ملک میں زندہ نہ چھوڑ اور مجھے ان کا زوال اور استیصال دکھا دے اور مذہب تثلیث اور اقانیم کے عقیدہ کو تمام زمین میں پھیلا دے۔ میں تمام مسلمانوں کی موت اور دین اسلام کے مٹ جانے کا متمنی ہوں اور میری زندگی میں یہ میری سب سے بڑی آرزو ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی مقصد نہیں۔ یہ تمام کلمات ان انگریزی جرائد میں درج ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں اور قاری بغیر شک و شبہ کے انہیں جان لیتا ہے۔

غور کرنے والے کے لئے اس مفتری کی خباثت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کلمات کافی ہیں اور اسی لئے نبی کریم ؐ نے اس کا نام خنزیر رکھا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷ (۲۰) بفلو ٹائمز ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۲۱) نیو یارک میل ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۲۲) بوسٹن ریکارڈ ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء ایضاً (۲۳) ڈیٹرائٹ انگلش نیوز ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء: ایضاً (۲۴) ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۲۵) گرومشائر گزٹ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۳ء: ایضاً۔ (۲۶) نونیٹین کرانیکل ۱۷ر جولائی ۱۹۰۳ء:۔ ایضاً (۲۷) بوسٹن کرانیکل ۳ر جولائی ۱۹۰۳ء:۔ ایضاً (۲۸) سونا نیوز ۲۹ر جون ۱۹۰۳ء ایضاً (۲۹) رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء: ایضاً (۳۰) گلاسکو ہیرلڈ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۰۳ء: ایضاً (۳۱) نیو یارک کمرشل ایڈورٹائزر ۲۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء: ایضاً (۳۲) دی مارننگ ٹیلیگراف ۲۸ر اکتوبر ۱۹۰۳ء۔
دعائے مباہلہ اور ڈوئی کا ذکر۔ منہ

ہے کیونکہ طیبات اس خبیث کو بُری لگتی ہیں۔ اور شرک اور فقریات کی نجاست اسے خوش کرتی ہے۔ اہل نظر اس کے کلام میں اسلام کی شدید توہین دیکھ چکے ہیں اور شہادت دینے والوں نے ہر ملعون سے بڑھ کر اس کی ملعونیت کی گواہی دی حتیٰ کہ وہ سب و شتم میں مثال بن گیا اور وہ منع کرنے اور رد کئے سے باز آنے والا نہ تھا اور جب میں نے اسے مباہلہ کی دعوت دی تاکہ اللہ کی طرف سے کاذب کی موت اور صادق کا صدق ظاہر ہو جائے تو ایک امریکی نے ڈوئی اور اس کی سیرت کے بارہ میں ایک لطیف اور مضحکہ خیز بات کہی جو اس کے اخبار میں چھپی کہ ڈوئی کبھی مقابلہ کی شرائط تبدیل کئے بغیر دعوت مباہلہ قبول نہیں کرے گا کہ میں مباہلہ تو نہیں کرتا ہاں مجھ سے سب و شتم میں مقابلہ کر لو پس جو کوئی دشنام طرازی میں سبقت لے گیا وہ صادق ہوگا اور اس کا حریف بلا شک و شبہ کاذب قرار پائے گا یہ اس اخبار والے کا قول ہے جس نے اس کے اخلاق کا خوب جائزہ لیا تھا اور اس کی زبان کا اچھی طرح تجربہ کیا تھا اور ایسے ہی بہت سے دوسرے اخبار والوں نے بھی لکھا اور یہ لوگ امریکہ کے معزز ترین اور عمائدین میں سے ہیں۔ پھر مباہلہ کے سوال پر میں نے بھی اس کے اخلاق کا تجربہ کیا اور جونہی میرا خط اسے ملا وہ شدید طور پر غضبناک ہوا اور نخوت سے بھڑک اٹھا جھینگیوں کے بھیڑیوں کی طرح کچلیاں نکال لیں اور کہا کہ میں اس شخص کو مچھر بلکہ اس سے بھی کمتر خیال کرتا ہوں اس نے مجھے نہیں بلکہ اپنی موت کو دعوت دی ہے اس نے اپنی یہ باتیں اپنے جریدہ میں شائع کر دیں اور اس کے کبر و نخوت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے یہی وہ تکبر تھا جس نے مجھے اللہ تعالیٰ ذوالعزۃ ذوالجلال پر توکل

کرتے ہوئے دُعا اور تضرع پر آمادہ کیا۔

میرے مباہلہ کے لئے بلانے سے پیشتر یہ شخص بڑی دولت کا مالک تھا اور میں اس کے خلاف بدعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ تعالےٰ اسے ذلت ورسوائی اور حسرت کے ساتھ ہلاک کرے اور میری دُعا سے پہلے وہ بادشاہوں ایسی سطوت، قوت، شوکت اور زمین کا دائرہ کی طرح احاطہ کر لینے والی عظیم شہرت، آراستہ مکانات اور مضبوط محلات کا مالک تھا اور عمر بھر اس نے کوئی مصیبت نہ دیکھی تھی ہاں ہر روز اپنے گروہ کو بڑھتے دیکھتا تھا اور دنیا کی ممکن نعماء اور برکتیں اسے حاصل تھیں اور بھوک تکلیف کی گھڑیوں سے ناواقف تھا، ریشم پہنتا اور پالکی[1] میں سوار ہوتا تھا اور اسے اُمید تھی کہ اسے طویل عمر ملے گی اور وہ موتوں کے تیر سے غافل تھا وہ اپنا دن مسجود، معبود اور تعظیم کئے جانے والے لوگوں کی طرح بسر کرتا تھا اور رات کے کھانے کے وقت قالین بچھاتا تھا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی کے انجام کے بارہ میں میرے قول کی صداقت ثابت کرنے کے لئے قضا وقدر کو نازل کیا تو اس کے عیش ومسرت کے دن بدل گئے اور اللہ تعالےٰ نے اسے بڑی گردش کے دن دکھائے اور اپنے ہی اعمال کے سانپوں سے ڈسا گیا اور ہملاج[2] قطوف میں اور دیباج صوف میں تبدیل ہو گئی اور معاملہ اس طرح چلتا رہا تا آنکہ وہ اپنے اس شہر سے نکال دیا گیا جسے اس نے صرفِ خزائن

---

[1] وہ پالکی جسے انسان اٹھاتے ہیں۔

[2] بڑی اور سست رفتار والا جانور

سے بسایا تھا اور دفینوں کے خرچ سے بننے والے محلات اس پر حرام ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر بس نہ کی اور اپنی تمام قضا وقدر کو اس پر نازل کیا اور اس کی تمام قدر و منزلت جاتی رہی اور اس کی تمام مقبوضہ املاک ایک اور آدمی کی طرف منتقل ہو گئیں اور اس کی نحوست کی ہواؤں نے مصائب کی تاریکیوں کو جمع کر لیا یہاں تک کہ وہ پہلی دولت و ثروت سے مایوس ہو گیا اور زمانے کے بانجھ پستان سے اس نے دودھ پیا اور فقر کے چوپائے پر سوار ہوا۔ پھر بعض ورثاء نے اسے قرض خواہوں کی طرح پکڑا اور اس نے بیوی، احباب اور بچوں کی طرف سے بہت ذلت دیکھی حتیٰ کہ اس کے والد نے امریکہ کے بعض اخبارات میں شائع کروا دیا کہ وہ اس کے نطفہ سے نہیں اور ولد الزنا ہے اور ایسے ہی ادبار اور انقلاب کی ہواؤں نے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور زمانے نے ذلت کی تمام اقسام اس کے لئے اکٹھی کر دیں اور وہ مٹی میں بوسیدہ چیز اور ایک ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تباہی کا نشانہ بن گیا اور وہ ہر وجاہت سے متصف ہونے کے بعد ایسے عامی کی طرح ہو گیا جسے کوئی جانتا نہ ہو، اس کے تمام متبعین پراگندہ ہو گئے اور جائداد، املاک اور نقدی میں سے کوئی چیز اس کے پاس نہ رہی اور وہ مصیبت زدہ، فقیر، ذلیل اور حقیر ہو گیا، اس کے حوض خشک ہو گئے باغیچے سوکھ گئے اور حمام خالی ہو گئے مکان نحوست زدہ ہو گئے اور اس کے چراغ بجھ گئے اور اس کی چیخیں بلند ہوئیں اور اس کے باغات اور چشمے، گھوڑے اور ان کی سواری اس سے چھین لی گئی، قوم اور سخت زمین اس پر تنگ ہو گئی

اور اس کی وادیوں اور دامن نے اس سے عداوت کی اور

اس سے وہ خزائن چھین لئے گئے جن کی چابیوں کا وہ مالک تھا اور اس نے دشمنوں کی جنگ اور اس کے نقصانات کا مشاہدہ کیا، پھر سرِ ذلت ورسوائی کے بعد وہ سر سے لے کر پاؤں تک فالج کی گرفت میں آگیا تا فالج اسے خبیث زندگی سے فنا کی طرف منتقل کرے وہ لوگوں کے کندھوں پر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا تھا اور جب اسے اجابت کی حاجت ہوتی تو لوگوں کے ہاتھوں حقنہ کا محتاج ہوتا پھر اسے جنون لاحق ہوا اور اس پر گفتگو میں ہذیان اور حرکات و سکنات میں اضطراب غالب آگیا اور یہ آخری رسوائی تھی پھر گوناگوں حسرتوں کے ساتھ اسے موت نے آلیا اور وہ ۹ر مارچ ۱۹۰۷ئہ کو اس حال میں مرا کہ اس کی نیکیوں کا تذکرہ کرکے کوئی اس پر رونے والا اور نوحہ خوانی کرنے والا نہ تھا۔ اور اس کی موت کی خبر سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا" میں موت کی خبر دیتا ہوں اللہ تعالےٰ صادقوں کے ساتھ ہے" تب میں سمجھ گیا کہ اس نے مجھے مباہلہ کرنے والوں میں سے میرے دشمن اور میرے دین کے دشمن کی موت کی خبر دی اور اس صریح وحی کے بعد میں منتظر تھا اور اس پیشگوئی کو وقوع سے پیشتر اخبار بدر اور الحکم میں شائع کر دیا گیا تا اس کے ظہور پر مومنین کا ایمان تازہ ہو پس جب ہمارے رب کے وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا، ڈوئی اچانک مر گیا باطل بھاگ گیا اور حق غالب ہوا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ اور بخدا اگر مجھے سونے، موتیوں اور یاقوت کا پہاڑ بھی دے دیا جاتا تو مجھے کبھی ایسی حاصل نہ ہوتی جیسی اس مفسد کذاب کی موت کی خبر نے مجھے خوشی دی۔ کیا کوئی منصف ہے جو وہاب خدا کی طرف سے دی جانے والی فتح عظیم کی طرف نگاہ کرے،

یہ عذاب الیم ہے جو اس لئیم دشمن پر نازل ہوا اور جہاں تک میرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے بعد میرے ہر مقصد کو پورا کیا اور اتمام حجت کے لئے بہت سے نشانات دکھائے اور نیک لوگوں کی ایک عظیم جماعت کھینچ کر میری طرف لے آیا اور ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی میری طرف بھیجا اور بدعتیوں اور منکروں میں سے ہر مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم بخشی اور میرے لئے اَن گنت روشن نشانات[1] ظاہر فرمائے جنہیں احاطہ تحریر میں لانا میرے لئے محال ہے۔

اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے ڈوئی کے ساتھ کیا کیا، آؤ میں تمہیں اپنے آقا و مولا کے نشانات دکھاؤں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

المشتہر۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء

---

[1] اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار ڈوئی کی موت کی خبر دی، یہ بشارات بہت سی ہیں اور تمام کی تمام اس کی موت سے پیشتر اور اس پر آفات کے نزول سے قبل اخبار بدر اور ایک دوسرے اخبار الحکم نامی میں چھپ چکی ہیں۔ قاری کو چاہیئے کہ وہ ان کی طرف رجوع کرے ۲۵ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو جو اللہ نے میری طرف مجھی سے بطور حکایت وحی کی "میں صادق ہوں صادق ہوں عنقریب خدا میرے لئے گواہی دے گا" ۲ر فروری ۱۹۰۳ء کو وحی ہوئی "ہم تجھے عنقریب سر بلند کریں گے میں تیری عجیب تکریم کروں گا، دعا سنی گئی، میں فوجوں کے ساتھ اچانک آؤں گا، تیری دعا مستجاب ہے، ۲۶ر نومبر ۱۹۰۳ء کو وحی ہوئی "فتح اور غلبہ تیرے لئے ہے"

الخاتمہ

مجھے خیال آیا کہ میں اس رسالہ میں لوگوں کو اپنے معاملہ سے متعارف کرانے کے لئے اپنے اور اپنے اباؤ اجداد کے سوانح کا کچھ تذکرہ کروں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۳ ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۳ء کو وحی ہوئی "تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت دیکھ لے گا۔ اللہ تعالیٰ متقیوں اور محسنوں کے ساتھ ہے۔"

۱۲ر جون ۱۹۰۴ء کو وحی ہوئی :۔ "اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہونگے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تجھ پر خسارے کا دن نہیں آئے گا۔"

۱۷ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو وحی ہوئی :۔ "تیرا رب کہتا ہے کہ آسمان سے وہ کچھ نازل ہونے والا ہے جو تجھے خوش کردے گا ہماری طرف سے رحمت کے طور پر یہ امر مقدر ہے۔"

۲۰ر مارچ ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی :۔ "مراد حاصل ہے۔"

۹ر اپریل ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی :۔ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح مبین، اعراض کرنے والی قوم سے اس کا عذاب ہٹایا نہیں جاتا۔"

۱۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی :۔ "اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود بخشے یعنی مقام عزت اور فتح اس میں تیری تعریف ہوگی۔"

اور اردو میں وحی ہوئی :۔ "میں وہ نشان دکھاؤں گا جو دین کی طاقت ختم کردے گا" یعنی ایسا ایسا نشان دکھاؤں گا۔ جو عیسائیوں کے گرجے کی طاقت توڑ دے گی۔

شاید اللہ تعالیٰ انہیں اس سے فائدہ بخشے اور گمرہی دور کرنے کے لئے انہیں مزید قوت عطا فرمائے اور شاید وہ حقیقت حال پہ غور کریں اور عدل وانصاف کی طرف مائل ہوں۔

آگاہ رہیں اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے میں ہوں مسمی غلام احمد بن میرزا غلام مرتضیٰ بن مرزا عطا محمد بن میرزا گل محمد بن مرزا فیض محمد بن مرزا محمد قائم بن مرزا محمد اسلم بن مرزا دلاور بیگ بن مرزا الہ دین بن مرزا جعفر بیگ بن مرزا محمد بیگ بن مرزا عبدالباقی بن مرزا محمد سلطان بن مرزا ہادی بیگ۔

یاد رہے کہ میرا مسکن "اسلام" نامی بستی جو آج کل قادیان کے نام سے مشہور ہے اور راوی اور بیاس دو دریاؤں کے درمیان پنجابی شہروں کے مرکز اور دارالحکومت لاہور شہر سے شمال مشرق کی جانب پنجاب میں واقع ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴ :- ۲۰ - جنوری ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا :- "وہ کہتے ہیں تو مرسل نہیں کہہ دے اللہ تعالےٰ اور علم کتاب رکھنے والے میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہیں ۷ رجون ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی "دو نشان ظاہر ہوں گے" "میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کردے گا"۔

۱۰ رجولائی ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی :- "دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے بارش برساؤں گا اور زمین سے اگاؤں گا۔ اور تیرے دشمن پکڑے جائیں گے۔

۲۳ راگست ۱۹۰۶ء کو اردو میں الہام ہوا :- "اس کا نشان قریب دنوں میں ظاہر ہوگا تا اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے"۔

میں نے اپنے آباد اجداد کی کُتب سوانح میں پڑھا اور ان سے سُنا ہے کہ وہ مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن میرے اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وہ اقوامِ ترکیہ سے نہیں بلکہ بنی فارس سے تھے اور اس کے ساتھ ہی میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ میری بعض نانیاں اور دادیاں بنی فاطمہ اور اہل بیت نبوی سے تھیں اور اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت اور مصلحت سے ان میں نسل اسماعیل اور اسحاق کو جمع کر دیا۔

اور میں نے اپنے والد محترم سے سُنا اور ان کے بعض سوانح میں پڑھا ہے کہ وہ ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے سے پیشتر سمرقند میں رہتے تھے اور اس علاقہ کے رئیس اور امراء میں سے تھے اور ملّت اسلامیہ کے مددگار اور حامی تھے پھر جدائی نے ان میں تفریق ڈال دی اور مسلسل سفر نے آن لیا اور انہوں نے اس زمین پر قدم مارا اور یہ خطہ مبارکہ اور پاک مٹی دیکھی جو قادیان کہلاتی ہے اس کی آب و ہوا اور سبزی و شادابی انہیں پسند آئی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا :۔ " اے مظفر تجھ پر سلام تیری دُعا سنی گئی۔ تیرے نشان چمکیں گے مؤمنوں کو بشارت دے دے کہ اُن کے لئے فتح ہے۔"

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا :۔ اللہ تعالیٰ کا ذب کا دشمن ہے اور اُسے جہنم میں پہنچائے گا۔ ذلیل کا سفینہ غرق کر دیا گیا۔ تیرے رب کی گرفت سخت ہے۔"

یکم فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا ۔ "روشن نشان اور ہماری فتح۔"

۷ فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا :۔ "دوسری عید، تجھے اس سے فتح عظیم حاصل ہوگی" مجھے چھوڑ میں تجھے اذیت دینے والے کو ہلاک کروں، عذاب مربع اور گول ہے اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو اعراض کریں گے اور کہیں گے کھلا کھلا جادو ہے۔

تو انہوں نے یہاں ڈیرے ڈال دیئے کیونکہ وہ دیہات کو شہروں سے اچھا سمجھتے تھے یہاں انہیں جائداد اور مکان بھی مل گئے اور وہ کئی بستیوں اور شہروں کے مالک بن گئے پھر جب اس حالت پر ایک زمانہ گزر گیا اور سلطنتِ مغلیہ پر الٰہی قضا و قدر نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس علاقہ کی امارت بخشی اور وہ ایک رنگ میں اس خطہ کے مستقل بادشاہ بن گئے اور عنانِ حکومت ہر نہج سے انہی کے ہاتھوں میں آگئی اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و رحمت سے ان کی مراد پوری کر دی پھر ایک زمانہ نعمت اور رفاہت اور شرف و عظمت میں گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عمیق مصلحتوں اور دقیق حکمتوں کے تحت خالصہ قوم کو پیدا کیا یہ (لوگ) بڑے سخت دل تھے نہ شرفا کی عزت کرتے اور نہ کمزوروں پر رحم کھاتے اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اسے تباہ و برباد کر کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ان لوگوں کے جور و جفا سے اسلام کے بدر، ہلال بن کر رہ گئے۔ یہ اسلام سے عداوت رکھنے والے اور ملّتِ خیر الانام کے سب سے بڑے دشمن تھے۔

ان ایّام میں میرے آباء پر ان کمینوں کے ہاتھوں مصائب ٹوٹ پڑے حتیٰ کہ انہیں ریاست سے جلاوطن کر دیا گیا اور کفار کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶

۲۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا :۔ "وہ اس کی نعش کو لپیٹ کر لائیں گے، میں موت کی خبر دیتا ہوں۔ ۲۷ مارچ سے لے کر آخر تک یعنی اس آدمی کی موت کی خبر اس وقت شائع ہو جائے گی اللہ صادقوں کیساتھ ہے۔" ؎

ہاتھوں ان کے اموال لوٹے گئے۔ انہیں تکالیف کا نشانہ بنایا گیا اور وسیع سائے سے دور ہٹا دیا گیا اور وہ سالوں تک جلاوطنی کی زندگی بسر کرتے رہے اور ظالموں کے ہاتھوں انہیں شدید ایذا پہنچی اور سوائے ارحم الراحمین کے کسی نے ان پر رحم نہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سلطنت برطانیہ کے عہد میں میرے والد کی طرف بعض بستیاں لوٹا دیں اور انہوں نے فانی املاک کے سمندر میں سے ایک قطرہ بلکہ اس سے کم پایا۔"

خلاصہ کلام یہ کہ میرے آباؤ اجداد پھلوں سے لدے ہوئے درخت اور بناؤ سنگار کی ہوئی دوشیزاؤں کی مانند ہونے کے بعد ناکامی اور حسرت کی تلخی دل میں لئے ہوئے مر گئے۔ اور میں نے ان کے قصوں کو جنہیں یاد کرکے آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور جن کا تصور کرکے آنسو نہیں تھمتے محل عبرت سمجھا اور سب کچھ دیکھنے کے بعد مجھ پہ رقت طاری ہو گئی بس میں رو دیا اور میں نے اپنے دل کو کہا یہ دنیا بے وفا ہے اور اس کا انجام سوائے تباہی اور ناکامی کی تلخی کے کچھ نہیں۔ دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں اس کی چمک دمک سے اعراض کروں تب اللہ تعالےٰ نے حُبِ دنیا اس کی زیب و زینت کی رؤیت اور شجرہ دنیا کے پھلوں کی طرف مجھے مائل نہ ہونے دیا۔ اور میں گمنامی کو پسند کرتا گوشہ اختفاء کو ترجیح دیتا اور مجالس اور ریا اور عُجب کے مواقع سے بھاگتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے حجرہ سے نکالا مجھے لوگوں میں معروف کیا درآنحالیکہ میں شہرت کو ناپسند کرتا تھا اور اس نے مجھے آخری زمانہ کا خلیفہ اور اس وقت کا امام بنا دیا۔ اور اپنے کلمات سے میرے ساتھ ہمکلام ہوا جن میں سے کچھ کا ہم اس مقام پر ذکر کرتے اور اُن پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جیسے ہم مخلوقات کے پیدا کرنے والے خدا کی کتب پہ ایمان لائے۔